ہے یا نہیں" فلیک نے جواب دیا۔

"اصل بات بتاؤ۔ ورنہ یہ گلے میں خنجر کھانے والے اصل بلیک تھنڈرز کچھ زیادہ ہی بپھرے ہوئے ہیں" عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"تم خود سوچو — کیا بات ہو سکتی ہے" فلیک نے جواب دیا۔

"اچھا — اب یہ [illegible] میرے ذمہ لگ گیا ہے" عمران نے طنزیہ لہجے میں [illegible] اور [illegible] جوانا کی طرف [illegible] گیا۔

[illegible] لیکن اصل [illegible] آ[illegible] ڈکٹا فون [illegible] خا[illegible] چیک کر کے ابھی آتا ہوں" عمران نے کہا اور دوسرے لمحے مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جوانا اس وقت تک تو خاموش کھڑا رہا جب تک عمران کمرے سے باہر نہ چلا گیا۔ پھر وہ قدم بڑھاتا ہوا فلیک کی طرف بڑھا۔

"ہونہہ — بزدل آدمی بندھے ہوئے پر تشدد کرو گے" فلیک نے بڑے حقارت بھرے انداز میں ایک طرف تھوکتے ہوئے کہا۔

اور جوانا جو واقعی بڑے جارحانہ انداز میں فلیک کی طرف بڑھ رہا تھا یکلخت [illegible] کر [illegible] گیا۔

"[illegible] — [illegible] مجھ سے لڑنے کی خواہش کر رہے ہو۔ [illegible]

[illegible] ابھی مجھ[illegible] وہ [illegible] ں سے گے" [illegible] نے بپھرے [illegible] میں [illegible] نے [illegible] دوسرے [illegible] جسم کے گرد موجود راڈ کرسی کے بازوؤں میں غائب ہو گئے۔ اور فلیک اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اب پہلا حملہ تم کر لو تا کہ پھر تمہارے دل میں کوئی حسرت نہ رہے"

جوانا نے کہا۔ لیکن فلیک بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف دوڑا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا منہ کے بل فرش پر گرا۔ جوزف نے بڑے اطمینان سے ٹانگ بڑھا کر اس کو اڑنگی دی اور یکلخت رکاوٹ کی وجہ سے فلیک اچھل کر [illegible] گرا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ خود اٹھتا اس کا جسم یکلخت فضا میں اٹھ[illegible] گیا [illegible]س کی گردن کو پکڑا گیا تھا۔

[illegible] سے پکڑنے والے [illegible] جوانا [illegible] سے سسکی تک نہ نکلی بلکہ دوسرے لمحے اسے گھما کر [illegible]رش پر دے مارا گیا۔ لیکن اب فلیک سنبھلا ہوا تھا۔

جیسے ہی اس کا سر نیچے فرش کی طرف جھکا۔ اس نے یکلخت اپنے جسم کو قلابازی دے کر سیدھا کیا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھل کر فرش پر کھڑا ہو گیا کہ اسے ذرا برابر بھی چوٹ نہ لگی تھی۔

"ابھی تو تم مجھے بزدل کہہ رہے تھے اور ابھی خود ہی بھاگے جا رہے تھے"

اس بار جوانا نے بڑے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ بڑے اطمینان سے پیر پھیلائے کھڑا تھا۔ اور فلیک کے لئے یہ بہترین موقع تھا اس نے یکلخت اچھل کر پوری قوت سے جوانا کے چٹان کی طرح پھیلے ہوئے سینے پر فلائنگ کک ماری۔ اور گو اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر پوری قوت سے جوانا کے سینے پر پڑے تھے لیکن جوانا تو جیسے فولاد کا بنا ہوا تھا۔ وہ ذرا سا ہلا تک بھی نہیں"۔ فلیک کک مار کر جیسے ہی قلابازی کھا کر اچھلا اچانک جوانا نے اچھل کر اس پر حملہ کر دیا۔ اور فلیک کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کٹی ہوئی پتنگ

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
RAFEEQ_PHOTO@HOTMAIL.COM
http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کی طرح فضا میں گھوم رہا ہو۔ اور پھر ایک دھماکے سے وہ فرش سے ٹکرایا اور اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس کے بائیں بازو میں درد کی اس قدر خوفناک لہر دوڑی کہ اس تکلیف کی شدت سے اس کے ذہن پر بیک وقت پوری کہکشاں رقص کرنے لگی۔

اس نے نیچے گرتے ہی اُٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے ہی لمحے اس کا سانس بند ہونے لگا۔ جوانا نے اس کے سینے پر اپنا بھاری پیر رکھ دیا تھا۔ اس وقت فلیک کو وہ انسان کی بجائے کوئی سیاہ پہاڑ لگ رہا تھا جو سنجانے کہاں تک بلند تھا۔ اور پھر فلیک کا ذہن تیزی سے تاریکی کی دلدل میں ڈوبنے لگا۔ لیکن ایک بار پھر اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور اس کی دائیں ٹانگ میں درد کی اس قدر خوفناک لہر دوڑی کہ اس کا ذہن تاریکی میں جیسے ڈوب سا گیا۔ مگر درد کی ایک اور خوفناک لہر نے اس کے ڈوبتے ہوئے ذہن کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اور اس کے حلق سے چیخیں خود بخود نکلنے لگ گئیں۔ اسے اس قدر خوفناک تکلیف محسوس ہو رہی تھی کہ جیسے ـــــــــ خوفناک آگ کا الاؤ بازو اور ٹانگ میں جل رہا ہو۔

"ابھی تو صرف بازو اور دائیں ران کی ہڈیاں ٹوٹی ہیں۔ ابھی تو تمہارے جسم میں اور بہت سی ہڈیاں سلامت ہیں" جوانا کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"رُک جاؤ ـــــــ رُک جاؤ۔ خدا کے لئے رُک جاؤ" فلیک نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

"ابھی سے بُزدل چوہے ـــــــ تم تو جوانا کو چیلنج کر رہے تھے" جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔ اور اس نے یکلخت اچھل کر اس کی بائیں ٹانگ پر

زور سے پیر مارا اور فلیک کا ذہن ایک بار پھر اندھیرے میں ڈوب گیا لیکن دوسرے لمحے درد کی ایک اور خوفناک لہر نے اس کے ذہن کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اب وہ حلق پھاڑ کر چیخ رہا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ کیا کر رہے ہو" اسی لمحے عمران کی آواز سنائی دی۔

"اس نے مجھے بزدل کہا تھا ماسٹر" جوانا کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"ارے بچوں کی باتوں کا بُرا نہیں منایا کرتے۔ اسے اُٹھا کر کرسی پر ڈالو۔ یہ بہت اچھا بچہ ہے" عمران نے کہا اور فلیک کا جسم ایک بار پھر فضا میں اُٹھتا چلا گیا۔ اور پھر اسے دھڑام سے لوہے والی کرسی پر پھینک دیا گیا۔

فلیک کی حالت واقعی خراب تھی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا آخری وقت آ گیا ہو۔ خوفناک درد نے اس کے پورے جسم میں آگ لگا رکھی تھی۔

"اسے پانی پلاؤ جوزف" عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد فلیک کے حلق میں پانی کی تیز دھار اتری تو اس کے لمحہ بہ لمحہ بکھرتے ہوئے حواس قدرے بحال ہونے لگے۔ ڈوبتا ہوا ذہن بیدار ہونے لگا۔ اور اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے کسی نے اسے دہکتے ہوئے الاؤ سے کھینچ کر برف میں ڈال دیا ہو۔ اب اس کے حلق سے نکلنے والی چیخیں آہستہ آہستہ کراہوں میں تبدیل ہونے لگیں۔

"دیکھو! اب بھی اگر تم مجھے سچ سچ بتا دو کہ سکس ون یہاں نصب کرنے سے تمہارا کیا مقصد تھا تو میں تمہارا علاج بھی کر سکتا ہوں اور تم ٹھیک بھی ہو جاؤ گے۔ ورنہ ابھی اس جوانا کے بعد جوزف کے بازوؤں کی مچھلیوں نے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بھی پھڑکنا ہے۔" عمران نے کہا۔ وہ اس کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔

"پلیز مجھے بچا لو ——— میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ دراصل ہم سے حماقت ہوئی کہ ہم خواہ مخواہ تم سے اُلجھ گئے۔" فلیک نے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرومین سے ہونے والی بات چیت کے ساتھ ساتھ اپنا منصوبہ بھی بتا دیا۔ الفاظ جیسے خود بخود اس کے منہ سے پھسلتے جا رہے تھے۔ وہ واقعی بُری طرح ٹوٹ پھوٹ چکا تھا۔

"ہونہہ ——— تو تم ٹرومین کو نیچا دکھانا چاہتے تھے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— ہم چاہتے تھے کہ اگر اس کا مشن سامنے آجائے تو ہم اس سے پہلے یہ مشن مکمل کر کے ہیڈ کوارٹر کے سامنے اس کے مقابلے میں اپنی برتری ثابت کر سکیں۔" فلیک نے کہا۔

"یہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"یقین جانو ——— کسی کو بھی اس کا علم نہیں۔ ہمارا رابطہ سپیشل ٹرانسمیٹر سے ہوتا ہے اور اسی سے ہمیں احکامات ملتے ہیں۔ معاوضہ البتہ خود بخود ہمارے بنک اکاؤنٹس میں پہنچ جاتا ہے۔" فلیک نے جواب دیا۔

"ٹرومین بھی نہیں جانتا ہیڈ کوارٹر کو۔" عمران نے پوچھا۔

"نہیں ——— ٹرومین تو کیا کوئی بھی نہیں جانتا۔ نجانے ہیڈ کوارٹر کہاں ہے؟" فلیک نے جواب دیا۔

"ٹرومین کو تم پہلے سے جانتے ہو۔" عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ ایکریمین ہے جبکہ ہمارا تعلق باگورا سے ہے۔" فلیک نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"او کے ——— تم نے سچ بول کر اپنی جانیں بچا لی ہیں۔ ویسے تمہارا سپیشل ٹرانسمیٹر ابھی میرے پاس پہنچنے والا ہے۔ میں اس کی مدد سے ٹرومین کا کھوج آسانی سے لگا لوں گا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سپیشل ٹرانسمیٹر ——— لیکن ......" فلیک کہتے کہتے رُک گیا۔ اچانک اسے خیال آگیا کہ اسے اپنی رہائش گاہ کے متعلق کچھ نہیں بتانا چاہیے۔

"تمہیں اس سکس ون کی کارکردگی کا صحیح علم نہیں ہے فلیک۔ تم اسے صرف استعمال کرنا جانتے ہو۔ اس کا ریسیونگ سیٹ تم اپنی رہائش گاہ پر ہی چھوڑ آئے تھے۔ اور میں نے اس کی مدد سے وہ ریسیونگ سیٹ تلاش کیا اور پھر جس جگہ وہ موجود تھا وہ جگہ سامنے آگئی۔ تم پام ویو ہوسٹل میں ٹھہرے ہوئے ہو ناں۔" عمران نے کہا اور فلیک نے ہونٹ دانتوں میں دبا لیے۔ اسے اب محسوس ہو رہا تھا کہ عمران ان سے کہیں فارورڈ ہے۔

"او کے ——— تم فی الحال آرام کرو۔ کل تم سے ملاقات ہو گی۔ ویسے میں کوشش کروں گا کہ تمہارا مقصد پورا ہو جائے اور تم ٹرومین کو نیچا دکھا سکو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ جوزف سے مخاطب ہو گیا۔

"جوزف ——— ان کی مرہم پٹی کر کے انہیں طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دو تاکہ یہ آرام کر سکیں۔" عمران نے کہا۔

"یس باس۔" جوزف نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور فلیک نے بے اختیار سر کرسی کی پشت سے ٹکا دیا۔

اسی لمحے اسے ڈاگر کا خیال آیا تو اس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ ڈاگر کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ وہ دوبارہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ٹرومین نے مشین کے مختلف بٹن آن کئے تو مشین پر موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور پھر اس پر ایک خواب گاہ کا منظر ابھر آیا جہاں عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں سو رہا تھا۔ ٹرومین کچھ دیر تک اس منظر کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے دو بٹن آف کئے اور ایک ناب کو گھمانے لگا۔

"کیا ہوا باس —— آپ ریکارڈنگ چیک نہیں کریں گے۔" سامنے والی کرسی پر بیٹھے ہوئے بیلکی نے چونک کر کہا۔

"اب کیا بیٹھا دیکھتا رہوں۔ ظاہر ہے عمران رات کو سویا ہی رہا ہو گا۔ اب میں اس کی موجودہ کارروائی دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس وقت صبح کے دس بج چکے ہیں۔ وہ لازماً ناشتہ وغیرہ کر کے حرکت میں آ چکا ہو گا۔"

ٹرومین نے ناب گھماتے ہوئے کہا۔ اور بیلکی نے سر ہلا دیا۔

کافی دیر تک ناب گھمانے کے بعد جیسے ہی ناب آخری حد تک پہنچ کر

رُکی۔ ٹرومین نے اسے چھوڑ کر ایک اور بٹن دبا دیا اور سکرین پر دوڑنے والی آڑی ترچھی لکیریں ایک جھماکے سے منظر میں بدل گئیں۔ اور ٹرومین یہ منظر دیکھتے ہی چونک پڑا۔ کیونکہ یہ ایک انتہائی شاندار دفتر کا منظر تھا جس میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے سر سلطان بیٹھے ہوئے تھے۔ اور دروازے سے عمران اندر داخل ہو کر اس میز کی طرف بڑھ رہا تھا۔

ٹرومین نے جلدی سے ایک اور بٹن دبا دیا۔

"آؤ بیٹھو —— میں تمہیں فون پر ہی بتا دیتا۔" سر سلطان نے کہا۔

"نہیں۔ موجودہ حالات میں احتیاط اچھی چیز ہے۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم شاید ذہنی طور پر خاصے اُلجھے ہوئے لگتے ہو۔ حالانکہ اس سے پہلے تمہارے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہوا۔" سر سلطان نے کہا۔

"سچ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی کڑوا ہوتا جا رہا ہے۔ اور کڑوی چیز بہرحال بدمزہ تو کرتی ہے چاہے سچ ہی کیوں نہ ہو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ —— تمہارا مطلب شاید اس ٹرومین سے ہے۔ کیا ہوا۔ اس کا پتہ چلا۔" سر سلطان نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"سچ کو تلاش کرنا آسان نہیں ہوتا سر سلطان۔ سچ بڑے دبیز پردوں میں چھپا رہتا ہے۔" عمران نے جواب دیا تو سر سلطان تو بے اختیار سر ہلا کر رہ گئے البتہ ٹرومین کے منہ سے فاتحانہ قہقہہ نکل گیا۔

"تم مجھے تمام عمر تلاش نہ کر سکو گے۔" ٹرومین نے فاتحانہ انداز میں کہا اور بیلکی نے بھی اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ اپنے باس کی تائید کر رہا ہو۔"

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"لیکن تم سے وہ کہاں چھپ سکتا ہے۔ بہرحال میں نے معلوم کر لیا ہے زیرو گن واقعی پاکیشیا میں موجود ہے۔" سر سلطان نے کہا اور عمران کے ساتھ ساتھ ٹرومین بھی چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"اچھا ——— کیا چیز ہے یہ" عمران نے چونک کر کہا۔

"کوئی انتہائی جدید اور ٹاپ سیکرٹ ہتھیار ہے۔ ایسا ہتھیار کہ شاید ابھی تک روسیاہ اور ایکریمیا بھی اس سے واقف نہیں ہیں۔ یہ شوگران کی ایجاد ہے۔ شوگران کے جس سائنسدان نے اسے ایجاد کیا ہے وہ اسے مکمل کرنے سے پہلے ہی ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا۔ شوگران نے اس جدید ترین ہتھیار پر ریسرچ جاری رکھی لیکن یہ ہتھیار ان سے مکمل نہ ہو سکا۔

انہیں نجانے کہاں سے اطلاع ملی کہ ایک پاکیشیائی سائنسدان ڈاکٹر قاضی میں اس قدر صلاحیت ہے کہ وہ اسے مکمل کر سکے۔ لیکن ڈاکٹر قاضی شوگران نہ جا سکتا تھا۔ کیونکہ اسے کوئی ایسی بیماری ہے کہ وہ ایک مخصوص درجہ حرارت میں ہی زندہ رہ سکتا ہے۔ درجہ حرارت میں معمولی سا فرق بھی اس کی ہلاکت کا باعث بن سکتا ہے۔

چنانچہ یہ طے ہوا کہ شوگران زیرو گن کو مکمل کرنے کے لئے پاکیشیا کے ڈاکٹر قاضی کے پاس بھیجے لیکن چونکہ یہ ہتھیار انتہائی ٹاپ سیکرٹ تھا۔ اس لئے شوگران کے صدر نے اس سلسلہ میں باقاعدہ پاکیشیا کے صدر سے ملاقات کر کے ان سے معاملات طے کئے اور یہ طے ہوا کہ اس ہتھیار کا پاکیشیا میں سوائے صدر مملکت، ڈاکٹر قاضی اور ٹاپ سپیشل لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر عالمگیر کے علاوہ اور کسی کو علم نہ ہو۔ چنانچہ شوگران نے یہ ہتھیار پاکیشیا کے صدر کے حوالے کیا۔ جسے انہوں نے براہ راست ڈاکٹر عالمگیر کے حوالے کیا اور ڈاکٹر عالمگیر نے

اسے ڈاکٹر قاضی تک پہنچا دیا۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ڈاکٹر قاضی اسے مکمل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ صرف تھوڑا سا فائنل کام رہتا تھا جو آج مکمل ہو جائے گا اور پھر یہ ہتھیار ڈاکٹر عالمگیر کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اور ڈاکٹر عالمگیر اسے پاکیشیا کے صدر کے حوالے کر دیں گے۔ تمہیں معلوم ہے کہ آج رات پاکیشیا کے صدر شوگران کے دورے پر جا رہے ہیں۔ چنانچہ صدر مملکت اسے ذاتی طور پر اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ اور پھر اسے شوگران کے صدر کے حوالے کر دیں گے۔" سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"اوہ ——— اسی وجہ سے کسی کو بھی اس کی موجودگی کا علم نہ ہو سکا تھا۔ لیکن مجرموں کو اس ہتھیار کا علم بھی ہو گیا تھا بلکہ وہ اسے حاصل کرنے کے لئے یہاں تک بھی پہنچ گئے ہیں۔" عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے یہ راز شوگران سے آؤٹ ہوا ہو۔" سر سلطان نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"ظاہر ہے یہاں تو تین کے سوا چوتھا آدمی واقف ہی نہ تھا۔ آپ نے یہ تفصیلی معلومات کیسے حاصل کر لیں۔" عمران نے پوچھا۔

"میں نے صدر مملکت سے بات کی تھی۔ جب میں نے انہیں بتایا کہ کس طرح کوئی مجرم تنظیم یہاں اس مقصد کے لئے پہنچی ہے تو وہ بے حد پریشان ہوئے۔ اور اس کے بعد نہ صرف انہوں نے یہ ساری تفصیلات بتائیں بلکہ یہ بھی بتایا کہ اگر یہ ہتھیار شوگران پہنچنے سے پہلے غائب ہو گیا تو پاکیشیا اور شوگران کے انتہائی دوستانہ تعلقات بھی خراب ہو جائیں گے۔ بلکہ ڈاکٹر قاضی نے محنت کر کے اس ہتھیار کو جس طرح مکمل کیا ہے ان کی محنت بھی ضائع ہو جائے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

گی اور پاکیشیا کا وقار بھی خراب ہو جائے گا کہ پاکیشیا اس قدر اہم راز کی حفاظت نہ کر سکا۔" سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور عمران ہنس پڑا۔

" سیدھی بات کریں سر سلطان کہ اس ہتھیار کو مکمل کرنے کے بدلے میں شوگرانی حکومت نے پاکیشیا کو جو مراعات دینے کا معاہدہ کیا ہو گا وہ سب ختم ہو جائے گا۔"

عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور سر سلطان بھی پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گئے۔

" یہ بات بھی ہے۔ ویسے بھی شوگران پوری دنیا میں ہمارا سب سے بہترین دوست ہے۔" سر سلطان نے جواب دیا۔

" او کے۔ لیکن آپ کا چہرہ کیوں لٹکا ہوا ہے۔" عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تم نے جس وقت سے مجھے کہا ہے کہ وہ ٹرومین تمہیں نہیں مل رہا، میں پریشان ہو گیا ہوں۔" سر سلطان نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ارے۔ اتنا گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اب سچ اتنا بھی کڑوا نہیں ہے کہ میرے حلق سے نہ اتر سکے۔ سلیمان نے مونگ کی دال کھلا کھلا کر میرے حلق میں موجود ذائقے کی حس ہی ختم کر دی ہے۔" عمران نے کہا اور سر سلطان کا لٹکا ہوا چہرہ کھل اٹھا۔

" صدر مملکت نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ جب تک صدر مملکت کا طیارہ ایئر پورٹ سے پرواز نہ کر جائے سیکرٹ سروس اس زیرو گن کی حفاظت کی ذمہ داری لے لے۔" سر سلطان نے کہا۔

" ظاہر ہے وہ تو لینی ہی پڑے گی۔ لیکن میرا خیال ہے اس بارے میں زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹرومین ابھی تک اندھیرے میں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ٹامک ٹوئیاں مارتا پھر رہا ہے۔ اسے خود معلوم نہیں ہے کہ زیرو گن کہاں ہے۔ اس لئے آج شام تک وہ کیسے اسے حاصل کر سکتا ہے۔ ویسے احتیاطاً میں اس لیبارٹری کے گرد آدمی تعینات کر دیتا ہوں اور میں خود ڈاکٹر عالمگیر کے ساتھ رہوں گا۔ پھر ڈاکٹر عالمگیر کے ساتھ ہی میں صدر مملکت تک جاؤں گا۔ ممبرز اس دوران ہماری حفاظت کریں گے۔ اور پھر صدر مملکت کی اپنی سیکورٹی چارج سنبھال لے گی۔ میرا خیال ہے زیرو گن جیسے ہی صدر مملکت تک پہنچ جائے گی محفوظ ہو جائے گی۔ اس کے لئے اصل خطرہ لیبارٹری سے صدر مملکت تک پہنچنے کے دوران ہو سکتا ہے۔" عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو میں صدر مملکت کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ ڈاکٹر عالمگیر کو تمہارے متعلق احکامات دے دیں گے۔" سر سلطان نے کہا۔

" اب دو پوائنٹ رہ گئے۔ ایک تو لیبارٹری کا محلِ وقوع، دوسرا اس زیرو گن کا حجم وغیرہ تاکہ میں اس کے مطابق اس کی حفاظت کا بندوبست کروں۔" عمران نے کہا۔

" میرے ذہن میں پہلے ہی یہ بات موجود تھی کہ تم یہ باتیں پوچھو گے۔" سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اسی لئے تو آپ کو سر کا خطاب ملا ہے کہ دو سر اکٹھے کام کریں تو بہت سی باتیں سلٹر ہو سکتی ہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں ایک اور ایک گیارہ۔" عمران نے کہا اور سر سلطان نے ہنستے ہوئے دراز کھولی اور ایک نقشہ نکال کر عمران کے سامنے میز پر پھیلا دیا۔ سکرین پر نقشہ صاف نظر آ رہا تھا۔

" یہ لیبارٹری ہے۔ دارالحکومت سے ایک سو ساٹھ کلو میٹر کے فاصلے پر جمبرین روڈ پر۔ اوپر ایک کاٹن فیکٹری ہے۔ اور نیچے وہ خفیہ لیبارٹری۔"

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

سر سلطان نے نقشے پر پنسل سے نشان لگاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا اس کا راستہ کاٹن فیکٹری میں سے ہے۔" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ کاٹن فیکٹری سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ عام سی کاٹن فیکٹری ہے۔ اور شاید کاٹن فیکٹری والوں کو بھی علم نہیں ہے کہ فیکٹری کے نیچے حکومت کی اس قدر اہم اور انتہائی خفیہ لیبارٹری موجود ہے۔ کاٹن فیکٹری کے ساتھ ہی ایک بہت بڑا کلب ہے —— یہ بظاہر کاٹن کلب ہے لیکن اس میں موجود تمام لوگ ملٹری انٹیلیجنس کے خصوصی شعبے سے متعلق ہیں۔ اس کلب سے ہی لیبارٹری کو راستہ جاتا ہے۔ اس کلب کے انچارج کرنل جواد ہیں جو بظاہر کلب مینجر ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ لیبارٹری کے خفیہ راستے کو صرف کرنل جواد کھول سکتے ہیں اور انہیں ہی صرف اس کا علم ہے۔ انہیں بھی تمہارے متعلق اطلاع دے دی جائے گی۔ اور جہاں تک اس ہتھیار کی خاصیت کا تعلق ہے اس بارے میں صرف اتنا ہی علم ہو سکا ہے کہ یہ ایک مخصوص دھات کا چھوٹا سا باکس ہے۔ وہ ہتھیار اس باکس کے اندر اس طرح بند کر دیا گیا ہے کہ اسے سوائے مخصوص سائنسدانوں کے اور کوئی نہیں کھول سکتا۔ باکس پر صرف زیڈ اور جی دو الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔"

سر سلطان نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ صدر صاحب سے کہہ دیں کہ سب اوکے ہو جائے گا۔ ڈاکٹر عالمگیر کس وقت یہ زیڈ گن لے کر لیبارٹری سے نکلیں گے۔"

عمران نے نقشہ اٹھا کر اسے تہہ کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ ہتھیار آج شام کو تیار ہو کر ڈاکٹر عالمگیر کے پاس پہنچ جائے گا۔

اور ڈاکٹر عالمگیر اسے رات آٹھ بجے صدر مملکت کے حوالے کر دیں گے۔ صدر صاحب کا طیارہ رات ساڑھے آٹھ بجے شوگران پرواز کر جائے گا۔ یہ پروگرام پہلے سے طے شدہ ہے۔" سر سلطان نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ہم لوگ چھ بجے وہاں کاٹن کلب پہنچ جائیں گے۔ آپ یہ پروگرام ڈاکٹر عالمگیر اور اس کرنل جواد تک پہنچا دیں۔ کوڈ وہی مخصوص ہو گا۔ جیسے ہی ڈاکٹر عالمگیر لیبارٹری سے نکل کر کاٹن کلب پہنچیں گے ہم ان کا چارج سنبھال لیں گے۔ ویسے آپ کرنل جواد کو بریف کر دیں کہ وہ ہمارے معاملات میں قطعاً مداخلت نہ کرے۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کہہ دوں گا۔ لیکن کیا تم کار کے ذریعے یہ سفر کرو گے۔" سر سلطان نے کہا۔

"میں آبدوز کے ذریعے بھی کر سکتا ہوں۔ یہ میرا مسئلہ ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اور ٹرومین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین کے بٹن آف کر دیئے۔

"اب مزید چیکنگ کی ضرورت نہیں رہی۔ اب عمران سے ہم نے جو کام لینا تھا لے لیا۔" ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ مسرت سے کھلا پڑ رہا تھا۔

"اب کیا پروگرام ہے باس۔" بلیکی نے بھی مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یوں سمجھو ہمارا آدھے سے زیادہ مشن مکمل ہو گیا ہے۔ سب کچھ تو ہمیں معلوم ہو ہی گیا ہے۔ اس لئے اب زیڈ گن حاصل کرنا ہمارے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔" ٹرومین نے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

" لیکن باس ۔ اس کے لئے کچھ نہ کچھ پلان تو بنانا ہی پڑے گا۔"
بلیکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" دیکھو۔ ہم نے ہر صورت میں یہ زیرو گن اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے لیبارٹری پہنچنے سے پہلے حاصل کرنی ہے ۔ کیونکہ یہ عمران بے حد چالاک اور ہوشیار آدمی ہے ۔ ہو سکتا ہے وہ کوئی ایسا چکر چلا دے کہ ہم منہ دیکھتے رہ جائیں۔ اس لئے کسی لمبی چوڑی پلاننگ کی ضرورت نہیں ہے ۔ ہم ابھی اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ جاتے ہیں اور پھر کرنل جواد سے راستہ کھلوا کر ہم لیبارٹری کے اندر پہنچ جائیں گے ۔ پھر وہاں سے زیرو گن حاصل کرنا کوئی مشکل نہ ہو گا۔ اور جب تک عمران کو اس کی اطلاع ملے گی ہم اپنے مخصوص پروگرام کے تحت ملک سے باہر نکل چکے ہوں گے۔ اسی لئے میں نے تمہیں پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ پورا گروپ مکمل طور پر ہوشیار رہے ،" ٹرومین نے کہا۔

" ہم تو پوری طرح تیار ہیں باس ۔ بس آپ کے حکم کی دیر ہے ۔ لیکن ایک بات ہے ۔ زیرو گن تو ابھی ڈاکٹر قاضی کے پاس ہو گی اور ابھی اس پر کام باقی رہتا ہے ۔ وہ نہ جانے کس وقت اسے ڈاکٹر عالمگیر کے حوالے کرے"
بلیکی نے کہا۔

" ڈونٹ وری ۔ بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر میں دنیا کے بہترین دماغ موجود ہیں ۔ وہ خود ہی اس کی کمی مکمل کر لیں گے ۔ ہمیں ہر صورت میں یہ زیرو گن حاصل کرنی ہے "۔ ٹرومین نے کہا اور بلیکی نے سر ہلا دیا۔

" چلیں پھر دیر کس بات کی باس ۔ ابھی چلیں " بلیکی نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

تیز گھنٹی کی آواز سنتے ہی بلیک زیرو نے چونک کر سر اٹھایا اور ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ گھنٹی کی آواز بند ہو گئی۔ اسی لمحے سامنے دیوار پر موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔

سکرین پر دانش منزل کے مین گیٹ کا بیرونی حصہ نظر آ رہا تھا ۔ وہاں عمران کار کے ساتھ کھڑا نظر آ رہا تھا۔ بلیک زیرو نے عمران کو دیکھتے ہی میز کے کنارے پر لگا ہوا گیٹ کھولنے والا بٹن دبا دیا۔ اور سکرین آف ہو گئی۔

اور پھر چند لمحوں بعد عمران آپریشن روم کے دروازے میں داخل ہوا۔ بلیک زیرو اس کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑا ہو ہی رہا تھا کہ یکلخت آپریشن روم میں تیز بزر بجنے کی آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر عمران اور بلیک زیرو دونوں ہی بے اختیار اچھل پڑے۔

" یہ آپریٹس کیوں کال دے رہا ہے ۔" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو خود بھی انتہائی حیرت سے چھت

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کے درمیان لگے ہوئے اس مخصوص ساخت کے بزر کو دیکھ رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اس کے بجنے پر شدید حیرت ہو رہی ہو۔

" آپ کے کمرے میں آتے ہی یہ بزر بج اٹھا ہے۔ کوئی چیکنگ آپریٹس آپ کے پاس ہے۔" بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

" میرے پاس ۔ نہیں تو۔" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے جلدی سے جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں۔ لیکن جیبوں میں ظاہر ہے ایسی کوئی چیز نہ تھی۔ لیکن بزر مسلسل بج رہا تھا۔

" اوہ ۔ یہ کیا چکر ہے۔ ٹھہرو میں دیکھتا ہوں۔" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنا لباس اتارنا شروع کر دیا۔

وہ لباس اتار کر آپریشن روم سے باہر پھینکتا جا رہا تھا لیکن بزر اسی طرح بج رہا تھا۔ وہ ایک لمحے کے لئے بھی خاموش نہ ہوا تھا۔ اب تو عمران کا چہرہ بھی حیرت کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد صرف وہ انڈرویئر میں کھڑا تھا۔ اور تمام لباس آپریشن روم سے باہر برآمدے میں پہنچ چکا تھا لیکن مسئلہ پھر بھی حل نہ ہوا تھا۔ بزر مسلسل بجے چلا جا رہا تھا۔

" لباس میں بھی کچھ نہیں ہے ورنہ اس کے کمرے سے باہر جاتے ہی بزر خاموش ہو جاتا۔" بلیک زیرو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" ایسا تو میں نے احتیاطاً کیا ہے ورنہ یہ لباس تو آج ہی صبح سلیمان ڈرائی کلینر سے لے کر آیا تھا۔ ایسا کرو اسے۔ ٹی۔ آر لے آؤ لیبارٹری سے۔ جلدی کرو۔ بجانے کیا چکر ہو۔ اس لئے میں خود لیبارٹری میں نہیں جانا چاہتا۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا تیزی سے ملحقہ دروازے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کی طرف دوڑ پڑا۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا اپنے ہی جسم کو بغور دیکھ رہا تھا۔ لیکن اس کا جسم صاف تھا وہاں کسی قسم کا کوئی بٹن وغیرہ موجود نہ تھا۔

" یہ کیا چکر ہو سکتا ہے۔" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور بلیک زیرو ایک مستطیل شکل کی مشین جو ٹرالی پر فٹ تھی، دھکیلتا ہوا آپریشن روم میں داخل ہوا۔ اس نے مشین کو عمران کے قریب روکا اور پھر اس کی سائیڈ میں موجود ایک لچھے دار تار اس نے دیوار میں موجود پاور پلگ سے منسلک کر دی۔ اور پاور ٹیک آن ہونے والا بٹن دبا دیا۔

مشین پر موجود بے شمار چھوٹے بڑے بلب جل اُٹھے اور مشین پر موجود چار بڑے بڑے ڈائلوں میں موجود سوئیاں تھرتھرانے لگیں۔ مشین میں سے ہلکی ہلکی گونج نکل رہی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر مشین کی سائیڈ پر ہک سے لگا ہوا ایک مائیک نما آلہ نکالا جو ایک باریک لچھے دار تار کے ساتھ مشین کے ساتھ منسلک تھا اور پھر اس کی سائیڈ میں لگا ہوا بٹن دبا کر اس مائیک نما آلے کو سر کے قریب لے آیا۔ اس کی نظریں مشین کے ڈائلوں پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر وہ اسے سر سے پیروں تک لے آتا گیا۔ لیکن سوئیاں اسی طرح ساکت تھیں۔ پھر عمران ۔۔۔ دوسرے پیر سے اسے اوپر سر تک لے گیا لیکن سوئیاں ویسے ہی رہیں۔ البتہ بزر ابھی تک مسلسل بجے چلا جا رہا تھا۔

" بلیک زیرو تم اسے ٹی آر سے میری پشت چیک کرو۔" عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو نے تیزی سے اس کے ہاتھ سے مائیک نما آلہ لیا اور پھر عمران کے عقب میں پہنچ کر اس نے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

چیکنگ شروع کر دی لیکن اسے ٹی آر نے کوئی کاشن نہ دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ کیا یہ آپریٹس چیکنگ مشین خراب ہو گئی ہے" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تو یہی سوچنا پڑے گا" بلیک زیرو نے کہا۔

"خواہ مخواہ مجھے لباس اتارنا پڑا۔ پہلے لباس تو پہن لوں۔ پھر اس کو بھی چیک کرتا ہوں۔" عمران نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

لیکن جیسے ہی وہ مڑا۔ اے ٹی آر مشین سے یکلخت سیٹی کی سی آواز گونجی۔ اور عمران اچھل کر مشین کی طرف مڑا۔ تو مشین ایک بار پھر خاموش ہو گئی۔ اس کے ایک ڈائل کی سوئیاں جو تیزی سے حرکت کر رہی تھیں۔ دوبارہ واپس آ گئیں۔

"اوہ۔ یہ کیا طلسم ہوشربا بن گیا ہے" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر وہ دروازے کی طرف مڑا اور اس کے مڑتے ہی مشین سے ایک بار پھر پہلے جیسی سیٹی کی آواز نکلی اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر مشین کے پاس حیرت سے بُت بنے —— بلیک زیرو سے آلہ لے لیا۔ اور پھر اس نے اپنے دائیں بازو کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

آلہ جیسے ہی اس کی کلائی سے ذرا اوپر پہنچا۔ مشین سے سیٹی کی آواز نکلی اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

بلیک زیرو کا حیرت کے مارے بُرا حال تھا۔ جس جگہ آلہ چیکنگ آپریٹس کا کاشن دے رہا تھا۔ وہاں بازو بالکل صاف تھا۔ سوائے باریک روئیں کے اور کوئی چیز نہ تھی۔ عمران اب آلے کو وہیں رکھے غور سے اے ٹی آر

مشین کو دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے آلہ ہٹایا اور اسے بلیک زیرو کو دے دیا۔

"جو کچھ بھی ہے، کھال کے اندر ہے لیکن خطرناک نہیں ہے، ورنہ بم ڈائل حرکت میں آ جاتا" عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ اسی طرح تیزی سے اس ملحقہ دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے بلیک زیرو اے ٹی آر مشین لے کر آیا تھا۔

چند لمحوں بعد وہ دانش منزل کی لیبارٹری میں پہنچ گیا۔ اس نے ایک اور مشین کے اوپر سے کپڑا ہٹایا۔ یہ مشین دیوار میں نصب تھی اور پھر اسے آن کر دیا۔ مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی۔

عمران نے مشین میں سے ایک بڑا سا جار باہر نکالا اور اپنا بازو اس جار کے اندر ڈال کر اس نے اسے فکس کرنا شروع کر دیا۔ وہ ایک ہاتھ سے کام کر رہا تھا کیونکہ دوسرا ہاتھ کہنی تک جار میں تھا۔

اسی لمحے بلیک زیرو بھی پہنچ گیا اور پھر اس نے مشین آپریٹ کرنا شروع کر دی۔ جار کے منہ پر اسفنج ٹائپ کی کوئی چیز تھی جو عمران کے بازو سے لپٹ گئی۔ اور اب جار کا منہ بالکل بند ہو گیا تھا۔

"الیون تھرٹی زیرو پر ناب رکھ کر مشین آن کر دو" عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔

دوسرے لمحے شفاف جار میں ہلکے براؤن رنگ کا دھواں سا بھر گیا۔ پلک جھپکنے میں عمران کا جار کے اندر موجود بازو کا حصہ اس دھوئیں میں غائب ہو گیا اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے بے پناہ تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کے بازو کی کھال کو تیز بلیڈوں کی مدد سے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کر دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کی دونوں پنڈلیاں پکڑ کر دونوں ہاتھوں کو مخالف سمتوں میں گھمایا تو کرنل جواد کے حلق سے بھیانک چیخیں نکلنے لگیں۔

"خاموش ہو جاؤ۔ آواز نکالی تو توڑ کر رکھ دوں گا۔" ٹرومین نے غراتے ہوئے کہا اور کرنل جواد کے حلق سے نکلنے والی چیخیں یکلخت اس طرح تھم گئیں جیسے وہ زندگی بھر کبھی چیخا ہی نہ ہو۔ البتہ اس کا جسم بڑی طرح کانپ رہا تھا۔ اس کی حالت اس قدر خراب تھی کہ باوجود اس کے کہ اس کے دونوں بازو آزاد تھے وہ انہیں حرکت میں بھی نہ لا سکتا تھا۔

"سنو۔ تم نے میری طاقت کا یہ معمولی سا مظاہرہ دیکھ لیا ہے۔ اگر تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی تو ایک لمحے میں جسم کی ساری ہڈیاں توڑ دوں گا۔"

ٹرومین نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ چھوڑ دیئے اور کرنل جواد ایک دھماکے سے پشت کے بل زمین پر گرا۔ ٹرومین اس پر جھکا اور دوسرے لمحے اس نے کرنل جواد کو الٹا کر اس کی پشت پر پیر رکھ دیا۔

"اسی طرح پڑے رہو۔ خبردار اگر حرکت کی" اور کرنل جواد کا کانپتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔ اس نے شاید خوف کی وجہ سے کانپنا چھوڑ دیا تھا یا پھر وہ بیہوش ہو چکا تھا۔

چند لمحوں بعد بلیکی دوڑتا ہوا آیا۔

"آیئے باس۔ کلب میں آٹھ افراد موجود تھے۔ وہ سب لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔" بلیکی نے کہا اور ٹرومین نے کرنل جواد کی پشت سے پیر ہٹایا لیکن کرنل جواد اسی طرح ساکت پڑا رہا۔ ٹرومین نے اسے پلٹا تو اس کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ ابھر آئی۔ کرنل جواد واقعی بے ہوش ہو چکا تھا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"اسے اٹھا لاؤ۔ جلدی کرو۔" ٹرومین نے کہا اور واپس پھاٹک کی طرف دوڑ پڑا۔ چند لمحوں بعد وہ پھاٹک کے اندر داخل ہو کر عمارت کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ اس کے سارے ساتھی برآمدے میں موجود تھے۔

"راستہ کس جگہ ہو سکتا ہے۔ چیک کیا تم نے پامر" ٹرومین نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ ادھر تیسرے کمرے کی ساخت بتا رہی ہے کہ راستہ یقیناً ادھر سے ہی ہو گا۔" اس آدمی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین دوڑتا ہوا اس کمرے میں پہنچا۔ کمرہ خاصا بڑا تھا۔ لیکن ہر قسم کے فرنیچر سے خالی تھا فرش پر قالین بچھا ہوا تھا۔

"کیسے اندازہ کیا کہ راستہ اس کمرے سے ہو سکتا ہے۔" ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ بائیں طرف کی دیوار کی موٹائی باقی دیواروں سے بہت زیادہ ہے جبکہ اس دیوار کی دوسری طرف لان ہے۔ یقیناً یہ دو دیواروں کو ملا کر بنائی گئی ہے۔ ایک دیوار اوپر یا نیچے غائب ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی فرش کا یہ حصہ بھی آپ نے دیکھا کہ قالین کے درمیان میں جوڑ ہے حالانکہ جوڑ کبھی قالین کے درمیان میں نہیں ہو سکتا۔ اس لئے فرش کا آدھا حصہ بھی دیوار کے ساتھ ہی غائب ہو جاتا ہو گا۔" پامر نے کہا۔ اور ٹرومین نے سر ہلا دیا۔ بلیکی بھی اس دوران کرنل جواد کو اٹھائے وہاں پہنچ چکا تھا۔

"اسے یہاں لٹاؤ اور جا کر اس کے دفتر کی تلاشی لو۔ یقیناً کوئی ٹرانسمیٹر وغیرہ ہو گا۔ جس کے ذریعے یہ اندر سے رابطہ قائم کرتا ہو گا۔" ٹرومین نے کہا اور بلیکی سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ ٹرومین نے اچھل کر فرش پر بے ہوش

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

پڑے ہوئے کرنل جواد کی پسلیوں پر ٹھوکر ماری اور پھر جیسے اس کی ٹانگ مشین میں تبدیل ہو گئی۔ وہ مسلسل ٹھوکریں مارتا جا رہا تھا۔ اور پھر تقریباً آٹھویں ٹھوکر پر کرنل جواد نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

ٹرومین نے یہ ٹھوکریں بہت آہستہ ماری تھیں۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ اگر اس نے ذرا بھی قوت زیادہ لگا دی تو کرنل جواد بے ہوشی کے دوران ہی ختم ہو جائے گا۔ وہ اسے صرف ہوش میں لانا چاہتا تھا۔

"کک۔ کک۔ کون ہو تم۔" کرنل جواد نے کراہتے ہوئے کہا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔" ٹرومین نے غراتے ہوئے کہا اور کرنل جواد اٹھنے لگا۔ اس کا توازن درست نہ تھا اس لئے وہ لڑکھڑا رہا تھا۔ لیکن کسی نہ کسی طرح وہ اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

لیکن اسی لمحے ٹرومین کا ہاتھ گھوما اور کرنل جواد چیختا ہوا کسی گیند کی طرح اچھل کر دس قدم دور فرش پر جا گرا۔ اس کے منہ اور ناک سے خون بہنے لگا تھا۔ اس کے منہ سے دانت پھلجھڑیوں کی طرح باہر قالین پر آ گرے تھے۔

"دوسرا تھپڑ تمہاری روح کو اسی طرح باہر نکال دے گا جیسے تمہارے دانت باہر نکلے ہیں۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔" ٹرومین نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر پہنچتے ہوئے کہا۔

"تت۔ تت۔ تم کون ہو۔" کرنل جواد نے پھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن اب اس کی آنکھوں اور چہرے پر بے پناہ خوف کے آثار تھے۔

"لیبارٹری کے اندر کتنے آدمی کام کرتے ہیں۔" ٹرومین نے تیز لہجے میں

کہا۔

"لیبارٹری ۔۔۔ کیسی لیبارٹری۔" کرنل جواد کے منہ سے بے اختیار نکلا اور وہ ایک بار پھر چیختا ہوا کسی گیند کی طرح اچھلا اور ایک دھماکے سے پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔

"اب پتہ چلا میں کس لیبارٹری کی بات کر رہا ہوں۔ جو کاٹن فیکٹری کے نیچے ہے۔ اور جس کا انچارج ڈاکٹر عالمگیر ہے۔ اور جہاں ڈاکٹر قاضی کام کرتا ہے۔" ٹرومین نے چیختے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ کر اس نے جھک کر کرنل جواد کو گردن سے پکڑ کر اسے یوں ہوا میں اٹھا لیا جیسے وہ کوئی چھوٹا سا کھلونا ہو۔

"بب۔ بب بارہ۔" کرنل جواد نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور ٹرومین کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"میں تمہاری ایک ایک ہڈی ہاتھوں سے توڑ سکتا ہوں کرنل جواد۔ اگر زندگی چاہتے ہو تو میرے احکام کی تعمیل کرو۔" ٹرومین نے اسے قالین پر دھکیلتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ اندر لیبارٹری میں موجود ڈاکٹر قاضی کے پاس زیرو گن ہے جو اس نے ڈاکٹر عالمگیر کو دینی ہے اور ڈاکٹر عالمگیر نے اسے پاکیشیا کے صدر تک پہنچانا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ سائنسدان کسی ملک کا سب سے قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں اور ہمارے پاس لیبارٹری میں داخل ہونے اور وہاں موجود ہر قسم کے حفاظتی نظام کے خاتمے کے لئے مکمل سامان موجود ہے اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ لیبارٹری کا راستہ اس کمرے سے جاتا ہے۔ ہم اگر چاہیں تو پوری لیبارٹری تباہ کر کے زیرو گن لے جا سکتے ہیں لیکن اگر ہمیں تم زیرو گن یہیں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

منگوا دو تو ہم یہیں سے واپس چلے جائیں گے۔ بولو کیا چاہتے ہو تم۔ مکمل تباہی یا۔۔۔" ٹرومین نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں غداری نہیں کر سکتا۔ مجھے موت منظور ہے" کرنل جواد نے یکلخت ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یو نان سنس —— سن آف بچ۔ تم انکار کر رہے ہو" ٹرومین نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور اچھل کر پوری قوت سے لات قالین پر پڑے ہوئے کرنل جواد کی پسلیوں پر ماری۔ کرنل جواد کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ اس بری طرح تڑپنے لگا جیسے مچھلی پانی سے باہر نکل کر تڑپتی ہے۔ لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم ساکت ہو گیا اور گردن ٹیڑھی ہو گئی اس کے منہ سے خون کا فوارہ سا باہر کو ابلا تھا اور وہ ختم ہو چکا تھا۔

"اوہ —— نان سنس —— اتنی جلدی مر گیا" ٹرومین نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کرنل جواد کے اس طرح جلد مر جانے پر شدید غصہ آ گیا ہو۔

"یہ ٹرانسمیٹر ہے باس۔ یہ سنگل فریکوئنسی کا ہے" بلیکی نے کہا جو اس کی پشت پر کھڑا تھا۔

"گولی مارو اب ٹرانسمیٹر کو۔ صرف دو آدمی باہر رہیں۔ اب میں اس پوری لیبارٹری کو اڑا دوں گا۔ یہ راستہ کھولو اور ٹیک بموں کی بارش کر دو" ٹرومین نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پامر سر ہلاتا ہوا باہر کو دوڑ پڑا۔

چند لمحوں بعد آٹھ افراد اندر داخل ہوئے۔ پامر نے تھیلے میں سے ایک چھوٹا سا کیپسول نکالا اور ہاتھ گھما کر اس کو دیوار پر دے مارا۔ وہ سب قالین کے جوڑ کی سائیڈ پر کھڑے تھے۔

ایک دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے واقعی فرش کا آدھے سے زیادہ حصہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

دیوار سمیت غائب ہو گیا۔ اب نیچے باقاعدہ سڑک سی جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ جس کی دوسری طرف دیوار میں ایک بہت بڑا فولادی دروازہ تھا۔ جس پر سرخ رنگ کی شعاعیں اس طرح دوڑ رہی تھیں جیسے وہ اس دروازے پر رقص کر رہی ہوں۔ وہ سب دوڑتے ہوئے اس دروازے کی طرف بڑھے۔ اور پامر نے تھیلے میں سے ایک گول سا ڈبہ نکالا۔ اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے اس نے ڈبہ دروازے کی طرف اچھال دیا۔

ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے وہ فولادی دروازہ اس طرح اکھڑ کر اور دوہرا ہو کر پیچھے جا گرا جیسے وہ فولاد کی بجائے گتے کا بنا ہوا ہو۔ آگے ایک کافی چوڑی سی سرنگ سی جا رہی تھی۔ دروازہ کھلتے ہی ٹرومین آگے بڑھے اور اس کے پیچھے اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔

"کون ہے۔ کیا ہو رہا ہے" اچانک راستے کے اختتام پر ایک بوڑھا آدمی نظر آیا۔

"خبردار —— ہاتھ اٹھا دو ڈاکٹر عالمگیر" ٹرومین نے یکلخت جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا جبکہ بلیکی نے بغل سے مشین گن نکال لی تھی اور پلک جھپکنے میں وہ اس بوڑھے آدمی کے سر پہ پہنچ گئے۔

"کک۔ کک۔ کون ہو تم" اس بوڑھے کی آنکھیں انہیں دیکھ کر حیرت اور خوف سے پھٹ گئی تھیں۔

"جاؤ۔ اندر جو نظر آئے اڑا دو۔ ہر چیز تباہ کر دو" ٹرومین نے اپنے ساتھیوں سے چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور وہ بوڑھا چیخ کر نیچے گرا۔ ایک لمحہ تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ٹرومین کے ساتھی اندر جا چکے تھے جبکہ ٹرومین وہیں رک گیا تھا۔ اندر سے بے تحاشا فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اور ٹرومین ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔

"باس —— یہ زبردگن۔" اسی لمحے بلیکی کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے وہ دوڑتا ہوا واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں دس مکعب انچ کا کسی عجیب سی دھات کا ایک چوکور ڈبہ تھا۔ جو ہر طرف سے بند تھا۔

"کہاں سے ملا۔" ٹرومین نے جلدی سے اسے بلیکی کے ہاتھ سے جھپٹتے ہوئے کہا۔

"یہ ساتھ ہی ایک کمرہ ہے دفتر جیسا۔ اس کی میز پر پڑا تھا۔ شاید اس بوڑھے کا دفتر تھا۔" بلیکی نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے ڈاکٹر قاضی نے اسے مکمل کر کے اسے دے دیا تھا۔ ویری گڈ۔ اور یہ تو ویسے ہی مر چکا ہے۔ بلاؤ باقی ساتھیوں کو۔ اب ہم نے فوراً یہاں سے نکلنا ہے۔" ٹرومین نے مسرت سے چیختے ہوئے کہا۔ اور بلیکی سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

ٹرومین نے ڈبے کو الٹ پلٹ کر دیکھا اس پر واقعی زیڈ اور جی کے حروف سرخ رنگ سے لکھے ہوئے تھے۔

اور پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر اس کے سارے ساتھی پہنچ گئے۔

"باس۔ سارے آدمی مارے جا چکے ہیں البتہ یہ لیبارٹری بیحد وسیع اور شاندار ہے۔ کیا اس پوری لیبارٹری کو اڑانا ہے۔" پامر نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارا مقصد حل ہو گیا ہے۔ لیبارٹری اڑنے کے دھماکے

سے ارد گرد کے لوگ اکٹھے ہو جائیں گے جبکہ ہم اب خاموشی سے نکل سکتے ہیں۔ آؤ چلو۔"

ٹرومین نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

چند لمحوں بعد وہ سب کلب میں پہنچے اور پھر دوڑتے ہوئے پھاٹک کی طرف بڑھ گئے۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

عمران مسلسل اور انتہائی رفتار سے کار دوڑاتا ہوا جب کاٹن فیکٹری سے ملحقہ کاٹن کلب کے گیٹ پر پہنچا تو گیٹ بند تھا اور بظاہر کوئی خلاف معمول سرگرمی نظر نہ آ رہی تھی۔

عمران نے گیٹ کے سامنے کار روکی اور اتر کر گیٹ کی طرف دوڑ پڑا ظاہر ہے بلیک زیرو بھی اس کے ساتھ ہی تھا لیکن اسے ابھی تک کسی تفصیل کا علم ہی نہ تھا اور نہ ہی اسے عمران کے یہاں آنے کے مقصد کا علم تھا۔ لیکن عمران کی پہلی گھرکی کے ساتھ ہی اس نے دم سادھ لیا تھا اور تقریباً ایک سو ساٹھ کلو میٹر کے سفر کے دوران کار میں مکمل خاموشی طاری رہی تھی البتہ عمران کا چہرہ بتا رہا تھا کہ جو کچھ وہ سوچ رہا ہے وہ انتہائی خوفناک ہے۔

عمران نے کال بیل بجانے کے لئے ہاتھ بٹن کی طرف اٹھایا ہی تھا کہ یکلخت چونک کر آگے بڑھا۔ پھاٹک کی ذیلی کھڑکی پر اس کی نظریں پڑ گئی

تھیں جو بظاہر بند نظر آ رہی تھی لیکن قریب سے دیکھنے پر اندازہ ہوا کہ اس میں اتنی درز موجود ہے کہ اسے بند نہیں کہا جا سکتا۔

عمران نے جلدی سے کھڑکی پر ہاتھ مارا تو کھڑکی کھل گئی۔ اور یہاں پہنچنے کے بعد عمران کے چہرے پر ہلکے سے اطمینان کے جو آثار پیدا ہوئے تھے وہ یکلخت بدل گئے۔ عمران اچھل کر گیٹ میں داخل ہوا اور پھر دوڑتا ہوا عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک زیرو اس کے پیچھے تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ اس بڑے کمرے کے کھلے ہوئے دروازے پر کھڑے تھے جس میں آٹھ افراد کی لاشیں اس طرح ڈھیر ہوئی پڑی تھیں جیسے کسی خوفناک ایکسیڈنٹ کے بعد مرنے والوں کی لاشیں اکٹھی کر کے رکھی جاتی ہیں۔

ان لاشوں کو دیکھتے ہی بلیک زیرو کا چہرہ بھی بگڑ گیا۔ اب اسے اس خوفناک صورت حال کا اندازہ ہو گیا تھا جس سے عمران گزر رہا تھا۔ عمران نے ایک نظر لاشوں پر ڈالی اور پھر بھاگتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ بلیک زیرو نے ظاہر ہے اس کی پیروی کرنی تھی۔ لیکن اب اس کے چہرے کا رنگ بھی بدل گیا تھا۔

پھر وہ ایک اور بڑے کمرے میں پہنچے جہاں سے سرنگ سی نیچے جا رہی تھی اور ایک فولادی دروازہ مڑ تڑ کر گرا پڑا تھا۔ عمران بے تحاشا دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس کی نظریں سرنگ کے درمیان پڑے ہوئے ایک بوڑھے آدمی کے جسم پر پڑیں جو ساکت پڑا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے اس پر جھک گیا۔

"یہ زندہ ہے۔ میں اسے ہوش میں لاتا ہوں۔ تم اندر لیبارٹری چیک کرو۔" عمران نے چیختے ہوئے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

عمران نے بوڑھے کو ہوش میں لانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ بوڑھا بالکل ایسے ہی پڑا تھا جیسے مر چکا ہو۔ لیکن جب عمران نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا تو اسے معمولی سی حرکت کا احساس ہو گیا۔ بوڑھا بالکل کمزور آدمی تھا اس لئے اس کی بے ہوشی موت کے برابر ہی تھی۔ اور اس کی اسی کمزوری کو دیکھ کر عمران نے اسے ہوش میں لانے والا زود اثر نسخہ یعنی منہ اور ناک بیک وقت بند نہ کئے تھے کیونکہ اس طرح اس کے ہوش میں آنے کی بجائے اُلٹا مر جانے کا ہی خدشہ تھا۔ اس لئے عمران نے اس کے دل والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر مخصوص انداز میں تیزی سے ہاتھ چلانا شروع کیا۔

چند لمحوں بعد ہی بوڑھے کے جسم میں ہلکی سی حرکت پیدا ہونی شروع ہو گئی۔ اسی لمحے بلیک زیرو دوڑتا ہوا واپس آیا۔

"عمران صاحب! اندر تو خوفناک تباہی آئی ہوئی ہے۔ دس گیارہ افراد کی لاشیں مختلف حصوں میں پڑی ہوئی ہیں۔ کافی مشینری ٹوٹی پھوٹی پڑی ہے۔ یہ تو انتہائی وسیع اور جدید ترین لیبارٹری ہے۔" بلیک زیرو نے تیز تیز لہجے میں کہا اس کا سانس پھولا ہوا اور چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔

اسی لمحے بوڑھے نے کراہ کر آنکھیں کھول دیں۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت ہو گیا تھا۔

"کک۔ کک۔ کون ہو تم۔" بوڑھے نے ہوش میں آتے ہی خوفزدہ لہجے میں کہا اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔

"ہم دوست ہیں۔ آپ شاید ڈاکٹر عالمگیر ہیں۔ میرا نام علی عمران ہے۔ صدر مملکت نے زیرو گن کے سلسلے میں آپ کو اطلاع دی ہو گی۔" عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں ابھی تھوڑی دیر پہلے فون آیا تھا۔ مم۔ مگر وہ کون تھے۔ اوہ یہ خوفناک دھماکہ۔" ڈاکٹر عالمگیر نے چونک کر کہا۔

"آپ پہلے چل کر چیک کریں کہ وہ زیرو گن محفوظ بھی ہے یا نہیں۔" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے یقین ہے کہ کام ہو چکا ہو گا اور اب بلیک زیرو کو سمجھ آئی کہ اصل چکر کیا ہے

"زیرو گن۔ اوہ ——— وہ تو میرے دفتر میں ہے۔ اس دھماکے سے چند لمحے پہلے اسے میرے حوالے کیا گیا تھا۔" ڈاکٹر عالمگیر نے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر وہ بے تحاشا اندر کی طرف دوڑ پڑا۔ جہاں سرنگ ختم ہوتی تھی اس کے ساتھ ہی ایک بڑا کمرہ تھا جس کے دروازے پہ ڈاکٹر عالمگیر کے نام کی نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا اور وہ تینوں جیسے ہی اندر داخل ہوئے ڈاکٹر عالمگیر یکلخت اس طرح ٹھٹھک کر رُک گیا جیسے اس کے جسم سے روح نکل گئی ہو۔

"وہ ——— وہ یہاں میز پر تھی۔ میں اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ دھماکے کی آواز سن کر باہر گیا۔" ڈاکٹر عالمگیر اس طرح بولا جیسے خواب میں بول رہا ہو اور عمران کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔

"اب آپ ذرا لیبارٹری کا چکر لگا آئیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ کتنا نقصان ہوا ہے۔" عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور وہ خود ایک طرف پڑی ہوئی کرسی پہ اس طرح ڈھیر ہو گیا جیسے اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو اور شاید زندگی میں پہلی بار اسے ایسا احساس ہوا تھا۔ شدید مایوسی اور بے بسی کا۔

"میں نے ہر قیمت پہ زیرو گن رات آٹھ بجے سے پہلے واپس حاصل

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کرنی ہے ہر قیمت پر ورنہ پاکیشیا کا وقار مجروح ہو جائے گا۔ ہر قیمت پر۔" عمران نے یکلخت چیخ کر کہا اور پھر اُچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہم لٹ گئے۔ سارے سائنسدان گولیوں سے چھلنی ہوئے پڑے ہیں۔ اوہ۔ عظیم نقصان ہوا ہے۔ اوہ۔" اچانک ڈاکٹر عالمگیر کی روتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے دیکھا کہ واقعی بوڑھا ڈاکٹر عالمگیر اس طرح ہچکیاں لے لے کر رو رہا تھا جیسے کوئی بچہ اپنے عزیزوں سے بچھڑ جانے کے بعد روتا ہے۔

"انہیں اس نقصان کا حساب دینا پڑے گا۔ انہیں خون کے ایک ایک قطرے کا حساب دینا ہوگا۔ ڈاکٹر عالمگیر وہ کتنے لوگ تھے۔ ان کے حلیئے کیا تھے۔ مجھے پوری تفصیل بتائیے اور جلدی۔"

عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے شرارے نکل رہے تھے۔

"وہ آٹھ دس آدمی تھے۔ سب مقامی تھے۔ ان کا لیڈر جس نے مجھے مکہ مارا تھا۔ وہ سب سے آگے تھا لیکن اس کا لہجہ مقامی نہ تھا۔"

ڈاکٹر عالمگیر نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

"اس کا قد و قامت بتائیے۔" عمران نے کہا اور ڈاکٹر عالمگیر نے جب قد و قامت بتایا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ ٹرومین کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس نے مقامی میک اپ کر رکھا ہو گا۔

عمران نے قد و قامت کی تفصیل سنتے ہی آگے بڑھ کر میز پر موجود ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کون صاحب بول رہے ہیں۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کوٹھی پر سر سلطان کے ملازم کی آواز سنائی دی۔ آج چونکہ ہفتہ وار تعطیل تھی۔ اس لئے عمران نے کوٹھی پر فون کیا تھا۔

"عمران بول رہا ہوں ——— بابا صاحب سے بات کراؤ۔" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"جی اچھا ——— ہولڈ آن کیجئے۔" دوسری طرف سے ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو ——— عمران بیٹے۔ میں سلطان بول رہا ہوں۔ میں نے ڈاکٹر عالمگیر اور کرنل جواد کو کہہ دیا ہے تمہارے متعلق ساری تفصیل . . . ." سر سلطان نے تیزی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ——— میں اس وقت ٹاپ سپیشل لیبارٹری سے بول رہا ہوں۔ ٹرومین زیرو گن یہاں سے لے جا چکا ہے۔ سوائے ڈاکٹر عالمگیر کے باقی تمام سائنسدانوں کو انہوں نے قتل کر دیا ہے۔ لیبارٹری کی مشینری بھی فائرنگ سے تباہ ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر عالمگیر کو شاید اس لئے زندہ چھوڑ دیا گیا کہ وہ انہیں مردہ سمجھے تھے۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا ——— کیا ——— تم کیا کہہ رہے ہو ——— یہ کیسے ممکن ہے۔ ٹاپ سپیشل لیبارٹری میں کیسے پہنچ گئے۔ اوہ ——— ویری بیڈ۔ یہ تو بہت بُرا ہوا۔" سر سلطان نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ وہ یہاں کیسے پہنچے۔ بہرحال میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ آپ صدر مملکت کو سارے حالات بتانے کے ساتھ ساتھ میری طرف سے کہہ دیں کہ رات آٹھ بجے زیرو گن لازماً ان تک پہنچ جائے گی۔ یہ میرا وعدہ رہا۔ خدا حافظ۔" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور کریڈل پر

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

پھینک کر وہ دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔

"عمران ـــــ عمران صاحب"۔ ڈاکٹر عالمگیر نے چونک کر اسے پکارا۔

"آپ حکومت کو اطلاع کر دیں۔" عمران نے مڑے بغیر کہا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا باہر نکل گیا۔ بلیک زیرو اس کے پیچھے تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں لیبارٹری سے کلب اور پھر اس کے پھاٹک سے باہر نکل آئے۔

"آپ نے یہیں سے ممبرز کو فون کر دینا تھا وہ ان کی تلاش شروع کر دیتے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ انہوں نے لازماً میک اپ کر لیا ہوگا۔ آؤ میرے ساتھ۔" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر کار میں بیٹھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا۔

اس کی نظریں زمین پر موجود ایک بھورے سے دھبے پر جمی ہوئی تھی۔ پھر اس کی نظریں آگے کو اٹھیں۔

"آؤ میرے ساتھ۔" عمران نے کہا اور تیزی سے پھاٹک کے دائیں طرف کو دوڑنے لگا۔ پھر عمارت ختم ہوتے ہی وہ مڑا۔ اب وہ کھلے میدان میں تھے۔ عمران ذرا آگے جا کر رک گیا۔ یہاں زمین پر ٹائروں کے نشانات موجود تھے۔ اور یہاں بھی ایک جگہ ویسا ہی کافی بڑا دھبہ تھا عمران ایک بار پھر مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا دوبارہ سڑک پر پہنچ کر رک گیا۔ اس نے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔

"ہونہہ۔ اب ان کی تلاش آسان ہو جائے گی۔" عمران نے کہا اور

تیزی سے اپنی کار کی طرف دوڑ پڑا۔ بلیک زیرو نے یہ دھبے تو دیکھ لئے تھے۔ وہ خون کے دھبے لگتے تھے۔ لیکن ان سے تلاش کیسے ممکن ہو سکتی تھی۔ یہ بات ابھی تک اس کی سمجھ میں نہیں آئی تھی۔

عمران نے سٹیرنگ پر بیٹھتے ہی ڈیش بورڈ پر نیچے لگے ہوئے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی سیٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ـــــ ایکسٹو کالنگ۔ اوور۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا

"جولیا سپیکنگ۔ اوور۔" چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"جولیا ـــــ فوری طور پر پوری ٹیم کو حرکت میں لے آؤ۔ مجرم جن کی تعداد آٹھ یا دس ہے اور وہ مقامی میک اپ میں ہیں۔ ٹاپ سپیشل لیبارٹری سے ایک اہم ترین سائنسی ہتھیار حاصل کر کے فرار ہوئے ہیں۔ وہ تین کاروں میں ہیں۔ تینوں کاریں فلیٹ ٹائرز والی لیموسین کاریں ہیں فلیٹ ٹائرز والی لیموسین کاریں پچھلے سال کے ماڈل سے آنی شروع ہوئی ہیں۔ اس لئے یا تو تینوں اس سال کے ماڈل کی ہیں یا پچھلے سال کی۔ یہ کاریں دارالحکومت میں بہت کم تعداد میں ہیں۔ تمام ممبرز کو شہر میں پھیلا دو اور ایسی کاریں جہاں بھی نظر آئیں وہ ان کی مکمل نگرانی کریں اور مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کریں۔ فوری حرکت میں آ جاؤ فوراً۔ اور سنو ان میں سے ایک کار کی ڈگی میں سے انسانی خون بہہ کر نیچے گرا ہے خون کے چھینٹے لازماً ان میں سے ایک کار کے رائٹ بیک وہیل کے اندرونی رم پر موجود ہوں گے۔ اس نشانی کو خاص طور پر چیک کیا جائے۔ اوور اینڈ آل۔"

عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر جولیا کی بات سنے بغیر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جلدی سے فریکوئنسی تبدیل کرنی شروع کر دی۔ دوسری

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

فریکوئنسی سیٹ کرکے اس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ٹائیگر ——— عمران کالنگ یو۔ اوور" عمران نے بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس سر ——— ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور" چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر ——— جوئی گروپ سے دو آدمی ایک مجرم ٹرومین نے حاصل کئے ہیں۔ گرین ہل کالونی میں میرا ان سے مقابلہ ہوا۔ وہ ٹرومین تو نکل گیا لیکن وہ دونوں آدمی مارے گئے ہیں۔ بس اتنا معلوم ہے کہ وہ جوئی گروپ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ آدمی ٹرومین حکومت کا ایک اہم ترین راز حاصل کرکے اب ملک سے فرار ہونے والا ہے اور میں نے اسے فوری طور پر ٹریس کرنا ہے۔ ٹرومین نے لازماً انہیں جوئی کے ذریعے ہائر کیا ہوگا۔ اس لئے تم فوراً حرکت میں آجاؤ اور ٹرومین کے بارے میں تمہیں جو بھی کلیو مل سکے وہ حاصل کرکے مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کرو۔ اوور اینڈ آل"

عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر کار سٹارٹ کرکے اس نے اسے موڑا اور واپس دارالحکومت کی طرف چل دیا۔

"عمران صاحب اس ٹرومین کو اس لیبارٹری کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا۔ میرا اندازہ ہے کہ آپ بھی پہلی بار یہاں آئے ہیں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"میں اس سائنسی ایجاد سے مار کھا گیا ہوں۔ اس ایل تھرٹی ریز والے کھال کے ٹکڑے سے۔ چھٹی حس کی وجہ سے میں فون پر بات کرنے کی

بجائے زیرو گن کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنے کے لئے خود سرسلطان کے پاس گیا لیکن مجھے کیا معلوم تھا کہ مسئلہ پھر بھی وہی رہے گا۔

وہاں سرسلطان سے اس بارے میں تفصیلی بات چیت ہوئی۔ سارا پروگرام طے ہوا۔ اس لیبارٹری کے محل وقوع اس کے راستے، اس کا نقشہ وغیرہ سب کچھ ڈسکس ہوا اور یہیں سے ہماری بدقسمتی کا آغاز ہوا۔ ایل تھرٹی ریز کی وجہ سے ٹرومین رسیونگ سیٹ پر نہ صرف ساری بات چیت سنتا رہا بلکہ یقیناً وہ سکرین پر ہمیں دیکھتا رہا۔ اس نے لازماً نقشہ بھی دیکھا ہوگا۔ چونکہ میں نے پروگرام کے مطابق شام کو چھ بجے ممبرز کو ساتھ لے کر لیبارٹری جانا تھا۔ اس لئے میں فلیک اور اس کے ساتھیوں سے ملنے والے سپیشل ٹرانسمیٹر پر رانا ہاؤس میں تجربات کرتا رہا۔ میرا خیال تھا کہ اس کی مدد سے بھی ٹرومین کی رہائش گاہ کو ٹریس کر لوں گا کیونکہ اس کے پاس بھی یقیناً ایسا ہی سپیشل ٹرانسمیٹر ہوگا لیکن ایک گھنٹہ تک مغز ماری کرنے کے باوجود بات نہ بن سکی تو پھر میں وہاں سے نکل کر دانش منزل آیا۔ تاکہ یہاں تم سے لیبارٹری اور ممبرز کے بارے میں پروگرام سیٹ کر سکوں۔

وہاں یہ ایل تھرٹی چیک ہوا۔ اس وقت تک مجھے سرسلطان سے ہونے والی بات چیت کا خیال نہ آیا تھا لیکن جیسے ہی مجھے خیال آیا، مجھے پاگلوں کی طرح یہاں دوڑنا پڑا۔ کیونکہ ٹرومین نے لازماً چھ بجے سے پہلے ہی یہاں اٹیک کرنا تھا۔ تمہیں ساتھ اس لئے لے آیا کہ شاید یہاں ٹرومین اور اس کے ساتھیوں سے ٹکراؤ ہو جائے تو ایک سے دو بھلے۔

لیکن یہاں پہنچ کر میرے بدترین خدشے درست ثابت ہوئے۔ وہ سرسلطان سے میری ہونے والی بات چیت سنتے ہی ایکشن میں آگیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اور نتیجہ تمہارے سامنے ہے" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"واقعی اس ایل تھرٹی ریز نے سارا کام خراب کر دیا ہے" بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بلیک تھنڈر تنظیم کا اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عام تنظیم نہیں ہے۔ ٹرومین اور اس کے ساتھیوں کا تو جو حشر میں کروں گا سو کروں گا۔ لیکن اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس بلیک تھنڈر تنظیم کو ہر صورت میں تباہ ہونا پڑے گا۔ تبھی ڈاکٹر قاسمی اور دوسرے سائنسدانوں کا پوری طرح انتقام لیا جا سکتا ہے۔ ویسے بھی جس قسم کی ایجادات ان کے استعمال میں ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تنظیم جلد ہی پوری دنیا کے لئے خطرہ بننے والی ہے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے سرد لہجے میں کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"لیکن عمران صاحب آپ نے جولیا کو کاروں کے بارے میں جو ہدایات دی ہیں وہ میری سمجھ میں نہیں آئیں کہ آپ نے کیسے اندازہ لگا لیا"۔ بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ اور عمران دانش منزل سے چلنے کے بعد اب پہلی بار مسکرایا۔

"اسے سمجھنے کے لئے دانش منزل میں سٹور شدہ ساری دانش کھوپڑی میں بھرنی پڑتی ہے۔ صرف اس پر بیٹھ کر پہرہ دینے سے بات نہیں بنتی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب اس کے ذہن پر چھائی ہوئی وحشت کی گرد ختم ہوتی جا رہی تھی۔ اور وہ دوبارہ اپنے مخصوص موڈ میں آتا جا رہا تھا۔

"شکر ہے آپ موڈ میں تو آئے ورنہ تو آپ کا چہرہ دیکھ کر ہی خوف آتا تھا" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"حالات ہی ایسے ہو گئے ہیں۔ میری کم علمی کی وجہ سے ٹرومین کو زیرو گن پر ہاتھ ڈالنے کا موقع مل گیا ہے اور اگر رات آٹھ بجے سے پہلے میں زیرو گن حاصل کر کے صدر مملکت تک نہ پہنچا سکا تو یقین کرو میں سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے دوں گا۔ اگر میں ملک کے وقار کو نہیں بچا سکتا تو میرا سیکرٹ سروس میں رہنا فضول ہے" عمران کا لہجہ ایک بار پھر سرد ہوتا گیا۔

"آپ نے بتایا نہیں کہ آپ نے کاروں کے متعلق ان تفصیلات کا اندازہ کیسے لگایا جو آپ نے جولیا کو بتائی ہیں اور ٹائروں کے مخصوص نشانات" بلیک زیرو نے جلدی سے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔ کیونکہ عمران پر ایک بار پھر وہی وحشیانہ موڈ طاری ہونے لگا۔

"ہاں۔ وہ سیدھی سی بات تھی۔ ٹائروں کے نشانات بتا رہے تھے کہ وہ فلیٹ ٹائر ہیں اور ٹائروں کے مخصوص نشانات اسے لیموسین کار کے جینین ٹائر بتا رہے تھے۔ تین کاروں کے نشانات تھے۔ اب خون والی بات بھی سن لو خون کا بڑا دھبہ پھاٹک کے سامنے موجود تھے۔ یقیناً وہاں کسی آدمی کو گولی ماری گئی تھی پھر یہ خون کی دھار سڑک پر گئی۔ میرا خیال ہے اس خون اگلتی لاش کو کار کی ڈگی میں ٹھونس دیا گیا۔ کیونکہ وہاں موجود کار کے ٹائروں کے ہلکے نشانات ہمیں بتاتے ہیں۔

پھر یہ کار کاٹن کلب کی عمارت کے سائیڈ والے کھلے میدان میں گئی۔ جہاں ویسی ہی دو کاریں اور موجود تھیں۔ وہاں بھی خون کا بڑا سا دھبہ موجود

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

تھا۔ یہ دھبہ اتنا بڑا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں کار کافی دیر تک رکی رہی ہے اور کار کی ڈگی سے بہنے والا خون وہیں گرتا رہا ہے۔ جس جگہ وہ گرا ہے۔ اس سے اندازہ ہے کہ یہ سائٹ بیک ویل کے اندرونی رم کے اوپر سے گرتا رہا ہے۔ ویسے بھی لیموسین کار کی ڈگی میں اس جگہ پانی نکلنے کا سوراخ ہوتا ہے۔ تاکہ سروس کرتے ہوئے ڈگی میں پڑنے والا پانی نکل سکے۔ لازماً اس کے نشانات رم کے اندرونی طرف پڑتے رہے ہوں گے جو خاص طور پر دیکھے بغیر نظر نہیں آسکتے۔" عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

" آپ کا ذہن اس قدر شدید غصے میں بھی اتنی دور کی سوچ لیتا ہے۔ مجھے غصہ آئے تو دماغ ہی ماؤف ہو جاتا ہے۔" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اسی لئے تو کہتا ہوں کہ ہر وقت غصے میں نہ رہا کرو لیکن تم ممبرز سے غصے بھری آواز کے علاوہ بات ہی نہیں کرتے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو اس کی گہری طنز سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران کا مطلب تھا کہ ہر وقت غصے میں رہنے کی وجہ سے اس کا دماغ ماؤف رہتا ہے

" اب تو میں یہی دعا کروں گا کہ ٹروبین کا کلیو مل جائے ورنہ آپ اپنی ضد کے مطابق واقعی سیکرٹ سروس سے علیحدہ ہو جائیں گے اور میرے خیال میں یہ نقصان اس لیبارٹری اور سائنسدانوں کی موت سے زیادہ ہولناک ہوگا۔" بلیک زیرو نے کہا۔

" وہ مل کیا جائے گا، میں ہر قیمت پر اسے ڈھونڈ نکالوں گا۔ جولیا اور ٹائیگر اگر ناکام بھی ہو گئے تب بھی میرے ذہن میں اسے ڈھونڈنے کے لئے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ایک کلیو موجود ہے۔" عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

کار تیز رفتاری سے واپس دارالحکومت کی طرف بڑھی جا رہی تھی اور بلیک زیرو واقعی دل ہی دل میں ٹرومین کا کلیو مل جانے کی دعا کر رہا تھا

ٹرومین اور اس کے ساتھی کاریں دوڑاتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ وہ واپس دارالحکومت جانے کی بجائے کاٹن کلب والی عمارت سے آگے بڑھ گئے تھے۔

" آپ دارالحکومت واپس نہیں جائیں گے ؟" ساتھ بیٹھے ہوئے بلیکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ضرور جائیں گے لیکن ان کاروں پر نہیں۔ ہو سکتا ہے عمران پہلے ہی لیبارٹری کی طرف چل پڑے یا کسی بھی وجہ سے اسے اطلاع مل جائے تو لازماً اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں لے آنا ہے۔ اور پھر پورے دارالحکومت میں ہماری تلاش شروع ہو جائے گی۔ اس لئے میں واپس دارالحکومت جانے کی بجائے آگے آنے والے چھوٹے شہر شام گڑھ جا رہا ہوں۔ وہاں ہم کاریں چھوڑ دیں گے اور پھر میک اپ تبدیل کر کے علیحدہ علیحدہ ویگنوں کے ذریعے واپس دارالحکومت پہنچیں گے۔ اس طرح

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہم مکمل طور پر محفوظ ہو جائیں گے"۔ ٹروبین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیکی نے سر ہلا دیا۔

"اب ہمیں اس زیرو گن سمیت فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہو گا ورنہ لازماً سیکرٹ سروس تو کیا پورے ملک کی پولیس اور انٹیلیجنس اور اس طرح کے بے شمار محکمے حرکت میں آجائیں گے" بلیکی نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ میرا نام ٹروبین ہے، دیکھنا میں ان کی آنکھوں میں کیسے دھول جھونکتا ہوں"۔ ٹروبین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیکی نے سر ہلا دیا۔ کیونکہ وہ واقعی ٹروبین کی بے پناہ صلاحیتوں سے واقف تھا۔

کاریں خاصی تیز رفتاری سے شام گڑھ کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ شام گڑھ کے چھوٹے سے شہر کی حدود میں داخل ہو گئیں۔ ٹروبین نے کار کی رفتار کم کر دی اور تھوڑی دیر بعد اس نے کار کو ایک سائیڈ روڈ پر موڑ دیا۔ اس موڑ پر گورنمنٹ سیڈ فارم کا بورڈ لگا ہوا تھا اور ساتھ ہی پرائیویٹ روڈ کے الفاظ بھی درج تھے۔ اور واقعی تھوڑا سا آگے جانے کے بعد وہ ایک یکمنزلہ عمارت کے گیٹ کے سامنے پہنچ گئے اس گیٹ کے اوپر بھی سیڈ فارم کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ فارم کا گیٹ بند تھا۔

"اندر نجانے کتنے آدمی ہوں گے"۔ بلیکی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"احمق ہو تم —— آج کے دن پاکیشیا میں سرکاری تعطیل ہوتی ہے۔ اس لئے لازماً یہ فارم بند ہو گا اور زیادہ سے زیادہ یہاں ایک چوکیدار ہو گا۔ ٹروبین نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا اور گیٹ کے قریب کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد گیٹ کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر نکل آیا۔ وہ شکل و

صورت اور لباس سے ہی چوکیدار لگتا تھا۔

"منیجر صاحب سے ملنا ہے"۔ ٹروبین نے کہا۔

"جناب! آج تو چھٹی ہے۔ منیجر صاحب تو کل مل سکتے ہیں"۔ اس چوکیدار نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ وہ سامنے موجود شاندار کاروں کو دیکھ کر بری طرح مرعوب ہو گیا تھا۔

"چلو اسسٹنٹ منیجر سے بات کرا دو۔ ہمیں ضروری کام ہے"۔ ٹروبین نے کہا۔

"جناب! اس وقت تو کوئی نہیں ہے۔ صرف میں ہوں چوکیدار۔ چھٹی کے دن میں ہی ہوتا ہوں"۔ چوکیدار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے شاید اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ یہ لوگ مقامی ہونے کے باوجود اس بات کو نہیں سمجھ رہے کہ آج سرکاری چھٹی ہے۔

لیکن ٹروبین تو صرف تصدیق کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے جیسے ہی چوکیدار کی بات ختم ہوئی۔ ٹروبین کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور چوکیدار چیختا ہوا اچھل کر کھلی کھڑکی کے درمیان جا گرا۔ دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی چوکیدار کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور ساکت ہو گیا۔ یہ سائیلنسر لگے ریوالور کی گولی بلیکی نے چلائی تھی۔

"اسے اٹھا کر اندر پھینک دو اور جلدی سے پھاٹک کھول دو۔ جلدی کرو"۔ ٹروبین نے بلیکی سے کہا اور بھاگ کر واپس کار کی طرف بڑھ گیا۔

بلیکی نے حکم کی فوری تعمیل کی اور چند لمحوں بعد گورنمنٹ سیڈ فارم کا پھاٹک کھل گیا۔ ٹروبین کار اندر لے گیا۔ اصل عمارت تو یکمنزلہ تھی لیکن اس کے گرد وسیع اور کھلا علاقہ موجود تھا جس کے گرد موجود اونچی چار دیواری

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

تھی۔ کاریں ایک طرف کھڑی کر کے ٹرومین نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب کاروں سے نکل کر عمارت کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گئے۔ بلیکی بھی پھاٹک بند کر کے ان کے ساتھ آ شامل ہوا۔

" بلیکی کاروں میں موجود تمام سامان یہاں لے آؤ۔ ہمیں فوری طور پر لباس بھی تبدیل کرنا ہے اور میک اپ بھی"۔ ٹرومین نے ایک بڑے سے دفتر نما کمرے میں پہنچتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں زیرو گن کا ڈبہ بھی تھا۔

" اوہ باس۔ ہماری کار کی ڈگی میں تو اس آدمی کی لاش پڑی ہوئی ہے اسے نکالنا تو یاد ہی نہیں رہا"۔ بلیکی نے چونک کر کہا۔

" کوئی بات نہیں نکال کر یہیں پھینک دو۔ سامان لے آؤ۔ جلدی کرو۔ ٹرومین نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر بلیکی چار ساتھیوں کے ساتھ باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آئے تو ان کے پاس چار بڑے بڑے تھیلے تھے۔ ٹرومین پہلے سے ساری تیاری کر کے آیا تھا۔ اس لئے ان تھیلوں میں اسلحے کے ساتھ ساتھ دوسرے لباس بھی موجود تھے اور میک اپ باکس بھی۔ پھر انہوں نے سب سے پہلے لباس تبدیل کئے اور اس کے بعد بلیکی اور پامر نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے میک اپ کرنے شروع کر دیئے۔

ٹرومین نے اپنا میک اپ خود ہی کر لیا تھا۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ اپنے آپ کو مکمل طور پر تبدیل کر چکے تھے اب وہ عام سے مقامی لوگ لگ رہے تھے۔

" اب میں اور بلیکی علیحدہ ہو جائیں گے اور تم بھی دو دو کی ٹکڑیوں میں علیحدہ علیحدہ دارالحکومت پہنچو گے۔ وہاں پہنچنے کے بعد تم میں سے کسی نے بھی ہیڈ کوارٹر نہیں جانا بلکہ تم نے کسی بھی پبلک بوتھ سے زیرو ون ٹو زیرو

تھری فور نمبر ڈائل کرنا ہے۔ انہیں تم نے صرف بی ٹی کا لفظ کہنا ہے وہ تمہیں ایک پتہ بتا دے گا۔ تم نے وہاں جانا ہے۔ ہر ایک ٹکڑی کو علیحدہ پتہ بتایا جائے گا۔ اس کے بعد جب میں یا بلیکی مناسب سمجھیں گے تم سے رابطہ قائم کر لیں گے۔ اور سنو ہر لحاظ سے تم لوگوں نے محتاط رہنا ہے"۔

ٹرومین نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔ اس کے بعد ان کی دو دو کی ٹکڑیاں بھی ٹرومین نے خود ہی بنا دیں اور انہیں پندرہ پندرہ منٹ کے وقفے سے باہر نکلنے کے لئے کہہ دیا۔ اور پھر پہلی ٹکڑی گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ جبکہ ٹرومین کے کہنے پر بلیکی نے تمام لباس سمیٹے اور پھر انہیں کار کی ڈگی میں رکھ دیا۔

" یہ کاریں یہیں چھوڑ جائیں گے ہم"۔ بلیکی نے پوچھا۔

" ہاں۔ صبح تک یہ یہیں رہیں گی لیکن ہم نے جاتے وقت ان میں ٹائم بم فکس کر دیئے ہیں۔ کل صبح یہ بم پھٹ جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی کاریں بھی تباہ ہو جائیں گی۔ کیونکہ بہرحال ان کاروں میں سے ہمارے متعلق کلیو تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت تک ہم محفوظ مقامات پر پہنچ چکے ہوں گے"۔

ٹرومین نے کہا اور اس نے کار میں سے ایک بریف کیس نکالا اور زیرو گن کو ایک تھیلے میں ڈال کر اس نے اس بریف کیس میں رکھا اور پھر بریف کیس بند کر دیا۔

آخری ٹکڑی کو گئے ہوئے جب پندرہ منٹ ہو گئے تو ٹرومین اور بلیکی بھی پھاٹک سے باہر نکلے اور اطمینان سے چلتے ہوئے سڑک پر پہنچ گئے۔ بریف کیس ٹرومین کے ہاتھ میں تھا۔ ویگنوں کا اڈہ قریب ہی تھا اور چونکہ یہ علاقہ دارالحکومت سے قریب تھا اس لئے یہاں سے ہر پندرہ منٹ بعد

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ویگنیں دارالحکومت کو چلتی تھیں۔ ٹرومین اور بلیکی بھی ایک ویگن میں سوار ہو گئے اور پھر تقریباً ڈھائی گھنٹے کے سفر کے بعد وہ دارالحکومت پہنچ گئے۔

ویگن سے اتر کر ٹرومین پیدل ہی آگے بڑھ گیا۔ تقریباً ایک فرلانگ چلنے کے بعد اس نے ایک خالی ٹیکسی انگیج کی۔

"روز گارڈن لے چلو۔" ٹرومین نے بیٹھتے ہی ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے سر ہلا کر ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ٹیکسی آخر کار شہر کے شمالی سمت واقع ایک خوبصورت پبلک باغ کے گیٹ پر رک گئی۔ یہ باغ روز گارڈن کے نام سے مشہور تھا۔ اس کے اندر ایک خوبصورت میوزیم بھی بنا ہوا تھا۔

ٹیکسی سے اتر کر وہ دونوں روز گارڈن میں داخل ہوئے اور پھر وہ اطمینان سے چلتے ہوئے میوزم کی طرف بڑھ گئے۔ روز گارڈن میں سیر و تفریح کے لئے آئے ہوئے عورتوں، مردوں اور بچوں کا کافی رش تھا۔

"منیجر صاحب سے ملنا ہے۔" ٹرومین نے میوزیم میں داخل ہوتے ہوئے گیٹ پر کھڑے چوکیدار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دائیں طرف چلے جائیں۔ آخر میں منیجر کا کمرہ ہے۔" چوکیدار نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور ٹرومین اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دائیں طرف کو مڑ گیا۔ بلیکی اس کے ساتھ تھا۔

اور پھر انہیں منیجر کے کمرے کا دروازہ نظر آ گیا اور ٹرومین پردہ ہٹا کر اندر داخل ہوا۔ تو میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی چونک کر انہیں دیکھنے لگا۔

"فرمایئے!" اس ادھیڑ عمر نے کاروباری انداز میں پوچھا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"آپ منیجر ہیں اس میوزیم کے۔" ٹرومین نے پوچھا۔

"جی ہاں۔" منیجر نے جواب دیا۔

"میرا نام راشد ہے اور یہ میرے ساتھی اسلم۔ ہم ایک بزنس کے سلسلہ میں حاضر ہوئے ہیں۔" ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بزنس کے لئے۔ اوہ تو آپ میوزیم میں موجود کوئی آئیٹم خریدنا چاہتے ہیں۔" منیجر نے چونک کر کہا اور ساتھ ہی انہیں صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ بھی کر دیا۔

"خریدنے نہیں بلکہ فروخت کرنے کے لئے۔" ٹرومین نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ۔ اچھا کیا چیز ہے؟" منیجر نے چونک کر پوچھا۔

"بی۔ ٹی۔" ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔" منیجر بی ٹی کے الفاظ سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا واقعی۔" منیجر نے غور سے ٹرومین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بالکل ——— ٹرومین ہمیشہ اصلی بی ٹی فروخت کرتا ہے۔" ٹرومین نے کہا۔

"اوہ ——— ٹھیک ہے ادھر آجایئے۔ ادھر سپیشل روم میں۔" منیجر نے اس بار مودبانہ لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے اٹھ کر عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹرومین نے بلیکی کو اشارہ دیا اور وہ دونوں اس کے پیچھے ملحقہ دروازے سے اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے ریٹائرنگ روم کے لحاظ سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔ منیجر نے جلدی سے ایک الماری کھولی اور

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اس کی سائیڈ پر ہاتھ مارا تو الماری کے اندر ایک خانہ تیزی سے گھوم گیا۔ اب ویسا ہی ایک سپیشل ٹرانسمیٹر اندر نظر آ رہا تھا۔ جیسا ٹرومین کے پاس تھا۔ لیکن اس کے اور مینجر کے ٹرانسمیٹر میں البتہ ایک واضح فرق تھا کہ اس ٹرانسمیٹر پر صرف بین الاقوامی فریکوئنسی موجود تھی لوکل فریکوئنسی نہیں تھی اور پھر مینجر نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر ٹرومین کے حوالے کر دیا۔

" تمہارا نام "۔ ٹرومین نے اس سے ٹرانسمیٹر لیتے ہوئے پوچھا۔

" میرا نام جبار ہے "۔ مینجر نے جواب دیا۔

" تو جبار صاحب ! آپ دروازے پر رہیں تاکہ کوئی آنہ جائے "۔ ٹرومین نے سخت لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ ٹھیک ہے میں دفتر کا دروازہ اندر سے بند کر دیتا ہوں۔ ویسے آپ بے فکر رہیں کوئی نہیں آئے گا "۔ جبار نے کہا اور تیزی سے بڑھ کر واپس دفتر میں چلا گیا۔ ٹرومین نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" یس ہیڈ کوارٹر۔ اوور "۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے بھاری سی آواز سنائی دی۔

" ٹرومین بول رہا ہوں باس۔ اوور "۔ ٹرومین نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

" اوہ —— یس ٹرومین۔ تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی۔ اوور "۔ دوسری طرف سے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" باس۔ آپ میری طبیعت جانتے ہیں جب تک میں مشن مکمل نہ کر لوں میں خالی خولی رپورٹ دینے کا قائل ہی نہیں ہوں۔ اوور "۔ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" اوہ —— اس کا مطلب ہے کہ تم اپنے مشن میں کامیاب ہو چکے ہو۔ اوور "۔ باس نے چونک کر کہا۔

" یس باس —— ٹرومین کبھی اپنے مشن میں ناکام نہیں ہوتا۔ اس وقت زیرو گن میرے پاس موجود ہے اور کسی کو یہ معلوم نہیں کہ اسے میں نے حاصل کیا ہے اور میں کہاں ہوں۔ اوور "۔ ٹرومین نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ ویری گڈ ٹرومین ویری گڈ۔ ہیڈ کوارٹر تمہارے اس کارنامے کی صحیح قدر کرے گا۔ زیرو گن ہیڈ کوارٹر کے لئے اس قدر اہم چیز ہے کہ ہیڈ کوارٹر نے پہلے ہی یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر تم اپنے اس مشن میں کامیاب ہو جاتے ہو تو تمہیں براہ راست ہیڈ کوارٹر میں شامل کر لیا جائے گا۔ اوور " ہیڈ کوارٹر سے جواب دیا گیا۔

" تھینک یو باس —— میں اس اعزاز کے لئے ہمیشہ ممنون رہوں گا۔ ویسے باس یہ اس قدر مشکل مشن ثابت نہیں ہوا۔ اوور "۔ ٹرومین نے جواب دیا۔

اتنی بڑی تنظیم کے ساتھ براہ راست شمولیت کی خوشخبری سن کر اس کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا تھا اور آنکھوں سے مسرت کی کرنیں پھوٹنے لگی تھیں۔

" اوہ۔ یہ تمہاری صلاحیتیں ہیں کہ تم اسے آسان کہہ رہے ہو، ورنہ ہیڈ کوارٹر کو یہ رپورٹ ملی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی خطرناک تنظیم ہے اور اسی بنا پر تمہارا انتخاب کیا گیا تھا "۔ باس نے کہا۔

" ایسی بھی کوئی بات نہیں باس۔ ویسے بھی سیکرٹ سروس کو تو پتہ ہی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

نہیں چلا کہ میں نے کیسے مشن مکمل کر لیا۔ سیکرٹ سروس سے متعلق ایک احمق سا آدمی علی عمران سامنے آیا تھا جسے میں نے مزید احمق بنا کر اپنا مشن مکمل کر لیا اور اب وہ احمق علی عمران ساری عمر سوچتا ہی رہ جائے گا کہ یہ کیسے ہو گیا۔ اوور"۔ ٹرومین نے جواب دیا۔

"او کے۔ ویسے تم مختصر طور پر مجھے اپنے مشن کی تفصیلات بتا دو تا کہ میں ہیڈ کوارٹر کی سپیشل میٹنگ میں اس کی رپورٹ بھجوا دوں تا کہ تمہاری بطور گریڈ ون ایجنٹ ہیڈ کوارٹر میں تعیناتی کے احکامات جاری کر دیئے جائیں۔ گریڈ ون ایجنٹ بننے کے بعد یوں سمجھو تم اس دنیا میں مالک بن جاؤ گے۔ پوری دنیا کی نعمتیں تمہارے قدموں میں رہیں گی۔ اوور"۔ باس نے کہا۔

"اوہ۔۔۔ یس سر۔۔۔ تھینک یو سر"۔ ٹرومین نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے اب تک پیش آنے والے تمام واقعات کی تفصیل بتا دی اور جبار کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا جو واپس آ کر بیٹھ چکا تھا۔

"اس کا مطلب ہے پوائنٹ ون نے کام دکھایا۔ ویری گڈ۔ گریڈ ون ایجنٹ بننے کے بعد تمہارے پاس اس سے بھی زیادہ جدید ترین سائنسی ایجادات موجود رہیں گی۔ او کے۔ اب تم ایسا کرو کہ اسے منیجر جبار کے حوالے کر دو۔ زیرو گن ہمارے پاس پہنچ جائے گی۔ اوور"۔ باس نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔ اور جبار کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا جو واپس آ کر بیٹھ چکا تھا۔

"یس باس۔۔۔ اوور"۔ ٹرومین نے کہا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا۔

"میری طرف سے مبارکباد قبول کریں مسٹر ٹرومین۔ گریڈ ون ایجنٹ بہت بڑا عہدہ ہے"۔ جبار نے مسکراتے ہوئے کہا اور ربیکی نے بھی انہی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

فقروں میں مبارکباد دی اور ٹرومین نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کا شکریہ ادا کیا۔

"اچھا مسٹر جبار۔ اب تم مجھے بتاؤ کہ تم زیرو گن کو کیسے ہیڈ کوارٹر بھیجو گے تا کہ میری پوری طرح تسلی ہو جائے"۔ ٹرومین نے کہا۔

"وہ زیرو گن کس سائز میں ہے۔ آپ مجھے دکھائیں"۔ جبار نے کہا تو ٹرومین نے بریف کیس کھولا اور اس میں سے تھیلا نکال لیا۔ پھر اس نے تھیلے میں سے زیرو گن باکس نکال کر جبار کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

جبار نے اسے اٹھایا۔ الٹ پلٹ کر دیکھا۔ اس کے وزن کا اندازہ کیا اور پھر اسے واپس میز پر رکھ دیا۔

"یہ تو بڑی آسانی سے چلی جائے گی۔ ہم میوزیم کا مال بھیجتے رہتے ہیں اور منگواتے رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمارے پاس حکومت کا باقاعدہ اجازت نامہ موجود ہے اور چونکہ یہ تاریخی اور انتہائی نایاب چیزیں ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کے بارے میں حکام بھی انتہائی احتیاط کرتے ہیں۔ ہم نے کانڈا سے بدھ کے نایاب مجسموں کو سودا کیا ہے جس کے بارے میں حکومت پاکیشیا نے باقاعدہ اجازت نامہ جاری کیا ہے اور ان مجسموں کو یہیں میوزیم میں ہی حکومت کے اعلیٰ حکام چیک بھی کر چکے ہیں اور چیکنگ کے بعد انہیں سیل بھی کیا جا چکا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب انہیں نہ ہی کہیں کھولا جائے گا اور نہ انہیں روکا جائے گا۔ ان میں ایک ایسا مجسمہ ہے جس کا پیٹ خالی ہے اور اس خالی پیٹ میں یہ زیرو گن باکس بآسانی سما جائے گا۔ چنانچہ میں ابھی یہ زیرو گن اس مجسمے کے پیٹ میں موجود خلا میں رکھ کر اسے پیک کر دوں گا اور کل صبح یہ یہاں سے انٹرنیشنل کارگو سے ڈیلیور کر دیئے جائیں گے اور بڑے اطمینان سے کانڈا

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

پہنچ جائیں گے۔ جہاں سے انہیں بی ٹی وصول کر لے گی" جبار نے جواب دیا۔

" تو کیا یہ مجسمے ہیڈ کوارٹر کو بھیجے جا رہے ہیں" ٹرومین نے چونک کر پوچھا

" آپ کو یہ معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر کا کسی کو علم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے یہ مجسمے البتہ ہیڈ کوارٹر کی فرمائش پر کانڈا بھجوائے جا رہے ہیں اور وہاں جس آدمی کے نام بھیجے جا رہے ہیں۔ اس کا ذاتی میوزیم ہے۔ اب ظاہر ہے وہ آدمی بی ٹی سے ہی متعلق ہو گا۔ ویسے ڈیلیوری کے بعد میں ہیڈ کوارٹر کو اس بارے میں کنفرم کر دوں گا۔" جبار نے کہا۔

" لیکن وہ سیل وغیرہ" ٹرومین نے پوچھا۔

" اس کی آپ فکر نہ کریں۔ میں پاکیشیا میں بی ٹی کا خصوصی نمائندہ ہوں اور گذشتہ دو سال سے منسلک ہوں۔ یہ کام میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہوتے۔ فالتو سیلیں اور ان کو لگانے والے تمام آلات میرے پاس موجود ہیں۔" جبار نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرومین نے سر ہلا دیا۔

" او کے۔ ٹھیک ہے۔ اگر ہیڈ کوارٹر آپ پر اعتماد کر رہا ہے تو ظاہر ہے آپ اس اعتماد پر پورے اترتے ہی رہے ہوں گے لیکن کیا میری تسلی کے لئے آپ میرے سامنے یہ سارا کام کریں گے" ٹرومین نے کہا۔

" بالکل کروں گا —— آپ اب ہیڈ کوارٹر کے خاص آدمی ہیں۔ آپ کے حکم کی تعمیل تو اب ہم پر فرض ہو چکی ہے۔ میرے ساتھ آیئے۔" جبار نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے میز پر رکھا ہوا زیرو گن باکس اٹھا لیا۔ اور پھر اس نے دائیں طرف کی دیوار کی جڑ پر پیر مارا تو دیوار درمیان سے ہٹ گئی۔ نیچے جاتی سیڑھیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

سیڑھیاں اتر کر وہ ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچے جہاں ایک سائیڈ

پر چار چھوٹے بڑے لکڑی کے باکس موجود تھے جن پر باقاعدہ حکومت کی مہریں لگی ہوئی تھیں اور ساتھ سرٹیفکیٹ منسلک تھے۔

جبار نے ایک بڑا سا باکس اٹھایا۔ اسے ایک طرف رکھ کر اس نے ایک الماری کھولی۔ اس میں سے ایک بڑا سا باکس نکالا کر باہر رکھ دیا۔ یہ باکس ایسا تھا جیسے پلمبر اوزاروں کے لئے اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اس نے اوزاروں والا باکس کھولا اور اس میں سے ایک کٹر نکال کر اس نے لکڑی کے باکس پر لگی ہوئی سیلیں اس کٹر سے کاٹ کر علیحدہ رکھ دیں۔ اس کے بعد دوسرے اوزاروں کی مدد سے اس نے اس طرح لکڑی کے باکس کو کھولا کہ اس پر ذرا سا بھی نشان نہ نمودار ہوا۔

باکس کے اندر واقعی مہاتما بدھ کا ایک قدیم مگر خوبصورت مجسمہ موجود تھا۔ یہ مجسمہ کانسی کا تھا۔

جبار نے بڑی احتیاط سے مجسمہ باہر نکالا۔ اسے الٹا کر اس نے رکھا اور پھر اس نے اوزاروں والے باکس سے ایک جدید قسم کا کٹر نکالا اور اس کے ساتھ منسلک تار کو بجلی کے پلگ سے لگا کر اس نے کٹر آن کیا۔ اور اس کٹر کی مدد سے اس نے انتہائی مہارت سے مجسمے کی پشت کو دونوں پہلوؤں سے سیدھا کاٹ دیا۔

اس کٹر کی وجہ سے بالکل باریک اور سیدھی دو لکیریں نمودار ہو گئی تھیں۔ اس طرح پشت کا پورا ٹکڑا علیحدہ ہو گیا تھا۔ اندر واقعی خاصا بڑا خلا تھا۔ جبار نے اٹھ کر اسی الماری سے پیکنگ میٹریل نکالا اور پھر اس نے زیرو گن والے باکس کو بڑے ماہرانہ انداز میں پیک کر کے اس مجسمے کے پیٹ میں اس طرح ایڈجسٹ کیا کہ وہ ذرا بھی نہ ہل سکے۔ بلکہ وہ بالکل اس

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

مجسمے کا ایک حصہ بن گیا تھا۔ اس کے بعد اس نے پشت والے ٹکڑے کو واپس اپنی جگہ پر رکھا اور ایک جدید ساخت کی ویلڈنگ راڈ کی مدد سے جو بجلی سے ویلڈ کرتی تھی، اس نے کٹے ہوئے حصے کو ویلڈ کر دیا۔ ویلڈنگ اس قدر مہارت اور طریقے سے کی گئی کہ معمولی سا نشان بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

" یہ لیجئے جناب ـــــ مجسمہ تیار ہو گیا ہے۔ آپ دیکھیں غور سے دیکھنے کے باوجود بھی یہ محسوس نہیں کیا جا سکتا کہ اسے کاٹا اور جوڑا گیا ہے"

جبار نے مجسمہ اٹھا کر ٹرومین کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ـــــ ویل ڈن مسٹر جبار ـــــ واقعی آپ اپنے کام میں بے پناہ مہارت رکھتے ہیں۔ اگر میرے سامنے یہ کاٹا اور جوڑا نہ جاتا تو میں کبھی یقین نہ کرتا کہ اسے واقعی کاٹا اور جوڑا گیا ہے" ٹرومین نے مجسمہ اٹھا کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اور جبار کا چہرہ کھل اٹھا۔

" شکریہ جناب ـــــ آپ جیسے آدمی کی تعریف ہی میرے لئے بہت ہے۔" جبار نے کہا اور ٹرومین کے ہاتھ سے مجسمہ لے کر اس نے واپس لکڑی کے باکس میں رکھا۔

باکس کو بند کر کے اس نے الماری سے نئی سیلیں نکالیں اور ایک مخصوص اوزار کی مدد سے سیلیں لگانی شروع کر دیں۔ اور جب وہ اپنے کام سے فارغ ہوا تو واقعی باکس پہلے کی طرح تیار ہو چکا تھا۔ بالکل ویسے ہی مہریں اور ویسے ہی سب کچھ جیسے پہلے تھا۔

" ویری گڈ ـــــ اب میں پوری طرح مطمئن ہو گیا ہوں" ٹرومین نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اور جبار نے باکس اٹھا کر واپس پہلی جگہ پر رکھ دیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" لیکن تم نے اسے یہاں کیوں رکھا ہوا ہے۔ اگر حکام اچانک آ جائیں تو وہ مشکوک نہیں ہوں گے" ٹرومین نے اچانک اٹھتے ہوئے پوچھا۔

" جی نہیں ـــــ وہ جانتے ہیں یہ چیزیں انتہائی نایاب اور انتہائی قیمتی ہیں اس لئے چوری بھی ہو سکتی ہیں۔ اس لئے انہیں ایسی ہی جگہوں پر رکھا جاتا ہے" جبار نے کہا اور ٹرومین نے سر ہلا دیا۔

" آیئے اب آپ کو کچھ پیش کیا جائے۔ میرے پاس خاصی پرانی شراب موجود ہے" جبار نے انہیں کہا اور پھر وہ انہیں لے کر واپس دفتر میں آ گیا۔

اس نے الماری کے ایک خفیہ تہہ خانے سے ایک بوتل اور تین جام نکالے اور پھر انہیں بھر کر اس نے بڑے ادب سے ایک جام ٹرومین اور بلیکی کے سامنے رکھا اور ایک اپنے سامنے رکھ لیا۔

" واہ۔ واقعی یہاں کی ہر چیز شاندار ہے" ٹرومین نے چسکی لیتے ہوئے کہا اور جبار نے سر ہلا دیا۔

جام پینے کے بعد ٹرومین اور بلیکی نے اس سے مصافحہ کیا اور پھر وہ دفتر سے نکل کر باہر کی طرف چل پڑے۔ ٹرومین کے چہرے پر واقعی اطمینان تھا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

عمران رانا ہاؤس کے ایک کمرے میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ بلیک زیرو کو دانش منزل چھوڑ کر وہ سیدھا یہاں آگیا تھا۔ اُسے یہاں پہنچے ہوئے ایک گھنٹہ گزر چکا تھا لیکن اب تک کسی طرف سے بھی کوئی امید افزا خبر موصول نہ ہوئی تھی۔

ٹائیگر نے جو رپورٹ دی تھی اس کے مطابق جن دو آدمیوں کی لاشیں گرین ہل کالونی کی کوٹھی سے ملی تھیں وہ جونی گروپ کو دو سال پہلے چھوڑ چکے تھے۔ اور اپنے طور پر کام کرتے تھے۔ اس بات کی اس نے پوری طرح تسلی کر لی تھی۔ کہ انہیں جونی یا کسی اسسٹنٹ کے ذریعے ہک نہ کیا گیا تھا۔ اسی طرح لیموسین کاروں والا سلسلہ بھی کامیاب نہ رہا تھا۔ پورے شہر کو سیکرٹ سروس کے ممبران نے چھان مارا تھا لیکن فلیٹ ٹائرز والی لیموسین کاریں صرف چار نظر آئی تھیں اور یہ چاروں کاریں بھی بڑے بڑے صنعت کاروں کے پاس تھیں جو کسی طرح بھی اس چکر میں ملوث نہ ہو سکتے تھے۔ رجسٹریشن آفس سے بھی انکوائری

کی گئی تھی۔ گذشتہ دو سالوں میں دارالحکومت میں چار لیموسین کاریں ہی رجسٹرڈ کرائی گئی تھیں۔ عمران نے یہاں آکر فلیک اور اس کے ساتھیوں کو بھی ٹٹولا تھا لیکن وہ بھی کوئی ایسا کلیو نہ دے سکے تھے جس سے وہ ٹروین تک پہنچ سکتا۔

عمران اس صورتحال سے واقعی بُری طرح جھلا گیا تھا۔ کوئی معمولی سا کلیو بھی نہ مل رہا تھا۔ اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ تیز تیز قدم اُٹھاتا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں فلیک اور اس کا ساتھی ڈاکر موجود تھے۔ انہیں بنچوں سے باندھ کر رکھا گیا تھا۔

عمران کا خیال تھا کہ اس مشن کے خاتمے پہ انہیں فیاض کے حوالے کر دے گا تاکہ فیاض اپنی بیماری کے بدلے میں کم از کم اپنے ریکارڈ میں ایک کارنامے کا اضافہ کر سکے۔ ویسے بھی اسے بیمار کرنے والے یہی لوگ تھے۔ اس لئے فیاض کا ہی ان پر حق بنتا تھا۔

جوانا ان کے بندھے ہونے کے باوجود ان کی نگرانی کر رہا تھا۔ عمران تیزی سے اس کمرے میں داخل ہوا اور میز پر بندھے ہوئے فلیک کے پاس جا کر رُک گیا۔

"ہمیں یہاں باندھ کیوں رکھا ہے تم نے۔ ہمیں قانون کے حوالے کر دو یا پھر گولی مار دو۔" فلیک نے جھنجلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"میں تمہاری خواہش پوری کر دیتا ہوں فلیک۔ ویسے بھی تم ہمارے لئے بیکار ہو چکے ہو" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور جیب سے ریوالور نکال کر اس کی نال اس نے فلیک کی کنپٹی سے لگا دی۔ اس کا انداز اس قدر سرد تھا کہ فلیک کا چہرہ یکلخت خوف سے بُری طرح بگڑ گیا اور اس کا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

بندھا ہوا جسم کانپنے لگا۔

"مم ــــ مم۔ مت مارو۔ ہمیں چھوڑ دو پلیز"۔ موت کو اس طرح آنکھوں کے سامنے دیکھ کر فلیک نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تم نے سکس ون ڈکٹافون کہاں سے حاصل کیا تھا" عمران نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"سکس ون ڈکٹافون ــــ وہ ہم ساتھ لے کر آئے تھے۔" فلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس نے دیا تھا تمہیں"۔ عمران کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

"اوہ ــــ تو تم یہ پوچھنا چاہتے ہو کہ ہم نے اسے کیسے حاصل کیا تو بات یہ ہے کہ جب بھی کوئی تنظیم مشن پر روانہ کی جاتی ہے تو ہیڈ کوارٹر خود ہی فیصلہ کرتا ہے کہ انہیں وہاں کس کس چیز کے استعمال کی ضرورت ہو سکتی ہے چنانچہ تنظیم کے انچارج کو ہدایت مل جاتی ہے کہ فلاں ریلوے اسٹیشن کے کلوک روم کے فلاں نمبر سے سامان حاصل کر لیا جائے۔ اس کا کوڈ نمبر بتا دیا جاتا ہے۔ اس طرح وہ چیزیں وہاں سے حاصل کر لی جاتی ہیں۔ اب وہاں کون رکھ جاتا ہے۔ اس کا علم کبھی کو بھی نہیں ہوتا۔"

فلیک نے جواب دیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریوالور اس کی کنپٹی سے ہٹایا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ اس کمرے سے نکل کر دوبارہ پہلے والے کمرے میں آ گیا۔ اس کا خیال تھا کہ اگر اسے معلوم ہو جائے کہ یہ انتہائی قیمتی آلات انہوں نے کس پارٹی سے حاصل کئے ہیں تو اس پارٹی کو ٹٹولا جا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ کھال کا ٹکڑا ابھی ٹرومین نے اس پارٹی سے حاصل کیا ہو۔ اس لئے ٹرومین کا کلیو آسانی سے مل سکتا ہے لیکن بلیک تھنڈر

RAFREXO@HOTMAIL.COM

اس کی توقع سے کہیں زیادہ ہوشیار ثابت ہو رہی تھی۔ وقت تیزی سے گزرتا جا رہا تھا اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا۔ عمران کی بے چینی میں مسلسل اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

اب عمران نے سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کی ڈیوٹی ایئر پورٹ، اہم بس اڈوں اور ریلوے اسٹیشن اور اس طرح کے راستوں پر لگا رکھی تھی تاکہ اگر ٹرومین اور اس کے ساتھ زیرو گن سمیت شہر یا ملک سے باہر نکلنے لگیں تو انہیں پکڑا جا سکے۔

تمام ممبرز کو ٹرومین کا قد و قامت، حلیہ اس کے چلنے کا انداز وغیرہ بتایا گیا تھا کیونکہ چہرہ وغیرہ تو میک اپ سے بدلا جا سکتا تھا لیکن قد و قامت تبدیل نہ ہو سکتا تھا لیکن ابھی تک کسی طرف سے بھی کوئی اطلاع نہ آ رہی تھی۔

اس کا ذہن حقیقتاً اس وقت زلزلے کی زد میں تھا۔ لیکن اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس صورت حال میں اس کا ذہن سراسر ماؤف ہو چکا ہے کوئی راستہ، کوئی پوائنٹ کوئی کلیو سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ دارالحکومت تو انسانوں کا جنگل تھا۔ کروڑوں افراد یہاں رہتے تھے جن میں غیر ملکی اور مقامی دونوں تھے۔ اس جنگل میں سے وہ ٹرومین اور اس کے ساتھیوں کو وہ کیسے ڈھونڈے یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

ٹرومین کے ساتھیوں کو اس نے سرے سے دیکھا تک نہ تھا۔ صرف ٹرومین اب تک سامنے آیا تھا۔ اور اب تک جو صورت حال تھی اس کے مطابق یہ حقیقت تھی کہ اس نے اس کھال کے ٹکڑے والی عجیب و غریب ایجاد کی بنا پر عمران کو مکمل طور پر شکست دے دی تھی اور عمران جو آج تک سائنسی برتری کی بنا پر مجرموں کو شکست دیتا چلا آیا تھا۔ اس بار

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

خود ایک سائنسی ایجاد کی بنا پر ہی شکست کھا گیا تھا۔

"ہمیں نے بہرحال زیرو گن آٹھ بجے سے پہلے حاصل کرنی ہے ہر صورت میں"۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ پھر اچانک وہ اچھل پڑا۔ اس کے ذہن میں ایک خیال ایسے آیا تھا جیسے بجلی کا کوندا لپکتا ہے اور وہ دوڑتا ہوا رانا ہاؤس کے تہہ خانوں میں موجود لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اس نے فلیک کے سامان سے نکلنے والا سپیشل ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔

اب تک وہ سپیشل ٹرانسمیٹر پر اس بات کا تجربہ کرتا رہا تھا کہ اس سے وہ ٹرومین کے پاس موجود سپیشل ٹرانسمیٹر سے رابطہ قائم کرکے اس کا محل وقوع تلاش کرے لیکن یہ ٹرانسمیٹر بھی عجیب و غریب ساخت کے تھے۔ ٹرومین کے ٹرانسمیٹر سے رابطہ تو قائم ہو جاتا تھا لیکن ایک تو دوسری طرف سے کوئی اٹنڈ نہ کرتا تھا۔ دوسرے چیکنگ مشینری اس کا محل وقوع تلاش نہ کر سکتی تھی۔

لیکن اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ جس وقت وہ ٹرومین سے رابطہ قائم کرتا رہا تھا اس وقت ٹرومین لازماً لیبارٹری کی طرف یا تو سفر کر رہا تھا یا لیبارٹری کی تباہی میں مصروف تھا۔ لیکن اب تو لازماً وہ واپس آ گیا ہوگا۔ اس لئے فلیک کے لہجے میں بات کرکے شاید وہ کوئی ایسا کلیو حاصل کر لے جس سے ٹرومین کو پکڑا جا سکے۔

اس نے سپیشل ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ اس کی کارکردگی کا تو اسے اچھی طرح علم ہو گیا تھا۔ اس میں صرف دو فریکوئنسیاں فٹ تھیں۔ ایک بین الاقوامی اور دوسری لوکل۔ اور یہ فریکوئنسیاں ٹرانسمیٹر کے اندر پہلے سے فٹ تھیں۔ باہر صرف بٹن تھا۔ جس کی مدد سے لوکل یا بین الاقوامی فریکوئنسی آن یا آف کی جا سکتی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کی لوکل فریکوئنسی آن کی اور پھر فلیک کی آواز میں ٹرومین کو کال کرنے لگا۔ لیکن چار پانچ دفعہ مسلسل کال کرنے کے باوجود جب دوسری طرف سے کسی نے کال اٹنڈ نہ کی۔ تو عمران کے چہرے پر ایک بار پھر مایوسی کے بادل چھا گئے۔

اس کا یہ آئیڈیا بھی ناکام ثابت ہوا تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ ٹرومین ابھی تک واپس اپنی رہائش گاہ پر نہ پہنچا تھا۔ لیکن پھر وہ کہاں گیا۔ یہی بات غور طلب تھی۔ ظاہر ہے اسے زیرو گن کی ٹاپ سپیشل ایجنسی میں اطلاع اچانک ملی تھی اور وہ فوری حرکت میں آ گیا تھا۔ اس لئے لازمی بات ہے کہ اس نے ملک سے باہر نکلنے کے لئے کوئی پیشگی انتظام تو نہ کر رکھا ہوگا۔ اور نہ اتنی جلدی وہ کوئی ایسا انتظام کر سکتا تھا۔

اس سے عمران کے ذہن میں ایک اور خیال ابھرا کہ یقیناً ٹرومین کسی نہ کسی مقامی تنظیم سے ملک سے فرار ہونے کے بارے میں گفت و شنید کر رہا ہوگا۔ یا دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس نے ہیڈ کوارٹر رپورٹ کی ہو اور ہیڈ کوارٹر نے اسے کسی خاص تنظیم یا گروپ کا پتہ بتایا ہو۔۔۔ کیونکہ یہاں اس نے کسی طرح وہ کاریں حاصل کیں اور رہائش گاہ بھی۔ البتہ جس کار میں وہ رانا ہاؤس آیا تھا اور پھر عمران کی کار میں بیٹھ کر گرین ہل کالونی گیا تھا۔ وہ کار بعد میں چوری شدہ ثابت ہوئی تھی۔ اس لئے ہو سکتا تھا کہ اس نے لیبارٹری میں واردات کرتے وقت جو کاریں استعمال کی ہوں وہ چوری کی ہوں لیکن اگر وہ لیموسین کاریں تھیں تو۔ لازماً وہ چوری کی نہ ہو سکتی تھیں کیونکہ اس قدر قیمتی کاریں جنرل پارکنگ میں کوئی نہیں چھوڑتا۔ اگر ایسا ہوتا تو لازماً پولیس کے پاس ان کی چوری کی رپٹ موجود ہوتی لیکن ایسی بھی کوئی اطلاع نہ ملی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

تھی جبکہ ٹائروں کے نشانات سے یہ بات واضح تھی کہ یہ کاریں فلیٹ ٹائرز والی لیموسین کاریں ہیں۔

اچانک عمران کے ذہن میں ایک اور آئیڈیا آیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کی بین الاقوامی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ اب وہ بالکل ایک نئے پہلو پر سوچ رہا تھا۔

"یس —— ہیڈ کوارٹر۔ اوور،" چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"میں فلیک بول رہا ہوں باس پاکیشیا سے۔ اوور،" عمران نے فلیک کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو —— فلیک کہاں ہے۔ اوور،" ایک لمحے کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے بولنے والے نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں فلیک ہوں باس۔ اوور،" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی حیرت واقعی حقیقی تھی کیونکہ کم از کم اسے یقین تھا کہ کوئی بھی آدمی صرف بولنے سے اس کے لہجے کو غلط نہیں سمجھ سکتا۔

"بکواس مت کرو —— کمپیوٹر نے تمہاری آواز او کے نہیں کی۔ تم انسانوں کو تو دھوکہ دے سکتے ہو کمپیوٹر کو نہیں۔ اس لئے بتاؤ تم کون ہو اور فلیک کہاں ہے؟" دوسری طرف سے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا گیا۔ اور عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ بلیک تھنڈر نے ایک بار پھر اسے شکست دے دی تھی۔ اس لحاظ سے بلیک تھنڈر واقعی سپر جا رہی تھی۔

"ٹھیک ہے اس طرح سہی —— میرا نام علی عمران ہے اور یہ سن

لو کہ نہ صرف فلیک اور اس کے ساتھی بلکہ ٹرومین اور اس کے ساتھی بھی میرے قبضے میں پہنچ چکے ہیں اور میں عنقریب ان کی لاشیں تمہیں تحفے کے طور پر بھیج رہا ہوں اور پھر خود بھی موت کے فرشتے کے روپ میں تمہاری اس بلیک تھنڈر تنظیم کی گردن دبانے کے لئے آ رہا ہوں۔ اوور،" عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے شاید بلیک تھنڈر کو کوئی عام سی تنظیم سمجھ رکھا ہے۔ اس لئے ایسی باتیں کر رہے ہو۔ بلیک تھنڈر تمہارے تصور سے بھی زیادہ باوسائل اور طاقتور تنظیم ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمہارے پورے ملک پاکیشیا کو پلک جھپکنے میں راکھ کا ڈھیر بنا دے اور جہاں تک تمہاری اس بکواس کا تعلق ہے کہ ٹرومین تمہارے قبضے میں ہے تو یہ سن لو کہ ٹرومین تمہارے بس کا روگ نہیں ہے۔ اس نے جس طرح تمہیں شکست دی ہے اسی سے تم اندازہ لگا سکتے ہو اور سن لو کہ زیرو گن ہیڈ کوارٹر پہنچ چکی ہے اور ٹرومین بھی تمہارے ملک سے روانہ ہو چکا ہے۔ اور تم نے ہیڈ کوارٹر کال کر کے اپنی موت کا سامان کیا ہے۔ اس لئے تم بھی چھٹی کرو۔ اوور اینڈ آل۔"

دوسری طرف سے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر ایک خوفناک دھماکے سے پھٹا اور عمران جو اس کے بالکل سامنے بیٹھا ہوا تھا اچھل کر نیچے گرا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے ہزاروں گرم سلاخیں اس کے جسم میں گھستی چلی گئی ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ٹائیگر نے جونی گروپ کے بارے میں عمران کو تو رپورٹ دے دی تھی، لیکن خود اس کے ذہن میں پنکھے سے چلنے لگ گئے تھے۔ کیونکہ ایک لحاظ سے اس کی رپورٹ ناکامی کی رپورٹ تھی اور جس انداز میں عمران نے اس کی رپورٹ سنی تھی۔ اس سے ٹائیگر کو بخوبی اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کا باس عمران اس وقت ذہنی طور پر سخت پریشان ہے اور اسی سے اس نے اس مجرم ٹرومین کی اہمیت کا اندازہ لگایا تھا۔ کیونکہ جب وہ عمران سے اٹیچ ہوا تھا۔ اس نے آج تک عمران کو اس طرح پریشان اور اُلجھا ہوا نہ دیکھا تھا چنانچہ اس نے عہد کر لیا تھا کہ وہ خود اپنے طور پر کام کر کے اس ٹرومین کو ہر صورت میں ٹریس کرے گا۔ لیکن عہد کر لینا اور اس پر عمل کرنا دو علیحدہ علیحدہ باتیں تھیں۔ صرف عہد کر لینے سے تو ٹرومین خود چل کر اس کے سامنے نہ آ سکتا تھا۔ ٹرومین کو اس نے دیکھا بھی نہ تھا۔ اس لئے اس کے حلیئے کے متعلق تو نہ جانتا تھا۔ البتہ رپورٹ دینے کے بعد عمران نے اُسے ٹرومین کا قد و

RAFREXO@HOTMAIL.COM

قامت بتایا تھا۔ اور اسے تلقین کی تھی کہ وہ اسے تلاش کرنے کی کوشش کرے۔ اس لئے اسے صرف قد و قامت کا علم تھا لیکن اس قد و قامت کے تو دارالحکومت میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ہی آدمی موجود ہوں گے اس لئے وہ ٹرومین کو کیسے تلاش کرے اور کہاں تلاش کرے۔ بس یہی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ وہ اس وقت رین بو کلب کے ہال میں اپنے مخصوص میک اپ میں بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا بات ہے ٹائیگر۔ آج کسی گہری سوچ میں غرق لگتے ہو"۔ اچانک ایک آواز اسے قریب سے سنائی دی اور ٹائیگر چونک پڑا۔ ایک نوجوان اس کے ساتھ کھڑا تھا۔

"اوہ۔ جیگر تم ——— آؤ بیٹھو۔ تم تو یار کئی دنوں سے غائب تھے کہاں چلے گئے تھے"۔ ٹائیگر نے چونک کر کہا اور جیگر مسکراتا ہوا بیٹھ گیا۔ یہ ٹائیگر کا خاصا گہرا دوست تھا۔ اور ٹائیگر کی اس سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ جیگر زیر زمین دنیا میں منشیات کی سمگلنگ میں ملوث تھا لیکن چونکہ انتہائی چھوٹا کارندہ تھا اس لئے ٹائیگر کے لئے اس کی دوستی صرف وقت گزارنے تک ہی محدود تھی۔

"بزنس کے ایک چکر میں اُلجھا ہوا تھا۔ لیکن تم نے بتایا نہیں کہ خلاف معمول اس قدر گہری سوچ کیوں ہے اور تم مجھے کچھ ضرورت سے زیادہ پریشان بھی لگتے ہو"۔ جیگر نے غور سے ٹائیگر کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بس یار ایک اُلجھن ہے بزنس کے سلسلے میں۔ وہ جونی گروپ میں مارٹی اور جیکب تھے ناں۔ وہ میرے بھی دوست تھے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"مارٹی اور جیکب ——— اوہ جن کی لاشیں گرین ہل کالونی کی کسی کوٹھی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

سے ملی ہیں۔ مجھے ابھی پتہ چلا ہے لیکن وہ تو جونی گروپ سے کافی عرصہ پہلے علیحدہ ہو چکے تھے۔" جیگر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اور میں نے بتایا ہے کہ وہ میرے دوست تھے۔ اور جب سے مجھے ان کے قتل کی اطلاع ملی ہے میرا دل انتقام سے بھر گیا ہے۔ میں ان کے قاتلوں سے انتقام لینا چاہتا ہوں لیکن مجھے یہ پتا نہیں چل رہا کہ انہیں کس نے ہائر کیا تھا۔ ظاہر ہے وہی ان کا قاتل ہو گا۔ بس اسی الجھن میں تھا کہ تم آ گئے" ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ —— جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے وہ گذشتہ کئی ماہ سے جعلی کرنسی کے بزنس میں ملوث تھے۔ اور تم جانتے تو ہو کہ جعلی کرنسی کا دھندہ باڈی کے سوا اور کون کر سکتا ہے۔ اس لئے لازماً وہ باڈی کے ساتھ مل کر ہی کام کر رہے ہوں گے اور وہی بتا سکتا ہے کہ انہیں کس نے ہائر کیا تھا۔ ویسے ایک بات بتا دوں باڈی بہت طاقت ور آدمی ہے۔ اس لئے تم فکر نہ کرو وہ اپنے آدمیوں کا انتقام خود ہی لے لے گا۔" جیگر نے جواب دیا۔

"باڈی —— وہ گولڈن بار والا۔ اسی کی بات کر رہے ہو ناں"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں —— وہی۔" جیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ —— پھر ٹھیک ہے۔ وہ واقعی ان کا انتقام لے سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب مجھے قدرے تسلی ہو گئی ہے اور سناؤ کیا ہو رہا ہے۔ ارے ہاں یہ بتاؤ تم کیا پیو گے۔" ٹائیگر نے کہا۔

"کچھ نہیں —— میں ایک ضروری کام سے جا رہا تھا کہ تمہیں اس طرح پریشان دیکھ کر رُک گیا۔ پھر ملیں گے۔ اچھا اجازت"۔ جیگر نے کہا اور اُٹھ

کھڑا ہوا۔

"او کے۔ اگر کوئی مجبوری ہے بزنس کی تو ٹھیک ہے میں تمہیں روکوں گا نہیں"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیگر تھینک یو کہہ کر آگے بڑھ گیا۔

اور پھر اس کے کلب سے جانے کے چند لمحوں بعد ہی ٹائیگر بھی اٹھا اور تیزی سے چلتا ہوا کلب سے باہر آ گیا۔ وہاں اس کی ہیوی موٹر سائیکل موجود تھی اس نے موٹر سائیکل سٹارٹ کی اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے وہ گولڈن بار کی طرف چل پڑا۔

باڈی کو وہ اچھی طرح جانتا تھا اور باڈی بھی اس سے اچھی طرح واقف تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر گولڈن بار پہنچ کر باڈی کے دفتر میں داخل ہو رہا تھا۔ کاؤنٹر سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ باڈی دفتر میں موجود ہے۔

"اوہ —— ٹائیگر تم —— آؤ —— آج ادھر کیسے آنا ہوا"۔ لحیم شحیم باڈی نے ٹائیگر کو دفتر میں داخل ہوتے دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

"میں یہ پوچھنے آیا ہوں کہ تم نے میرے دوستوں کا انتقام لینے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں"۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور کرسی گھسیٹ کر باڈی کے سامنے میز پر بیٹھ گیا۔

"کن دوستوں کی بات کر رہے ہو"۔ باڈی نے چونک کر پوچھا۔

"مارٹی اور جیکب کی بات کر رہا ہوں۔ وہ میرے بہترین دوست تھے اور تمہارے ساتھ کام کر رہے تھے۔ اور سنو باڈی تم اگر کسی وجہ سے مجبور ہو تو مجھے بتاؤ ابھی ٹائیگر کے بازوؤں میں اتنا دم موجود ہے کہ اس آدمی سے اپنے دوستوں کا انتقام لے سکے جس نے انہیں ہائر کر کے قتل کر دیا ہے یا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کروادیا ہے۔" ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

" تمہیں کس نے بتایا کہ وہ میرے ساتھ کام کر رہے تھے"، باٹی کے لہجے میں حیرت تھی۔

" بتانا کس نے تھا مجھے معلوم تھا۔ تمہیں بتایا تو ہے وہ میرے بہترین دوست تھے"، ٹائیگر نے کہا اور باٹی نے ایک طویل سانس لیا۔

" دیکھو ٹائیگر —— تم اس معاملے میں کوئی مداخلت نہ کرو میں خود نمٹ لوں گا۔ میں ابھی تحقیقات کر رہا ہوں کہ انہیں کس نے قتل کیا ہے البتہ یہ بات تو طے شدہ ہے کہ جس نے انہیں ہائر کیا تھا اس کا ہاتھ اس میں نہیں ہے" باٹی نے جواب دیا۔

" یہ کیسے ممکن ہے —— لازماً اسی کا ہاتھ ہو گا" ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

" نہیں —— اس بارے میں میری تسلی ہے۔ وہ اس لائن کا آدمی نہیں ہے" باٹی نے جواب دیا۔

" اگر وہ اس لائن کا آدمی نہیں ہے تو پھر اسے مارٹی اور جیکب کو ہائر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیسی باتیں کر رہے ہو باٹی۔ کیا تم ٹائیگر کو احمق سمجھتے ہو"، ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہو سکتا ہے اس نے کسی کے لئے ہائر کیا ہو۔ بہرحال اتنا میں جانتا ہوں کہ وہ خود اس چکر میں ملوث نہیں ہے اور ایک بات اور بتا دوں کہ یہ دونوں میرے ذریعے ہائر بھی نہیں ہوتے۔ ان کے براہِ راست تعلقات اس آدمی سے تھے لیکن وہ مجھے اس لئے بتانے پر مجبور تھے کہ میں انہیں اپنے بزنس کے ایک چکر میں بھیجنا چاہتا تھا لیکن انہیں ادھر سے شاید لمبی رقم کی آفر تھی۔ اس لئے انہوں نے بتایا اور میں خاموش ہو گیا"، باٹی نے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" اچھا —— ایسا کون سا آدمی ہے انہوں نے میرے ساتھ کبھی ایسے آدمی کا ذکر نہیں کیا جس کا اس لائن سے تعلق بھی نہ ہو اور وہ مارٹی اور جیکب جیسوں کو ہائر بھی کرے اور لمبی رقم بھی دے۔" ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" مجھے تمہاری طبیعت کا اندازہ ہے۔ اب جب تک تم اس آدمی کے بارے میں تفصیلات نہ پوچھ لو گے تمہیں چین نہیں آئے گا۔ اس لئے میں بتا دیتا ہوں تاکہ تم خود بھی تسلی کر لو۔ اس کا نام جبار ہے اور وہ روز گارڈن میں موجود میوزیم کا مینجر ہے۔ اب بولو ایسا آدمی اس لائن کا ہو سکتا ہے"، باٹی نے کہا۔

" روز گارڈن میں میوزیم مینجر جبار۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اس طرح کے لوگ تو واقعی اس چکر میں نہیں الجھتے۔ ہاں ہو سکتا ہے کہ میوزیم کی وجہ سے اس کے تعلقات کسی غیر ملکی سے ہوں اور اس کے لئے انہوں نے اسے ہائر کیا ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے باٹی مجھے معلوم ہے کہ تم مجھ سے زیادہ باوسائل اور طاقت ور ہو۔ اس لئے تم میرے دوستوں کا انتقام ضرور لینا۔ بس میری تو یہی خواہش ہے۔" ٹائیگر فوراً ہی پٹڑی بدل گیا۔

" تم فکر نہ کرو ٹائیگر —— بس مجھے معلوم ہو جائے کہ انہیں مارنے والا کون تھا پھر دیکھنا میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں۔" باٹی نے مسکراتے ہوئے کہا ٹائیگر جیسے سر پھرے غنڈے کی تعریف نے اس کے چہرے پر مسرت کی چمک پیدا کر دی تھی۔

" تم نے پوچھا تو ہو گا اس جبار سے۔ وہ کیا کہتا ہے۔" ٹائیگر نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"میں نے اس سے بات کی ہے لیکن وہ قسمیں کھاتا ہے کہ اس نے نہ تو انہیں ہائر کیا ہے اور نہ کوئی رقم دی۔ اس نے صرف اتنا بتایا ہے کہ بس کلب وغیرہ میں اس کی ان سے ملاقات ہو جاتی تھی اور وہ اکٹھے بیٹھ کر شراب پی لیتے تھے۔ اور تم جانتے ہو مجھے کسی کے جھوٹ سچ کا فوراً پتہ لگ جاتا ہے اور وہ منیجر سچ بول رہا تھا۔ یقیناً ان دونوں نے مجھ سے بھی غلط بیانی کی ہے۔ بس ویسے ہی انہوں نے اس منیجر کا نام لے دیا۔" باٹی نے کہا۔

"اوہ ——— واقعی ایسا ہی ہو گا۔ بہر حال تم معلوم کر سکتے ہو اصل چکر کو۔ میں پھر آؤں گا۔ تم کوشش جاری رکھنا۔ اچھا اجازت"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"بالکل ——— کوشش تو جاری ہے۔ تم فکر نہ کرو"۔ باٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر اس سے مصافحہ کر کے باہر آ گیا۔

اب ایک اور نام سامنے آیا تھا۔ لیکن بات واقعی اس کے حلق سے نیچے نہ اتر رہی تھی۔ کہ ایک میوزیم کا منیجر اس دھندے میں کیسے ملوث ہو سکتا ہے اور پھر اس نے کسی بھی سلسلے میں اس جبار کا نام بھی نہ سنا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ اس سے خود ملنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے موٹر سائیکل کا رخ روز گارڈن کی طرف موڑ دیا۔

جب وہ منیجر کے دفتر میں داخل ہوا تو بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ سامنے جو شخص بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اسے اچھی طرح جانتا تھا لیکن مختلف نام سے زیر زمین دنیا میں اس کا نام ہاشو تھا اور ہاشو بطور پیشہ ور قاتل خاصا معروف تھا لیکن ٹائیگر کی اس سے کبھی براہ راست ملاقات نہ ہوئی تھی۔ اس نے بس اسے مختلف جگہوں پر آتے جاتے دیکھا تھا۔ اور اب یہ بدنام پیشہ ور قاتل

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ایک سرکاری میوزیم کا منیجر بنا بیٹھا تھا۔ اور اس حیثیت سے اس کا نام جبار تھا۔ اس کے ذہن میں کھٹک پیدا ہو گئی۔

"جی فرمایئے ——— میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ جبار نے چونک کر ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایک آدمی کو قتل کرانا ہے۔ اس کا نام ٹرومین ہے"۔ ٹائیگر نے براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ ——— قتل ——— ٹرومین۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔ جبار ٹائیگر کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔ اور ٹائیگر کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ ٹرومین کا نام سن کر جبار یا ہاشو کے چہرے پر جو تاثرات پیدا ہوئے تھے ان سے صاف ظاہر تھا کہ اس کا تعلق ٹرومین سے ہے۔

"دیکھو جبار مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ تمہارا اصل نام ہاشو ہے اور تم ایک معروف پیشہ ور قاتل ہو۔ میرا اپنا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے اور میرا نام ٹائیگر ہے۔ اس لئے تم دنیا سے چھپنے کے لئے تو منیجر جبار ہو سکتے ہو لیکن میرے لئے تم ہاشو ہو۔ ٹائیگر نے بڑے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر ٹائیگر۔ میں نے تو کبھی زندگی میں چڑیا کا بچہ نہیں مارا۔ میں پیشہ ور قاتل کیسے ہو سکتا ہوں۔ میری تو تمام زندگی میوزیم میں ملازمت کرتے گزر گئی ہو"۔ جبار نے جواب دیا۔

"اچھا ——— ہو سکتا ہے مجھے ہی غلط فہمی ہو گئی ہو۔ ویسے تمہاری شکل اور قد و قامت بالکل ہاشو سے ملتا ہے۔ اوکے۔ تکلیف معاف۔ میں چلتا ہوں"۔ ٹائیگر نے معذرت آمیز لہجے میں کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

لیکن دفتر کا دروازہ کھول کر باہر جانے کی بجائے اس نے اُلٹا اس کی چٹخنی چڑھائی اور پھر تیزی سے مڑا تو اس کے ہاتھ میں خوفناک ریوالور چمک رہا تھا

" تو پھر مجھ سے ملو ——— ٹائیگر سے۔ میں پیشہ ور قاتل ہوں اور ٹرومین نے مجھے تمہارے قتل پر تعینات کیا ہے" ٹائیگر نے تیز اور سرد لہجے میں کہا اور قدم بہ قدم آگے بڑھنے لگا۔

" میرا خیال ہے تم شاید نشے میں ہو۔ جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ ممکن ہی نہیں ہے" جبار نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ لیکن ٹائیگر نے دیکھ لیا تھا کہ ریوالور دیکھنے اور اس سچویشن میں پھنسنے کے باوجود اس کے چہرے پر کوئی گھبراہٹ نہیں تھی۔ اس سے بھی صاف ظاہر تھا کہ وہ کوئی عام آدمی نہیں ہے کیونکہ عام آدمی کا اس سچویشن میں ردعمل قطعاً مختلف ہوتا ہے۔

" کیوں ممکن نہیں ہے۔ ٹرومین کو جب تک ضرورت تھی تمہاری اس نے تمہیں زندہ رکھا۔ جب تمہاری ضرورت ختم ہوئی اس نے تمہارے قتل کا حکم دے دیا" ٹائیگر نے میز کے قریب کھڑے ہوتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور نہ صرف ریوالور اڑتا ہوا اس کے ہاتھ سے دور جا گرا۔ بلکہ وہ خود بھی ہاتھ پیر مارتا ہوا کسی کنوئیں نما جگہ میں گرتا چلا گیا۔ اور پلک جھپکنے میں ایک دھماکے کے ساتھ وہ ایک سخت جگہ سے ٹکرایا۔

یہ ٹکر اس قدر سخت تھی کہ اسے ایسے محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں اور اس کے دماغ پر رنگ برنگے ستاروں نے رقص کرنا شروع کر دیا تھا۔ خوفناک اور گھپ اندھیرا ہونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں بھی کام نہ کر رہی تھیں لیکن چند ہی لمحوں بعد اس نے اپنے آپ کو

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سنبھالنے کی کوشش شروع کر دی۔ اور پھر اسے محسوس ہوا کہ وہ اُٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ اُسے گرنے سے چوٹیں ضرور لگی تھیں لیکن بہرحال اس کے جسم کی ہڈیاں سلامت تھیں۔ اس نے فرش پر ہاتھ ٹکائے اور پھر ایک جھٹکے سے اُٹھ کر کھڑا ہونا چاہا لیکن پھر اس پر ایک حیرت انگیز انکشاف ہوا۔ کہ اس کا نچلا جسم اور ہاتھ فرش سے اس طرح چمٹ گئے تھے جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے۔

ٹائیگر نے ایک جھٹکے سے ہاتھ چھڑانے چاہے لیکن بے سود۔ اور اسی لمحے چٹ کی آواز کے ساتھ ہی اس جگہ تیز روشنی پھیل گئی۔ اور ٹائیگر کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے چندھیا گئیں۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے سامنے کھڑے جبار کو دیکھ لیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا اور اس کا فرش کسی عجیب سی دھات کا بنا ہوا تھا۔ اوپر چھت بھی برابر اور ہموار تھی۔

" ہاں ——— اب بتاؤ تمہارا تعلق کس سے ہے اور تم یہاں تک کیسے پہنچے۔" جبار نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اس نے ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی۔

" بتایا تو ہے ——— اور کیا بتاؤں" ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے اس کے جبڑے پر قیامت ٹوٹ پڑی اور اس کا ذہن بری طرح چکرا گیا اور اسے اپنے ہونٹوں پر اپنے خون کا ذائقہ محسوس ہونے لگا۔ جبار نے پوری قوت سے اس کے جبڑے پر مشین گن کا ہٹ مارا تھا۔

" اُلو کے پٹھے میرے سامنے بکواس کر رہے ہو۔ تمہیں اندازہ ہی نہیں ہے کہ تم کیا بکواس کر رہے ہو احمق آدمی۔ ٹرومین تمہارے آنے سے تھوڑی دیر پہلے ہی یہاں سے گیا ہے اور جس جگہ میں وہ یہاں آیا تھا تم اس کا تصور

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

بھی نہیں کر سکتے۔ اور تم کہہ رہے ہو کہ ٹروبین نے تمہیں میرے قتل کے لئے بھیجا ہے ——— بولو کون ہو تم اور یہاں کیسے پہنچے"۔ جبار نے ایک اور ضرب لگاتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر کے منہ سے بے اختیار سسکاری سی نکل گئی۔ اس کے جبڑے میں درد کی شدید لہریں دوڑ رہی تھیں۔

"تم سچ سننا چاہتے ہو۔ ٹھیک ہے سن لو۔ تم نے مجھے مار تو دینا ہے لیکن تم شاید ٹروبین سے واقف نہیں ہو۔ وہ بے حد گہرا آدمی ہو۔ اس نے مجھے باقاعدہ ہائر کر رکھا ہے اور اس نے یہاں سے جاتے ہی مجھے فون کر کے کہا ہے کہ میں کل اپنا مشن مکمل کر سکتا ہوں لیکن میں نے کل ایک اور دھندے میں جانا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ کل تک کون انتظار کرے۔ چنانچہ میں ابھی آ گیا۔

اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم نے یہاں ایسے انتظامات کر رکھے ہیں"۔

ٹائیگر نے اندازے سے ایک کہانی گھڑتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ٹروبین کے ابھی یہاں سے جانے کی بات سننے اور یہاں کے جدید سائنسی انتظامات دیکھنے کے بعد وہ سمجھ گیا تھا کہ لازماً ٹروبین نے وہ اہم ملکی راز اسی جبار کے حوالے ہی کیا ہوگا۔

"پھر وہی بکواس ——— ایسا ناممکن ہے"۔ جبار نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"سنو ——— میں تمہیں تصدیق کرا سکتا ہوں۔ میرا نچلا جسم تو ویسے ہی جکڑا ہوا ہے۔ اس لئے میں حرکت تو نہیں کر سکتا۔ میرے ہاتھ آزاد کر دو اور مجھے فون لا دو۔ ابھی تمہیں تصدیق ہو جائے گی"۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے اپنی پہلی بات کا ردعمل جبار کے چہرے پر دیکھ لیا تھا کہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

اس کے چہرے پر ہلکے سے تذبذب کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ اور اس نے چیخ کر جو جواب دیا تھا یہ بات بھی اس کے ذہنی تذبذب کو پوری طرح عیاں کرتی تھی۔

"ہونہہ ——— ٹھیک ہے اگر تم اس بات کی تصدیق کرا دو تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا"۔ جبار نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور تیزی سے اس کمرے کے اکلوتے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کے ساتھ موجود بٹنوں کے ایک بورڈ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

اور ٹائیگر پوری طرح چوکنا ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اب کیا ہوگا۔ جبار نے لازماً فرش کا یہ چپکنے والا سسٹم ایک لمحے کے لئے آف کرنا ہے کیونکہ لامحالہ ٹائیگر نے پہلے ہاتھ اٹھانے ہیں اور اسے رکنے کے لئے کچھ وقت چاہیے تھا۔ اور وہ اٹھنے سے پہلے دوبارہ سسٹم آن کر دے گا۔ اور اس طرح ٹائیگر کا نچلا جسم فرش سے ہی چپکا رہے گا۔ لیکن ٹائیگر جانتا تھا کہ یہی اس کے لئے آخری موقع ہوگا۔ چنانچہ اس کے اعصاب تن گئے۔

اور پھر جیسے ہی جبار نے پینل کے درمیان سرخ رنگ کا بٹن دبایا ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح سیدھا کھڑا ہو چکا تھا جیسے اس کے نچلے جسم میں انتہائی طاقت ور سپرنگ لگے ہوئے ہوں۔

جبار کی چونکہ اس کی طرف پشت تھی اس لئے وہ اسے اٹھ کر کھڑا ہوتے نہ دیکھ سکا بلکہ اس نے دوسرے لمحے بٹن کو دوبارہ پریس کر دیا اور پھر اطمینان سے مڑا لیکن اسی لمحے ٹائیگر اپنی جگہ سے دوڑا اور پھر اس سے پہلے کہ جبار کچھ سمجھتا ٹائیگر کا خوفناک مکہ اس کے جبڑے پر پڑا۔ اور وہ بے اختیار چیختا ہوا اچھل کر فرش پر جا گرا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اب وہ خود اپنے جال میں پھنس چکا تھا اور ——— خود فرش سے پہلو کے بل چپکا پڑا تھا۔

مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری تھی جبکہ ٹائیگر اسی طرح اطمینان سے کھڑا تھا۔ ٹائیگر نے پہلے ہی چیک کر لیا تھا کہ فرش کی چپکنے والی خاصیت کا اثر ربڑ پر نہیں ہوتا۔ کیونکہ جبار نے پیروں میں جو جوتے پہنے ہوئے تھے وہ ربڑ سول کے تھے۔ اور اب یہ اتفاق تھا کہ ٹائیگر کے جوتے بھی ربڑ سول کے تھے۔ اس لئے ٹائیگر اطمینان سے چل پھر سکتا تھا۔ ہاں البتہ اگر اس کے جسم کا کوئی حصہ فرش سے چھو جاتا چاہے اس حصے پہ لباس موجود ہوتا یا نہ ہوتا وہ لازماً چپک جاتا۔ یہی وجہ تھی کہ اب ٹائیگر جبار کی طرح اطمینان سے کھڑا تھا اور جبار فرش سے چپکا پڑا تھا۔

ٹائیگر نے مشین گن اٹھانے کی کوشش نہ کی کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ مشین گن کہیں فرش سے چپکی ہوئی نہ ہو اور اسے ہاتھ لگاتے ہی وہ خود بھی اگر چپک گیا تو پھر اس کے لئے بڑی مصیبت بن جائے گی۔

"اب بتاؤ جبار کہ ٹرومین نے جو راز تمہیں دیا ہے وہ تم نے کہاں رکھا ہے" ٹائیگر نے جبار کے سر پر پہنچتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"بکواس مت کرو۔ مجھے اندازہ نہ تھا کہ تم اس قدر ہوشیار اور پھرتیلے ہو سکتے ہو۔ لیکن میرا کسی ٹرومین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔" جبار نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اور اس سے اس کی مرضی کے خلاف کچھ اگلوا لینا انتہائی ناممکن ہے۔ لیکن جبار کو شاید یہ معلوم نہ تھا کہ اس کے سامنے ٹائیگر کھڑا ہے جو اس قدر سرد مزاجی سے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تشدد کرتا تھا کہ پتھر بھی بول پڑنے پہ مجبور ہو جاتے تھے۔

"ٹھیک ہے مت بتاؤ"۔ ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر اس نے کوٹ کی جیب سے ایک تیز دھار والا پتلا سا خنجر نکال لیا۔ خنجر واقعی بیحد تیز تھا۔ اس کی دھار روشنی میں ہیرے کی طرح چمک رہی تھی۔

اور پھر اس سے پہلے کہ جبار کچھ سمجھتا ٹائیگر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور جبار کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے وہ کمرہ لرز اٹھا۔ خنجر کے ایک ہی جھٹکے نے جبار کی آنکھ کا ڈھیلا باہر اچھال دیا تھا اور اس کی آنکھ سے خون ملا ہوا پانی بہنے لگا۔ اس کا اوپر والا جسم بری طرح تڑپ رہا تھا۔ چونکہ اس کا پہلو فرش سے چپکا ہوا تھا اس لئے وہ چت بھی نہ ہو سکتا تھا۔

"مت بتاؤ"۔ ٹائیگر نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور اس کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا۔ اور جبار کی ناک آدھی سے زیادہ کٹ کر اس کے جسم پہ جا گری۔ اس کے حلق سے ایک اور چیخ نکل گئی۔

"کچھ مت بتاؤ۔ میں پوچھتا بھی نہیں ہوں"۔ ٹائیگر نے کہا اور اس بار جبار کا کان تیز دھار خنجر کی زد میں آ گیا۔ جبار اب چیختا اور پھڑکتا ہوا یکلخت ساکت سا ہو گیا۔ وہ تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے جب خنجر نے اس کے گال کو آدھے سے زیادہ کاٹ دیا تو وہ چیخ مار کر خود ہی ہوش میں آ گیا۔

"ابھی سے ——— مسٹر جبار عرف ہاشو۔ ابھی تو مجھے مزہ بھی نہیں آنا شروع ہوا۔" ٹائیگر نے غیر انسانی لہجے میں کہا اور اس بار خنجر نے جبار کے کان کے نیچے ایک لمبا گھاؤ ڈال دیا۔

"رک جاؤ ——— خدا کے لئے رک جاؤ ——— تم جانور ہو۔ تم وحشی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہو۔ تم انسان نہیں ہو۔ میں بتاتا ہوں،" جبار نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"بس بولتے جاؤ۔ میرا ہاتھ اس طرح نہیں رُک سکتا۔" ٹائیگر نے کہا اور اس بار اس نے خنجر سے جبار کی پیشانی کی کھال اس طرح اڑا دی جیسے قصائی جانور کی کھال اُتارتا ہے۔

"وہ زیرو گن ہے جو میں نے بدھ کے مجسمے میں رکھی ہے۔ صبح وہ کانڈا چلی جائے گی۔" جبار نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ لاشعوری انداز میں چیخ رہا ہو۔ اور ٹائیگر بے اختیار مُسکرا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ انسان چاہے کتنے ہی مضبوط اعصاب کا مالک ہو، آخر وہ لمحہ آ ہی جاتا ہے جب اس کی برداشت کی حد ختم ہو جاتی ہے۔ اور جبار کا اس طرح لاشعوری انداز میں چیخ کر بتانا ظاہر کر رہا تھا کہ جبار کی قوت برداشت بھی اس غیر انسانی اور ظالمانہ تشدد کے سامنے آخر کار دم توڑ گئی ہے۔

"صرف ایک لمحے کے لئے ہاتھ روکوں گا۔ بولو یہ مجسمہ کہاں موجود ہے۔ اس جگہ کا راستہ کہاں ہے اور یہاں کتنے افراد موجود ہیں۔ پوری تفصیل ایک لمحے میں بتا دو۔ ورنہ....." ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا اور اس بار خنجر نے دوسرے گال کو آدھے سے زیادہ کاٹ دیا۔

"مت مارو ——— مت مارو ——— میں بتاتا ہوں۔ یہاں میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ اس دروازے سے باہر راہداری ہے اس کے کونے میں اس سٹور کا دروازہ ہے جس میں وہ باکسز موجود ہیں۔ ان باکسز میں مجسمے میں وہ زیرو گن موجود ہے۔" جبار نے ہذیانی انداز میں جواب دیا۔

"او کے۔ ابھی تصدیق ہو جاتی ہے۔" ٹائیگر نے کہا اور خون آلود خنجر کو اس نے بڑے اطمینان سے جبار کے لباس سے صاف کیا اور خنجر کو جیب میں ڈال کر وہ مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ واقعی باہر ایک تنگ سی راہداری موجود تھی اور راہداری کے آخر میں ایک کمرے کا دروازہ بھی نظر آ رہا تھا۔

ٹائیگر نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ ٹائیگر بڑے محتاط انداز میں اندر داخل ہوا۔ یہ ایک بڑا سا سٹور تھا۔ اور وہاں بے شمار کاٹھ کباڑ اِدھر اُدھر بکھرا پڑا تھا۔ البتہ ایک سائیڈ پر لکڑی کے چھوٹے بڑے کئی باکس پڑے ہوئے تھے۔

ٹائیگر نے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر اسے ایک طرف پڑا ہوا ہتھوڑا نظر آ گیا۔ اس نے ہتھوڑا اُٹھایا اور پھر اس نے لکڑی کے ان باکسز کو بڑی بیدردی سے توڑنا شروع کر دیا۔ لیکن سارے باکسز توڑنے کے باوجود ان میں سے کسی میں سے بھی ایسی کوئی چیز نظر نہ آئی جسے وہ پاکیشیا کا اہم راز سمجھتا۔ ویسے جبار نے اسے اس کا نام بتا دیا تھا وہ اسے زیرو گن کہہ رہا تھا۔ لیکن ان باکسز میں تو سوائے میوزیم سے متعلقہ نایاب چیزیں، قدیم بت اور ایسی ہی دوسری چیزیں تھیں۔

اس کا مطلب ہے اس جبار نے جھوٹ بولا ہے۔ لیکن جس طرح وہ لاشعوری انداز میں بتا رہا تھا ایسی حالت میں تو وہ کسی طرح جھوٹ نہیں بول سکتا۔"

ٹائیگر نے سوچا اور پھر اس نے ایک بت نما چیز اُٹھائی اور پوری قوت

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

سے اسے فرش پر دے مارا۔ یہ بت مٹی کا تھا۔ اس لئے ایک لمحے میں وہ ٹوٹ پھوٹ کر بکھر گیا۔ ٹائیگر نے دوسرے کو بھی اسی طرح زمین پر مارنے کے لئے اٹھایا لیکن اسی لمحے اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار کانپ اٹھا۔ اسے اس زیرو گن کی تفصیلات کا تو کوئی علم ہی نہ تھا۔ نجانے یہ کوئی خوفناک بم ہے یا کوئی نازک سا پرزہ۔ بہرحال فرش پر مارنے سے وہ ایٹم بم کی طرح پھٹ بھی سکتا تھا اور ٹوٹ پھوٹ بھی سکتا تھا۔ اس لئے وہ رک گیا۔

پھر اس نے ایک اور ترکیب سوچی اور اس نے ایک بڑے خالی باکس میں وہاں موجود ساری چیزیں ڈالیں اور کمرے میں سے نکل کر راہداری میں سے گزر کر واپس اسی کمرے میں آیا جس میں وہ جبار ابھی تک اسی حالت میں پڑا ہوا تھا۔ لیکن اب وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

ٹائیگر نے باکس کو فرش پر رکھا اور جیب سے ایک بار پھر خنجر نکالا اور پھر اس نے خنجر کو پوری قوت سے جبار کے بازو میں گھونپ دیا۔ جبار کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ دوبارہ ہوش میں آ گیا۔ اس کی اکلوتی آنکھ جو تکلیف کی شدت سے گہری سرخ ہو رہی تھی کھل گئی۔

”تم مجھے دھوکہ دے رہے تھے۔ ان باکسز میں تو سوائے بتوں کے اور کچھ نہیں۔ اب میں تمہاری ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دوں گا۔“ ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔ اور ہاتھ میں موجود خنجر ایک بار پھر پوری قوت سے اس کی گردن کی ایک سائیڈ پر اس طرح مارا کہ اس پر زخم تو آ گیا لیکن کوئی رگ نہ کٹی۔ جبار کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ ایک بار پھر لرزنے لگا۔

”کک ——— کک ——— کالنسی والے بت کے پیٹ میں“ جبار نے ہذیانی انداز میں کہا تو ٹائیگر ہونٹ بھینچے اس پر جھک گیا۔ کالنسی والا بڑا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سا بت اوپر ہی پڑا ہوا تھا۔ اس نے بڑی احتیاط سے اسے اٹھایا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں وہ بھی فرش سے نہ چپک جائے۔ لیکن بت اٹھاتے وقت اسے کچھ نہ ہوا۔

اس نے اس بت کو الٹ پلٹ کر دیکھنا شروع کر دیا۔ لیکن وہ بس بت ہی تھا۔ وہ ایک بار پھر جبار کی طرف مڑا لیکن جبار دوبارہ بے ہوش ہو چکا تھا ٹائیگر نے ایک لمحہ سوچا اور پھر یہی بت اٹھائے وہ کمرے سے باہر نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اسی سٹور میں آ گیا۔ اسے وہاں ایک کھلی الماری کے اندر جدید قسم کا کٹر نظر آ گیا تھا۔ اس نے کٹر اٹھایا۔ اسے بجلی سے منسلک کیا اور پھر اس نے بڑی احتیاط سے اس بت کو سائیڈوں سے کاٹنا شروع کر دیا۔ وہ واقعی محتاط تھا کیونکہ زیرو گن کی طرف سے بھی اسے خطرہ تھا لیکن چند لمحوں میں اس جدید کٹر کی مدد سے اس نے بت کی دونوں سائیڈوں کو کاٹ دیا اور پھر اسے اندر پیکنگ میٹریل نظر آیا تو اس نے احتیاط سے اسے ہٹایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کامیابی سے چمک اٹھیں۔

اندر ایک دھات کا باکس موجود تھا جس پر لکھے ہوئے دو حروف زیڈ جی صاف نظر آ رہے تھے۔ اس نے بڑی احتیاط سے اس باکس کو بت سے باہر نکال لیا۔

اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے ایک موٹے کاغذ کا بڑا سا شاپنگ بیگ نظر آ گیا۔ اس نے اس باکس کو اس تھیلے میں ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اسی کمرے میں آیا۔ جبار اب ہوش میں آ چکا تھا لیکن بے تحاشا تکلیف اور خون نکل جانے کی وجہ سے وہ تقریباً نیم مردہ ہو چکا تھا۔ وہ مسلسل کراہ رہا تھا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"سنو جبار —— میں چاہوں تو ایک لمحے میں تمہاری گردن تمہارے دھڑ سے علیحدہ ہو سکتی ہے لیکن میں تمہیں اس بے بسی کی حالت میں مارنا نہیں چاہتا۔ لیکن اگر مجبوری ہو تو دوسری بات ہے۔ اگر تم مجھے باہر نکلنے کا راستہ بتا دو تو میں یہ چیکنے والا بٹن آف کر دوں گا۔ میرے باہر نکل جانے کے بعد تم خود ہی اپنے علاج معالجے کا بندوبست کر لینا۔" ٹائیگر نے قدرے نرم لہجے میں کہا اور جبار نے اسے سٹور والے کمرے سے اپنے دفتر میں جانے والا راستہ بتا دیا۔

ٹائیگر نے سر ہلایا اور دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے واقعی چیکنے والا بٹن آف کر دیا۔

"اچھا —— خدا حافظ۔" ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا اور دروازے سے باہر نکل کر وہ ایک سائیڈ پر دیوار سے چپک کر کھڑا ہو گیا۔

چند لمحوں بعد جبار کی کراہتی ہوئی آواز اسے دروازے کے قریب آتی سنائی دی۔ اور پھر جبار لڑکھڑاتا ہوا باہر آیا اور ادھر ادھر دیکھے بغیر اسی طرح لڑکھڑاتا ہوا اس سٹور والے کمرے میں گیا۔ ٹائیگر خاموشی سے اس کے پیچھے آگے بڑھا۔ اور سٹور کے دروازے کے قریب رک گیا۔

جبار سٹور میں داخل ہو کر سیدھا ایک دیوار کی طرف بڑھا۔ اس نے دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے کھل گئی۔ اور جبار لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ حالانکہ ٹائیگر کو اس نے دوسرا تہہ خانہ بتایا تھا۔

ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا تو اس نے دیکھا کہ دوسری طرف ایک خوبصورت سا کمرہ تھا جس میں بیڈ بھی موجود تھا اور ٹیلیفون بھی۔ جبار کی اس کی طرف پشت تھی اور وہ ٹیلیفون پر جھکا ہوا تھا۔ ٹائیگر بلی کی سی احتیاط

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سے پنجوں کے بل چلتا ہوا آگے بڑھا۔ وہ فون نمبر دیکھنا چاہتا تھا۔

جبار چونکہ ذہنی طور پر پوری طرح ہوش میں نہ تھا اور ویسے بھی ٹائیگر نے ربر سول کے جوتے پہنے ہوئے تھے اور پھر وہ حتی الامکان احتیاط بھی کر رہا تھا۔ اس لئے جبار کو ذرا سی آہٹ بھی سنائی نہ دی۔ اس نے رسیور اٹھایا اور پھر آہستہ آہستہ نمبر ڈائل کرنے لگا۔ اب وہ نمبر ٹائیگر کو بخوبی نظر آ رہے تھے۔

"ہیلو —— جانسن سے بات کراؤ میں جبار بول رہا ہوں۔" جبار نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں آہستہ آہستہ کہنا شروع کیا۔

"اوہ —— مسٹر جانسن تو کہیں باہر گئے ہوئے ہیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔ بولنے والے کا لہجہ شاید قدرتی طور پر بلند تھا اس لئے اس کی ہلکی سی آواز ٹائیگر کے کانوں تک بھی پہنچ گئی۔

"اچھا —— جیسے ہی جانسن آئے اسے میرا پیغام دے دینا کہ وہ ٹروین کو اطلاع کر دے کہ زیڈ جی ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ وہ مجھ سے خود بات کر لے گا۔ جبار نے اسی طرح لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے بات سنے بغیر اس نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور واپس مڑا ہی تھا کہ ٹائیگر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور خنجر جو وہ اس دوران جیب سے نکال چکا تھا، بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح جبار کی گردن کے عین درمیان میں گھستا چلا گیا۔

جبار چیخ مار کر پشت کے بل اس میز پر گرا جس پر فون رکھا ہوا تھا۔ اور پھر میز سے ٹکرا کر نیچے فرش پر گرا اور تڑپنے لگا۔ لیکن صرف چند لمحوں تک۔ اس کے بعد اس کا جسم سیدھا ہو گیا۔ اس کی اکلوتی آنکھ چڑھ گئی تھی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

وہ ختم ہو چکا تھا۔ ٹائیگر نے جان بوجھ کر اس کی شہ رگ میں خنجر مارا تھا۔ تاکہ اس کا خاتمہ جلد ہو جائے۔ وہ اب تک اس لئے رُکا ہوا تھا کہ اسے یقین تھا کہ جبار لازماً ٹروبین سے بات کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس طرح اس ٹروبین کا پتہ معلوم ہو جائے گا۔ لیکن شاید ٹروبین ضرورت سے زیادہ ہوشیار تھا۔ اس کا اور جبار کا رابطہ کسی جانسن کے ذریعے تھا۔ ویسے وہ جانسن نام کے بے شمار آدمیوں کو جانتا تھا کیونکہ زیر زمین دنیا میں جانسن نام عام تھا لیکن ٹیلیفون نمبر اس کے ذہن میں محفوظ تھا۔ اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ اس نمبر کی مدد سے اس جانسن کو ڈھونڈ نکالے گا۔ اس نے آگے بڑھ کر مردہ جبار کی گردن سے خنجر نکالا۔ اور اسے جبار کے کپڑوں سے ہی صاف کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور تیزی سے اس دیوار کی طرف بڑھ گیا جہاں سے راستہ اوپر دفتر کو جاتا تھا۔

"عمران بیٹے —— ہوش میں آجاؤ" عمران کے تاریک ذہن میں جیسے آواز نے ہلکی ہلکی کرنیں بکھیر دیں۔ اور پھر یہ کرنیں تیزی سے پھیلتی چلی گئیں۔

"عمران —— عمران" آوازیں مسلسل آرہی تھیں اور اب وہ اس آواز کو پہچاننے لگا تھا۔ یہ سر سلطان کی آواز تھی۔ ان کے لہجے میں بے پناہ درد، بے پایاں خلوص اور بے قرار سی تڑپ تھی۔

"اوہ —— سر سلطان! اللہ نے آپ کی سن لی۔ عمران صاحب ہوش میں آرہے ہیں۔ اچانک ایک اور آواز عمران کے کانوں میں پڑی۔

"خدایا تیرا شکر ہے تم نے اس بوڑھے کی لاج رکھ لی۔ تم نے اس ملک پر اپنا کرم کر دیا ہے" سر سلطان کی کانپتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سر سلطان —— یہ تو معجزہ ہی ہو گیا ہے ورنہ ہم تو ہمت ہار بیٹھے تھے۔" وہی پہلی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن پوری طرح بیدار ہو گیا۔ بیدار ہوتے ہی اس کے ذہن کے پردے پر زیرو گن،

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ٹرومین اور پھر اس سپیشل ٹرانسمیٹر کے اچانک کسی بم کی طرح پھٹنے کی پوری تفصیل کسی فلم کی طرح چلنے لگی۔

" اوہ ـــــ اوہ۔ وہ زیرو گن ـــــ اوہ۔ آٹھ بجے تک ...." عمران نے ہکلاتے ہوئے کہا اور آنکھیں کھول دیں۔

" لعنت بھیجو اس زیرو گن پر۔ وہ تمہاری زندگی سے اہم نہیں ہے " سر سلطان جو اس پر جھکے ہوئے تھے اور جن کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لکیریں مسلسل ان کے گالوں پر پھسل رہی تھیں، نے تڑپ کر کہا۔

"عمران صاحب ـــــ آپ کو نئی زندگی مبارک ہو۔ یہ سر سلطان کی تڑپ تھی جس نے آپ کو موت کے اندھیروں سے واپس کھینچ لیا ہے "۔ ساتھ کھڑے ہوئے ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مگر وہ زیرو گن ـــــ کیا وقت ہوا ہے " آٹھ تو نہیں بج گئے " عمران نے کراہتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں وہ زیرو گن ہی اٹکی ہوئی تھی۔

" ساڑھے چھ بجے ہیں۔ تمہیں یہاں آئے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے ہیں ڈاکٹر صدیقی نے تو جواب دے دیا تھا۔ تمہاری نبضیں ڈوب چکی تھیں لیکن میں جانتا ہوں اللہ تعالیٰ بہت کریم ہے۔ وہ تم جیسے سرمائے سے اس ملک کے بارہ کروڑ عوام کو محروم نہیں کرے گا۔ اور اللہ نے میری سن لی۔ تمہیں ہوش آ گیا۔ اوہ خدایا واقعی تو کتنا کریم ہے اپنے بندوں پر " سر سلطان نے کہا۔

" ساڑھے چھ ـــــ اوہ ڈیڑھ گھنٹہ رہ گیا آٹھ بجنے میں۔ زیرو گن کے متعلق کوئی اطلاع " عمران نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن ڈاکٹر صدیقی نے اسے واپس لٹا دیا۔

" سوری عمران صاحب! آپ شدید زخمی ہیں۔ ابھی ایک ہفتہ آپ کو اسی طرح لیٹنا پڑے گا۔ مجھے آپ کی عادت کا علم ہے۔ اس لئے میں نے جان بوجھ کر آپ کا جسم سٹریپ کر دیا ہے " ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

" اوہ ـــــ نہیں ڈاکٹر۔ صرف ڈیڑھ گھنٹہ رہ گیا ہے۔ اگر اس ڈیڑھ گھنٹے میں زیرو گن نہ ملی تو میں اپنے اندر مر جاؤں گا۔ پھر میرے لئے زندگی بیکار ہے " عمران نے بری طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" سر آپ کا فون ہے۔ ایکسٹو صاحب آپ کو یاد کر رہے ہیں " اسی لمحے ایک ڈاکٹر نے کمرے کے اندر آ کر مودبانہ لہجے میں سر سلطان سے کہا۔

" اوہ ـــــ وہ بھی عمران کی طرف سے بے حد پریشان تھے۔ بار بار ان کے فون آ رہے ہیں۔ ڈاکٹر صدیقی! فون یہاں آ سکتا ہے۔ میں انہیں یہیں عمران کے سامنے ـــــ خوشخبری سنانا چاہتا ہوں " سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں ـــــ وائرلیس فون یہیں آ سکتا ہے۔ ڈاکٹر اسلم وائرلیس فون یہیں لے آئیں " ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

" یس سر " پیغام دینے والے ڈاکٹر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

" کاش مجھے احساس ہو جاتا کہ یہ ٹرانسمیٹر پھٹ بھی سکتا ہے۔ اوہ صرف ڈیڑھ گھنٹہ رہ گیا ہے۔ اب کیسے زیرو گن مل سکتی ہے " عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" تم فکر نہ کرو عمران ـــــ یقین جانو جب صدر مملکت کو تمہارے اس طرح زخمی ہونے اور تمہاری اس قدر تشویشناک حالت کا پتہ چلا ہے وہ بیحد پریشان ہیں۔ انہیں بھی شوگران کا دورہ اور زیرو گن سب کچھ بھول گیا ہے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

زیرو گن تو پھر بھی مل سکتی ہے لیکن اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو ہم تمہیں کہاں سے لاتے۔“ سر سلطان نے کہا اور عمران ان کے بے پناہ خلوص پر مسکرا دیا۔

” آپ کے جذبات کا شکریہ۔ میں نے تو عہد کیا تھا کہ میں ہر صورت میں زیرو گن آٹھ بجے سے پہلے برآمد کر لوں گا۔ کاش میں زخمی نہ ہو جاتا۔“ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

” یہ لیجئے سر بات کیجئے۔“ اسی لمحے ڈاکٹر اسلم نے وائرلیس فون لا کر سر سلطان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

” ہیلو ——— میں سلطان بول رہا ہوں۔“ سر سلطان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

” ایکسٹو ——— عمران کا کیا حال ہے۔ اُسے ہوش آیا ہے۔“ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔ وہ مخصوص لہجے میں ہی بول رہا تھا۔ لیکن اس کے لہجے میں بے پناہ تشویش نمایاں تھی۔

” مبارک ہو جناب ——— عمران ہوش میں آگیا ہے۔ اب وہ خطرے سے باہر ہے۔“ سر سلطان نے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

ظاہر ہے کمرے میں ڈاکٹر صدیقی، ڈاکٹر اسلم اور نرسیں موجود تھیں۔ اس لئے ان کے سامنے تو وہ بلیک زیرو کی بجائے سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو سے بات کر رہے تھے۔ اس لئے ان کا لہجہ ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔

” اوہ ——— واقعی یہ تو خوش خبری ہے۔ کیا وہ بات چیت کر سکتا ہے میں نے بھی اسے ایک خوش خبری سنانی ہے۔“ دوسری طرف سے ایکسٹو کے لہجے میں بھی مسرت کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ اور کمرے میں موجود ڈاکٹر اور نرسیں حیرت سے عمران کو دیکھنے لگیں۔ اور ان سب کے ذہن میں ایک

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہی خیال اُبھرا کہ یہ عمران کس قدر اہم آدمی ہے جس کے لئے ایکسٹو جیسا پتھر بھی مسرت محسوس کر رہا ہے۔

” اوہ ——— یس سر بات کیجئے۔“ سر سلطان نے کہا اور فون پیس انہوں نے عمران کے منہ اور کان سے لگا دیا لیکن اسے پکڑے بہر حال خود ہی رکھا کیونکہ عمران کے بازو تو بیڈ سے جکڑے ہوئے تھے اور دونوں بازوؤں میں ہی گلوکوز لگا ہوا تھا۔

” ہیلو عمران “ ——— فون پیس پر ایکسٹو کی تیز آواز سنائی دی۔

” سوری سر ——— میں ہل نہیں سکتا ورنہ آپ کے حکم پر تو ڈانس بھی شروع کر دیتا۔ لیکن مجبوری ہے۔ ڈاکٹر صدیقی کا قیدی ہوں۔“

عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور سر سلطان تو بے اختیار مسکرا دیئے البتہ ڈاکٹر صدیقی اور اس کے ساتھیوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ سیکرٹ سروس کے اس خصوصی ہسپتال کے ملازم تھے اس لئے وہ ایکسٹو کے متعلق اچھی طرح جانتے تھے۔ وہ شاید زندگی بھر اس بات کا تصور بھی نہ کر سکتے تھے کہ کوئی شخص ایکسٹو سے بھی اس طرح مزاحیہ بات کر سکتا ہے

” جو خبر میں تمہیں سنا رہا ہوں اس کے بعد واقعی تم ڈانس کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے ——— زیرو گن برآمد ہو گئی ہے۔“ دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

” کیا ——— کیا کہہ رہے ہیں آپ ——— کیا واقعی “ عمران نے بے اختیار ہو کر کہا۔ اس کا دل واقعی اس قدر زور سے دھڑکا تھا کہ اگر وہ تندرست ہوتا تو اس خبر پر لازماً ڈانس شروع کر دیتا۔

” بالکل ——— مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔“ ایکسٹو کا لہجہ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

یکلخت سرد ہو گیا۔

"اوہ ——— اوہ۔ سوری سر ——— میرا یہ مطلب نہ تھا۔ کیسے برآمد ہوئی۔ کہاں سے ہوئی ——— ٹرومین پکڑا گیا۔" عمران نے جلدی سے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے اسسٹنٹ ٹائیگر نے اسے برآمد کیا ہے۔ اس نے خود ہی ٹریس کیا اور خود ہی اسے حاصل بھی کر لیا ہے۔" ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ خدایا تیرا شکر ہے۔ تم نے میرے عہد کی لاج رکھ لی۔ تفصیل کیا ہے سر۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹرومین نے زیرو گن روز گارڈن کے میوزیم منیجر جبار کے حوالے کر دی اور جبار نے اسے کانسی کے ایک بت کے اندر چھپا دیا تھا۔ اور یہ بت کل صبح ہی کانڈا پہنچ جاتا۔ ٹائیگر نے ان دو آدمیوں مارٹی اور جیکب جن کی لاشیں گرین ہل کالونی سے ملی تھیں، کا لنک تلاش کرنا شروع کیا۔ اسے گولڈن بار کے مالک باٹی کی ٹپ ملی۔ وہ باٹی کے پاس پہنچ گیا تو باٹی نے اسے اس میوزیم منیجر جبار کی ٹپ دی۔

ٹائیگر جب جبار کے پاس گیا تو اس نے اسے پہچان لیا۔ وہ مشہور پیشہ ور قاتل ہاشو تھا اور پھر ہاشو کے ساتھ خوفناک جنگ لڑ کر ٹائیگر نے اس سے سب کچھ اگلوا لیا۔ اس طرح وہ نہ صرف زیرو گن برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے بلکہ اس نے ٹرومین کا بھی کھوج نکال لیا ہے۔ ٹرومین کے سلسلے اسے ایک آدمی جانسن اور اس کے فون نمبر کی ٹپ مل گئی تھی۔ اس نے وہاں سے نکلتے ہی تمہارے فلیٹ پر تمہیں فون کیا۔ وہاں تم نہ ملے تو رانا ہاؤس فون کیا۔ رانا ہاؤس سے اسے پتہ چلا کہ تم شدید زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ گئے ہو تو

اس نے مجھ سے رابطہ قائم کیا اور ساری صورتحال بتائی۔ میں نے زیرو گن تو اسے دانش منزل پہنچانے کے لئے کہا جو ابھی پہنچی ہے اور میں نے ٹائیگر کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ جولیا سے مل کر جانسن اور اس فون نمبر کے ذریعے ٹرومین کی گرفتاری میں مدد دے۔ ابھی ان کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ بہرحال اب ٹرومین بچ کر نہ جا سکے گا۔" ایکسٹو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— پلیز آپ خود اس زیرو گن کو صدر مملکت کے پاس میری طرف سے پہنچا دیں آٹھ بجے سے پہلے تاکہ میں سرخرو ہو جاؤں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ وہ پہنچ جائے گی ——— گڈ بائی۔" دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔

سر سلطان نے فون پیس ہٹا لیا۔ عمران کے چہرے پر واقعی مسرت کی جگمگاہٹ نظر آ رہی تھی۔ وہ خوش نظر آ رہا تھا۔ بے حد خوش۔

"اب مجھے مبارک دیں سر سلطان، زیرو گن مل جانے اور آٹھ بجے تک صدر مملکت کے پاس پہنچ جانے کی بات سن کر ہی دراصل مجھے نئی زندگی ملی ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو شکر ہے اللہ نے تمہارا عہد بھی پورا کر دیا ہے۔ میں اب چلتا ہوں میں نے صدر مملکت کو دونوں خوشخبریاں سنانی ہیں۔ تمہارے بچ جانے کی بھی اور زیرو گن واپس مل جانے کی بھی۔" سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صدیقی! اس کا خیال رکھنا۔" سر سلطان نے مسکراتے ہوئے ڈاکٹر صدیقی سے کہا اور ڈاکٹر صدیقی کے اثبات میں سر ہلانے کے بعد وہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

تیزی سے مڑے اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

عمران نے بڑے مطمئن انداز میں آنکھیں بند کر لیں۔ انتہائی مطمئن اور پُرسکون انداز میں وہ دل ہی دل میں ٹائیگر کا شکریہ ادا کر رہا تھا، جس نے اسے سُرخرو کر دیا تھا۔

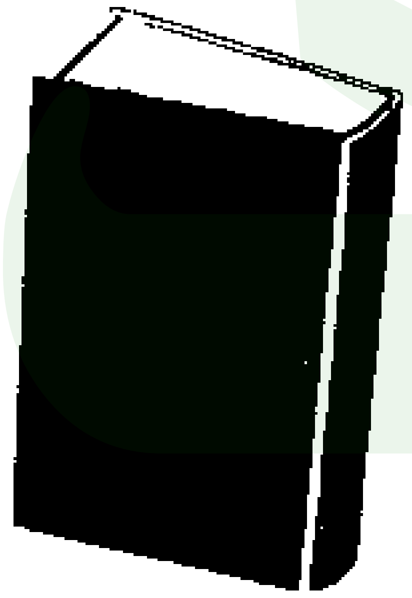

ٹروین بلیکی کے ساتھ روز گارڈن سے نکل کر سیدھا اپنی رہائش گاہ پر پہنچا۔

"تم زیرو ون ٹو زیرو تھری فور نمبر پر جانسن سے بات کر لو۔ اپنا نام اور کوڈ بی۔ ٹی بتا دینا۔ اس سے ساتھیوں کے پتے لے کر انہیں یہیں بلوا لو۔ اب زیرو گن محفوظ ہو چکی ہے۔ اس لئے اب ہم نے یہاں سے نکلنا ہی ہے۔ میں ذرا اس علی عمران کا پتہ کر لوں وہ کیا کر رہا ہے"۔

ٹروین نے بلیکی سے کہا اور بلیکی سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ ٹروین پہلے باتھ روم میں گیا اور اس نے موجودہ میک اپ صاف کیا اور اپنی اصل صورت میں آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لباس بھی تبدیل کر لیا۔ اس کے پاس درست کاغذات تھے اور زیرو گن کے محفوظ ہونے کے بعد اب اسے کسی قسم کا کوئی فکر نہ تھا۔ اول تو کوئی ان تک پہنچ نہ سکتا تھا اور اگر

پہنچ بھی جاتا تب بھی درست کاغذات کی وجہ سے اسے گرفتار نہ کیا جا سکتا تھا۔ وہ میک اپ بھی بہت کم استعمال کرتا تھا۔ کیونکہ وہ نجانے کیوں میک اپ سے الرجک تھا۔ اس لئے اب پہلی فرصت میں ہی اس نے میک اپ صاف کیا۔ اور پھر لباس بدل کر وہ واپس کمرے میں آیا تو اسی لمحے بلیکی اندر داخل ہوا۔

"میں نے سب کو یہاں پہنچنے کے لئے کہہ دیا ہے"۔ بلیکی نے ٹروین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم بھی یہ میک اپ صاف کر دو اور لباس بدل لو۔ باقی تمام ساتھیوں کو بھی ایسی ہی ہدایات دے دینا۔ ہو سکتا ہے وہاں شام گڑھ میں پولیس وغیرہ پہنچ جائے اور ہمارے یہ حلیئے ان کے پاس موجود ہوں"۔ ٹروین نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے میز پر رکھی ہوئی پوائنٹ ون مشین کو آن کر دیا۔ لیکن سکرین بالکل صاف رہی تو وہ حیرت سے مشین کو دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب —— یہ سکرین کیوں صاف ہے"۔ ٹروین نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"اوہ —— اس کا مطلب ہے کہ عمران نے پوائنٹ ون ٹریس کر لیا ہے اور اسے ضائع کر دیا ہے۔ ورنہ وہ جہاں بھی اور جس حالت میں بھی ہوتا اس کی تصویر نظر آ جاتی۔ ٹروین نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ شاید یہ بات اس کے لئے حیرت انگیز تھی کہ عمران نے پوائنٹ ون کو ٹریس کر لیا تھا۔

ٹروین نے جلدی سے مشین کی ایک ناب گھمانی شروع کر دی۔ چونکہ اس

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

مشین میں آٹومیٹک ریکارڈنگ کا بھی انتظام تھا۔ اس لیے اسے ناب کو اس جگہ پہنچا کر آن کرنا چاہتا تھا جہاں سے اس نے اسے چھوڑا تھا۔ اور پھر جب اس نے ہاتھ روک کر بٹن دبایا تو ایک جھماکے کے ساتھ سکرین پر منظر ابھر آیا۔

عمران سر سلطان کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔ ٹروین خاموش بیٹھا دیکھتا رہا۔ پھر اس نے عمران کو سر سلطان کے دفتر سے نکل کر کار میں بیٹھ کر آگے جاتے دیکھا اور تھوڑی دیر بعد وہ اسی عمارت رانا ہاؤس کے سامنے پہنچ گیا۔ جس عمارت کے سامنے ٹروین عمران کی کار میں بیٹھا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے عمران کو اس عمارت کے اندر ایک شاندار لیبارٹری میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس کے سامنے سپیشل ٹرانسمیٹر تھا۔

" اوہ ـــ تو اس نے فلیک اور اس کے ساتھیوں کے ٹرانسمیٹر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اوہ" ٹروین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن چونکہ وہ ماضی کی فلم دیکھ رہا تھا اس لئے ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ جب عمران کافی دیر اس ٹرانسمیٹر کے ساتھ سر کھپاتا رہا۔

" اس کی تکنیک تمہاری سمجھ میں نہیں آسکتی احمق آدمی" ٹروین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر اس نے ناب کو فارورڈ کرنا شروع کر دیا۔ اور سکرین پر تصویریں تیزی سے بدلنے لگیں۔ چند لمحوں بعد جب اس نے ہاتھ روکا تو اس نے عمران کو ایک قلعہ نما عمارت کے گیٹ پر کھڑے دیکھا۔ کار اس عمارت کے سامنے رکی ہوئی تھی۔ اور عمران اس کے ساتھ کھڑا تھا اور پھر پھاٹک کھلا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔

عمارت کا اندرونی حصہ بےحد وسیع تھا۔ عمران نے کار برآمدے کے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سامنے روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ آگے بڑھ گیا۔ برآمدے سے ہوتا ہوا وہ ایک کھلے دروازے کی طرف بڑھا۔ چونکہ آواز والا بٹن اس نے پہلے ہی بند کر دیا تھا اس لئے آواز نہ آرہی تھی۔

لیکن عمران جیسے ہی اس کمرے میں داخل ہوا، عمران بری طرح چونک پڑا۔ کمرے میں ایک اور آدمی بھی موجود تھا وہ بھی بری طرح چونک پڑا۔

" اوہ ـــ یہ چونکے کیوں ہیں" ٹروین نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر آواز والا بٹن آن کر دیا۔

اور پھر عمران نے کپڑے اتارے اور دوسرا آدمی کہیں سے کوئی مشین لے آیا۔ اور پھر چیکنگ شروع ہو گئی۔ ٹروین ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا یہ سب کچھ دیکھتا رہا۔ اور پھر عمران نے جب ایک عجیب سے جار میں بازو ڈال کر دھواں چھوڑا تو سکرین یکلخت دھندلا گئی۔ اور اس کے بعد وہ صاف ہو گئی۔ اور ٹروین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین آف کر دی۔

" ہوں ـــ اس طرح عمران کو پوائنٹ ون کا پتہ چلا لیکن یہ عمارت لازماً سیکرٹ سروس کی ہو گی۔ اور پوائنٹ ون کو وہ لوگ یہیں رکھیں گے۔ یہ انتہائی قیمتی چیز ہے۔ اسے واپس لینا ہو گا۔ اس نے مشین آف کر کے ناب گھما کر دوبارہ ریورس کی اور پھر جب اس نے اسے بند کیا تو وہ اس عمارت کا محل وقوع اس سڑک پر موجود ہوٹلوں پر لکھے ہوئے سڑک کے نام سے معلوم کر چکا تھا۔ چنانچہ اس نے مشین بند کی اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک نمبر پریس کیا۔

" یس باس" دوسری طرف سے بلیکی کی آواز سنائی دی۔

" میرے پاس آؤ فوراً" ٹروین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

چہرے پر بے پناہ سنجیدگی طاری تھی۔

"یس باس"۔ چند لمحوں بعد بلیکی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"بلیکی۔ عمران نے پوائنٹ ون کو چیک کر لیا ہے اور وہ ایک قلعہ نما عمارت میں موجود ہے۔ ہم نے ہر قیمت پر اسے واپس حاصل کرنا ہے"۔ ٹرومین نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس جو حکم"۔ بلیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس عمارت میں شاندار لیبارٹری ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے وہاں کوئی سائنسی حفاظتی انتظام کیا گیا ہو۔ تم ایسا کرو کہ ٹی ون الیون مشین ساتھ لے لو اور سب کو پوری طرح تیار کر لو۔ دوسری کاریں بھی گیراج سے نکال لینا۔ ہم نے ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہے"۔ ٹرومین نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ لیکن باس ٹی ون الیون کو چارج ہونے میں تو ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔ بغیر چارج ہوئے تو وہ بیکار ہے"۔ بلیکی نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا تھا۔ ٹھیک ہے اسے چارج پر لگا دو۔ جب وہ تیار ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا۔ اس دوران تم اپنی تیاری مکمل کر لو"۔ ٹرومین نے کہا۔ اور بلیکی سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

ٹرومین دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا کیونکہ اب وہ ایک گھنٹے سے قبل اس عمارت پر چھاپہ نہ مار سکتے تھے۔

ابھی اسے واپس کرسی پر بیٹھے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز ابھری۔ اور ٹرومین یہ آواز سنتے ہی اچھل پڑا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر جلدی سے ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ یہ آواز سپیشل ٹرانسمیٹر کی تھی۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر واپس میز پر

رکھا اور پھر ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ فریکوئنسی سرکٹ بتا رہی تھی کہ کال ہیڈ کوارٹر سے ہے۔

"ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اوور"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز کی بجائے ایک بھاری انسانی آواز سنائی دی۔

"یس باس —— ٹرومین اٹنڈنگ اوور"۔ ٹرومین نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے تیز لہجے میں پوچھا گیا۔

"سر! زیرو گن جبار کے حوالے کر دی گئی ہے۔ اس نے ہمارے سامنے اسے ایک بت کے اندر انتہائی ماہرانہ انداز میں پیک کر کے کسٹم حکام وغیرہ کی سیلیں دوبارہ لگا دیں تاکہ کل یہ کانڈا روانہ ہو جائیں۔ ویسے وہ جبار اپنے کام میں بے حد ماہر ہے اوور"۔ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب زیرو گن محفوظ ہو چکی ہے۔ وہ اب ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گی۔ اور تم اب فوراً خود بھی واپس آ جاؤ۔ کیونکہ تمہارے حریف علی عمران کو ہیڈ کوارٹر نے ختم کر دیا ہے۔ اوور"۔ ہیڈ کوارٹر سے کہا گیا۔ اور ٹرومین ہیڈ کوارٹر کی بات سن کر کرسی سے اچھل پڑا۔

"علی عمران کا خاتمہ۔ ہیڈ کوارٹر نے —— وہ کیسے باس اوور"۔ ٹرومین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ علی عمران نے فلیک اور اس کے ساتھیوں کے سپیشل ٹرانسمیٹر پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس نے فلیک کی آواز بنا کر ہیڈ کوارٹر کال کی لیکن ظاہر ہے سپر کمپیوٹر سے یہ آواز کیسے چھپ سکتی تھی۔ چنانچہ پلک جھپکنے میں چیک

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہو گئی۔ جب یہ بات اسے بتائی گئی تو وہ اپنی اصلیت پر آ گیا۔ اس نے ہیڈ کوارٹر کو چکر دینے کی کوشش کی کہ فلیک اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ ٹرومین اور اس کے ساتھی بھی ان کے قبضے میں آ گئے ہیں اور اس نے زیرو گن واپس حاصل کر لی ہے۔ لیکن ظاہر ہے ہیڈ کوارٹر اس کی بات کا اعتبار نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ ہیڈ کوارٹر نے سپیشل ٹرانسمیٹر میں موجود ایل ایم بم کو پھاڑ دیا۔ اور عمران کا خاتمہ کر دیا۔ اوور" باس نے کہا اور ٹرومین کا چہرہ کھل اٹھا۔

" اوہ باس ـــــ واقعی ہیڈ کوارٹر کو دھوکہ دینے کی کوشش اس کی سب سے بڑی حماقت تھی۔ ویسے باس وہ بے حد ہوشیار آدمی ہے۔ میں نے اسے پوائنٹ ون لگا کر ساری کامیابی حاصل کی لیکن اب میں نے چیک کیا ہے کہ اس نے پوائنٹ ون کو چیک کر لیا ہے۔ یہ چیکنگ ایک کافی بڑی عمارت میں ہوئی ہے جس میں انتہائی شاندار لیبارٹری ہے۔ اس عمارت میں صرف ایک ہی آدمی دکھائی دیا۔ وہ پوائنٹ ون لازماً اس عمارت میں موجود ہو گا۔ میں نے ابھی فیصلہ کیا ہے کہ وہاں سے پوائنٹ ون کو واپس حاصل کر لوں کیونکہ وہ بے حد قیمتی ہے۔ اوور" ٹرومین نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اگر وہ محفوظ ہو تو ضرور حاصل کرو۔ وہ واقعی بیحد قیمتی چیز ہے لیکن انتہائی محتاط رہنا۔ ہو سکتا ہے وہ عمارت سیکرٹ سروس کی ہو۔ اوور" باس نے کہا۔

" ویری گڈ باس ـــــ اگر وہ عمارت واقعی سیکرٹ سروس کی ہے تو پھر تو ہمارا دوہرا مقصد حل ہو جائے گا۔ اوور" ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ اوور اینڈ آل" باس نے جواب دیا اور ٹرانسمیٹر سے ایک

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بار پھر تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

ٹرومین نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے اٹھا کر دوبارہ الماری میں رکھا اور اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ علی عمران کے خاتمے کی خبر سن کر اسے واقعی ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے کندھوں سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

پھر کافی دیر بعد بلیکی اندر آیا اور اس نے ٹی الیون کے چارج ہو جانے اور ٹیم کے تیار ہو جانے کی خبر دی۔

" ہیڈ کوارٹر سے ابھی کال آئی ہے۔ عمران نے فلیک کے ٹرانسمیٹر سے ہیڈ کوارٹر کو بیوقوف بنانے کی کوشش کی تو ہیڈ کوارٹر نے سپیشل ٹرانسمیٹر میں موجود بم پھاڑ کر عمران کا خاتمہ کر دیا ہے" ٹرومین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیکی کا چہرہ بھی عمران کی موت کی خبر سن کر کھل اٹھا۔

" اوہ۔ یہ تو بہت اچھا ہوا۔ یہ علی عمران مجھے بے حد خطرناک آدمی لگتا تھا" بلیکی نے کہا اور ٹرومین طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

" ہم سے زیادہ کیا خطرناک ہو گا۔ بہرحال یہ کریڈٹ ہیڈ کوارٹر نے حاصل کر لیا۔ ورنہ میرا ارادہ تھا کہ جانے سے پہلے خود اپنے ہاتھوں سے اسے گولی ماروں گا۔ اور ہاں ہیڈ کوارٹر نے اس عمارت کے بارے میں ایک اور ٹپ بھی دی ہے کہ ہو سکتا ہے یہ عمارت سیکرٹ سروس کی ہو۔ اس لئے ہمیں پوری طرح محتاط رہنا چاہیئے" ٹرومین نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" بے فکر رہیں باس۔ زیادہ خطرہ سائنسی حفاظت سے تھا وہ ٹی ون الیون کی وجہ سے یکسر ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد چاہے پوری عمارت ہی کیوں نہ آدمیوں سے بھری ہوئی ہو، ہمارے لئے ان سے نمٹنا کوئی مسئلہ نہیں ہے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

بلیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ساری ٹیم تین کاروں میں سوار تیزی سے آصف روڈ کی طرف بڑھی جا رہی تھی جہاں وہ عمارت تھی جس پر انہوں نے ریڈ کرنا تھا۔

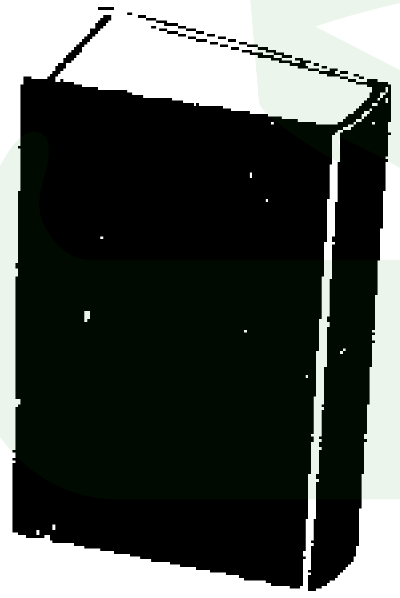

کال بیل کی آواز سنتے ہی جولیا اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا تو سامنے عمران کا اسسٹنٹ کھڑا تھا۔

" اوہ ——— آؤ میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔" جولیا نے ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" یس مس ——— آپ کے چیف باس نے مجھے آپ سے ملنے کے لئے حکم دیا ہے کیونکہ عمران صاحب تو ہسپتال میں ہیں۔" ٹائیگر نے اندر آتے ہوئے کہا۔

" عمران ہسپتال میں ہے ——— وہ کیسے ——— کیا ہوا اسے۔" جولیا نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" رانا ہاؤس میں کوئی واقعہ ہوا ہے۔ وہ کسی لیبارٹری میں کوئی تجربہ کر رہے تھے کہ اچانک خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ شدید زخمی ہو گئے۔ جوزف

نے انہیں ہسپتال پہنچایا ہے۔ میں نے عمران صاحب سے ملنے کے لئے رانا ہاؤس فون کیا تو جوانا نے مجھے یہی کچھ بتایا ہے۔ پھر میں نے آپ کے چیف باس سے بات کی کیونکہ میرے پاس انتہائی اہم ترین ملکی راز تھا وہ ٹرومین والا۔" ——— ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہاں باس نے مجھے بتایا ہے کہ تم نے اپنی کوششوں سے اسے برآمد کر لیا ہے۔" جولیا نے کہا۔

" بس اتفاق ہے مس کہ میں اس تک پہنچ گیا۔" ٹائیگر نے انکسار سے کام لیتے ہوئے کہا۔

" اچھا ——— وہ فون نمبر کیا ہے۔ جس پر اس جانسن کو ٹریس کرنا ہے، مجھے بتاؤ۔" جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اسے نمبر بتا دیا۔

" جولیا نے رسیور اٹھایا اور وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

" جانسن موجود ہے۔" جولیا نے سخت لہجے میں پوچھا۔

" کون جانسن۔" دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

" جانسن۔ جانسن ہی ہوتا ہے اور کون ہوتا ہے۔" جولیا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" سوری ——— یہاں کوئی جانسن نہیں ہے۔" دوسری طرف سے اس سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" میں پہلے ہی ٹرائی کر چکا ہوں۔ مجھے بھی یہی جواب ملا تھا۔ پھر میں نے ایکسچینج سے کوشش کی تو مجھے بتایا گیا کہ یہ نمبر ہی ایکسچینج میں موجود نہیں ہے۔" ٹائیگر نے جواب دیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"کیا مطلب ——— ایکسچینج میں نمبر نہیں ہے جبکہ نمبر ڈائل کرو تو جواب ملتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے" جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"آپ خود ٹرائی کر لیں" ٹائیگر نے کہا اور جولیا نے کریڈل دبا کر جلدی سے ایکسچینج کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ——— سنٹرل ایکسچینج" چند لمحوں تک گھنٹی بجنے کے بعد دوسری طرف سے ریسیور اٹھا لیا گیا۔

"دیر سے ریسیور کیوں اٹھایا ہے تم نے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کوئی ملکی سلامتی کا مسئلہ بھی ہو سکتا ہے" جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ سوری میڈم آئندہ احتیاط کی جائے گی ——— فرمایئے" دوسری طرف سے سہمی ہوئی آواز میں کہا گیا۔

"سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر بول رہی ہوں سمجھے۔ پرائم منسٹر صاحب کو اطلاع ملی ہے کہ ایک نمبر ایسا ہے جو موجود تو ہے، ورک کر رہا ہے لیکن ایکسچینج میں وہ نمبر موجود نہیں ہے حالانکہ اس نمبر کو ٹریس کرنا انتہائی اہم ملکی مسئلہ ہے" جولیا کی غراہٹ اور زیادہ بڑھ گئی۔

"اوہ۔ مادام آپ نمبر بتائیں۔ کونسا نمبر ہے" دوسری طرف سے اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ ظاہر ہے براہ راست پرائم منسٹر کی سیکرٹری کا فون سن کر آپریٹر کا تو خون خشک ہو گیا ہو گا اور جولیا نے وہ نمبر دوہرا دیا۔ جو ٹائیگر نے اسے بتایا تھا۔

"اوہ۔ مادام! یہ نمبر ریلیکس بار کے جوئے خانے کا ہے" آپریٹر نے فوراً ہی بتا دیا۔

"لیکن پہلے اسسٹنٹ نے فون کیا تھا تو تم نے کیوں نہیں بتایا تھا۔"

جولیا نے پوچھا۔

"مادام! میں تو ابھی ڈیوٹی پر آیا ہوں" آپریٹر نے جواب دیا۔

"اوکے ——— سنو! یہ بات کسی کو معلوم نہ ہو کہ تم سے پرائم منسٹر آفس سے یہ نمبر ٹریس کیا گیا ہے۔ ورنہ تم جانتے ہو تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے" جولیا نے کہا۔

"یس مادام! میں سمجھتا ہوں مادام" دوسری طرف سے کہا گیا اور جولیا نے ریسیور کریڈل پر ڈال دیا۔

"تم تو کہتے تھے کہ وہ نمبر ہی نہیں ہے لیکن اب تو انہوں نے جھٹ بتا دیا ہے" جولیا نے کہا۔

"مس جولیا اب میں تو پرائم منسٹر کا سیکرٹری بننے سے رہا۔ ویسے اب مجھے پتہ چل گیا ہے کہ یہ لوگ ایکسچینج آپریٹرز کو بھاری رشوت دیتے ہیں تاکہ ان کا نمبر خفیہ رہے لیکن ظاہر ہے پرائم منسٹر کے سیکرٹری سے تو وہ نہ چھپ سکتے تھے۔"

"ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا مسکرا دی۔

"اب ریلیکس بار چل کر اس جانسن کو ٹریس کرنا ہو گا" جولیا نے کہا۔

"جی نہیں۔ اب ضرورت نہیں رہی۔ میں سمجھ گیا ہوں یہ جانسن کون ہے اس کا پورا نام جانسن پاول ہے اور یہ ریلیکس بار میں نہیں ہوتا۔ حالانکہ ریلیکس بار اس کی ملکیت ہے۔ اس کا مستقل اڈہ ڈریگون بار ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ابھی چیک کر لوں" ٹائیگر نے کہا۔

"کیسے چیک کرو گے ——— اسے فون کرو گے" جولیا نے کہا۔

"ہاں ——— وہ میرا واقف ہے اور اگر وہ براہ راست نہ بھی ملا تو ڈریگون بار سے یہ پتہ چل جائے گا کہ وہ اس وقت کہاں موجود ہے۔ ڈریگون بار کا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہر آدمی مجھے جانتا ہے۔" ٹائیگر نے جواب دیا اور جولیا نے ٹیلیفون سیٹ اٹھا کر اس کے سامنے رکھی ہوئی چھوٹی تپائی پر رکھ دیا۔

ٹائیگر نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ــــ ڈریگون بار"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"اوہ ــــ میکی بول رہے ہو۔ میں کوبرا بول رہا ہوں"۔ ٹائیگر نے آواز بدلتے ہوئے کہا کیونکہ وہاں وہ اسی نام اور آواز سے متعارف تھا۔

"اوہ۔ کوبرا تم ــــ خیریت ہے۔ کیسے فون کیا ہے"۔ دوسری طرف سے اس بار نرم لہجے میں کہا گیا۔

"پاؤل کہاں ہے۔ ایک اہم بزنس ٹاک کرنی ہے"۔ ٹائیگر نے اسی بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس ــــ اوہ۔ باس تو یہاں موجود نہیں ہے۔ وہ تو ایک آدمی سے ملنے ڈچز کلب گیا ہوا ہے۔ اور شاید دو تین گھنٹوں سے پہلے واپس نہ آئے"۔ میکی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں دو تین گھنٹوں بعد آجاؤں گا۔ مجھے بھی کوئی اتنی جلدی نہیں ہے۔ اور پھر اس نے گڈ بائی کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور کریڈل دبا کر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جولیا خاموش بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔

"ڈچز کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ ہیلو سویٹ ہنی مارشا۔ اب تمہاری طبیعت کیسی ہے۔ سنا ہے بیمار رہی ہو"۔ ٹائیگر نے بڑے لگاوٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ صدیوں سے اس بولنے والی کا عاشق صادق رہا ہو۔

"اوہ۔ تم جابر۔ ارے تم کہاں غائب ہو گئے تھے۔ ایک ماہ ہو گیا ہے تم سے ملے ہوئے۔ کہاں ہو ڈیئر"۔ دوسری طرف سے چونکتے ہوئے کہا گیا بولنے والی کا لہجہ بھی لگاوٹ سے بھرپور تھا۔

"بزنس کے چکر میں الجھا رہا"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہمیشہ بزنس کے چکر میں ہی الجھے رہتے ہو ڈیئر۔ کبھی ہم سے بھی الجھ کر دیکھو۔ بزنس نہ بھول جائے تمہیں"۔ مارشا نے بڑے بے باک لہجے میں کہا اور جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم موقع ہی کب دیتی ہو الجھنے کا"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ابھی آجاؤ۔ میں ایک گھنٹے بعد ڈیوٹی سے آف ہو رہی ہوں۔ مارشا نے جواب دیا۔

"تو تم سمجھ رہی ہو کہ میں دارالحکومت سے بول رہا ہوں۔ ارے نہیں ڈیئر میں اس وقت رانچی میں ہوں دو ہزار میل دور۔ بہرحال میں جلد ہی آؤں گا۔ فی الحال تم اتنا بتا دو کہ ڈریگن بار کا جانسن پاؤل یہاں آیا ہے"۔ وہ اس وقت کہاں ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"جانسن پاؤل ــــ اوہ۔ وہ نمبر تھری میں ہے۔ باس کے ساتھ اور صرف میں تمہیں بتا رہی ہوں ورنہ کوئی اور ہوتا تو میں اس کی موجودگی سے صاف مکر جاتی۔ باس نے خاص طور سے منع کر دیا تھا"۔ مارشا نے کہا۔

"اوہ تھینک یو سویٹ ہنی۔ کب تک فارغ ہو جائے گا وہ باس سے مذاکرات کے بعد۔ میں نے اس سے ضروری بات کرنی ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"میرا خیال ہے وہ آدھی رات کے بعد ہی جائے گا۔ کوئی لمبا دھندہ ہو رہا ہو"۔ مارشا نے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"اوہ۔ پھر میں کل ہی اس سے بات کر لوں گا ——— اوکے تھینک یو سویٹ ہنی۔ جلد ملیں گے۔" ٹائیگر نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

دوسرے لمحے جولیا کا چہرہ دیکھ کر وہ چونک اٹھا کیونکہ جولیا کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح تپ رہا تھا اور اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔

"ایسی حرکتیں کرتے رہتے ہو تم۔" جولیا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"اوہ مس جولیا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں عمران صاحب کا اسسٹنٹ ہوں۔ اگر میرا کردار غلط ہوتا تو عمران صاحب مجھے اسسٹنٹ کیوں بناتے دراصل میں جس ماحول میں رہتا ہوں وہاں ایسا ہی چلتا رہتا ہے۔" ٹائیگر نے کہا اور جولیا کا چہرہ تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا۔

"ویسے تم نے بڑا لمبا کھڑاگ پھیلا رکھا ہے۔ کبھی تم کوبرا بن جاتے ہو کبھی جابر۔" جولیا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسی طرح کام چلتا ہے مس جولیا۔ بہرحال جانسن پاول اس وقت ڈچیز کلب میں موجود ہے۔ اب آپ جیسے حکم فرمائیں۔" ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"حکم کیا ہے تم وہاں پہنچو۔ میں صفدر کو ساتھ لے کر وہاں پہنچتی ہوں ہمیں فوراً اسے گھیرنا ہے اور پھر اس سے ٹرومین کی رہائش گاہ کا پتہ کر کے اسے قابو میں کرنا ہے۔" جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچتا ہوں آپ آجائیں۔" ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور جولیا کے سر ہلانے پر وہ مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

جولیا نے صفدر کو فون کیا اور اسے ڈچیز کلب پہنچنے کا کہا۔ اور پھر خود بھی تیار ہونے کے لئے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ڈچیز کلب کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ تقریباً پچیس منٹ تک مسلسل کار دوڑانے کے بعد وہ ڈچیز کلب کی وسیع و عریض عمارت کے قریب پہنچ گئی۔ اس نے کار کی رفتار آہستہ کر دی اور پھر اسے ایک طرف کھڑی صفدر کی کار نظر آگئی تو اس نے وہاں پہنچ کر کار روک دی۔

"آپ آگئیں ——— ویسے چکر کیا ہے۔" صفدر نے دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اور جولیا نے اسے ٹائیگر سے ملنے والی تمام تفصیل بھی بتا دی اور ایکسٹو کی ہدایت بھی۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی سیریس مسئلہ ہے اور میرے خیال میں اسی چکر میں عمران زخمی ہوا ہے۔ ویسے ٹائیگر نے کمال کر دیا ہے۔ جو کام پوری سیکرٹ سروس نہیں کر سکی وہ ٹائیگر نے اکیلے کر دیا ہے۔" صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— ٹائیگر کا کریڈٹ بہرحال ہے لیکن اب ٹرومین کی گرفتاری سیکرٹ سروس کے ہاتھوں ہی ہونی چاہیئے۔" جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آئیے پھر۔ ٹائیگر شاید اندر موجود ہو گا۔" صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور کار سے نیچے اتر گیا۔ جولیا بھی نیچے اتر گئی۔ اور کار لاک کر کے وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے جب مین گیٹ کی طرف بڑھے تو اچانک برآمدے کے ایک قدرے تاریک حصے سے ٹائیگر نمودار ہوا۔

"اوہ۔ آپ آگئے۔ جانسن بھی اندر موجود ہے۔ آئیے میرے ساتھ ٹائیگر نے کہا اور دائیں ہاتھ کی طرف مڑ گیا۔ صفدر اور جولیا بھی اس کے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھے۔ اور پھر وسیع و عریض عمارت کے انتہائی شمالی کونے میں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ سیڑھیوں کے آغاز پر دو آدمی جیبوں میں ہاتھ ڈالے خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

"پاول کو اطلاع دو کہ کوبرا آیا ہے۔ اس نے بلایا ہے"۔ ٹائیگر نے ان کے قریب رکتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"کوبرا ۔۔۔ لیکن ....." ان دونوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں میک اپ میں ہوں"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے چلے جائیں۔ آپ تو جانسن کے خاص آدمی ہیں"۔ ان میں سے ایک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آیئے"۔ ٹائیگر نے مڑ کر صفدر اور جولیا سے کہا اور وہ تینوں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر ایک بڑے سے کمرے میں پہنچے۔ یہاں بھی چار مسلح آدمی موجود تھے۔ وہ اس بڑے کمرے میں اس طرح ٹہل رہے تھے جیسے کسی کا انتظار کر رہے ہوں۔ ٹائیگر اور اس کے ساتھیوں کو اندر آتے دیکھ کر وہ چاروں چونک کر انہیں دیکھنے لگے۔

"جانسن کو اطلاع دو کہ کوبرا آیا ہے"۔ ٹائیگر نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کہاں ہے کوبرا۔" ان میں سے ایک نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"جوشن ضروری نہیں ہے کہ کوبرا ہر وقت اصل شکل میں ہی ہو"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے اس آدمی سے کہا۔ اور وہ چونک پڑا۔

"اچھا۔ اچھا۔ بڑا مکمل میک اپ کر رکھا ہے تم نے"۔ اس آدمی نے

اس بار ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ کون ہیں؟" ایک دوسرے آدمی نے صفدر اور جولیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو، تمہیں انکوائری کا کوئی حق نہیں ہے"۔ ٹائیگر نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔

"جاؤ جوزف۔ اطلاع دے دو۔ کوبرے کے منہ مت لگو۔ اسے تو جھگڑا کرنے میں خوشی ہوتی ہے"۔ جوشن نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور ان میں سے ایک آدمی سر ہلاتا ہوا ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر چلا گیا۔ پھر تقریباً دو منٹ بعد ہی وہ باہر آ گیا۔

"تم جا سکتے ہو کوبرے لیکن تمہارے آدمی یہیں رہیں گے"۔ باہر آنے والے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو ۔۔۔ اسے جا کر بتا دو کہ اگر وہ بڑا بدمعاش ہے تو کوبرا بھی کسی سے کم نہیں ہے۔ ابھی میں شرافت سے کام لے رہا ہوں ورنہ تم جانتے ہو کہ کوبرے کو روکنے والے سانس لینا بھول جاتے ہیں"۔ ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی باہر آ گیا۔

"اوہ تم ۔۔۔ کہاں ہے کوبرا"۔ آنے والے نے حیرت سے ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جانسن پاول۔ اگر میں تمہاری عزت کرتا ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم میری توہین شروع کر دو۔ تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم نے میرے مہمانوں کو اندر آنے سے روک دیا"۔ ٹائیگر کی غراہٹ سننے والی تھی۔ یوں لگ رہا تھا، جیسے کوئی برفانی بھیڑیا غرا رہا ہو۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"اوہ۔ اچھا اچھا تو تم میک اپ میں ہو۔ سوری کوبرے۔ دراصل میں انتہائی اہم گفتگو میں مصروف تھا۔ اس لئے رواداری میں کہہ گیا۔ جب مجھے خیال آیا تو میں خود آ گیا ہوں۔ کیا بات ہے۔" آنے والے نے جو جانسن پاؤل تھا، مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر اور جولیا دونوں پر پہلی بار انکشاف ہوا کہ ٹائیگر نے زیر زمین دنیا کے لوگوں پر اپنا اچھا خاصا رعب جمایا ہوا ہے۔

"لمبے بزنس کی بات ہے۔ یہیں کرو گے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا آؤ۔ اِدھر آ جاؤ"۔ جانسن نے چونک کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی تھی۔ شاید جولیا کو غیر ملکی سمجھ کر اس نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ ٹائیگر غیر ملکی پارٹی لے آیا ہے۔ اور اسے معلوم تھا کہ غیر ملکی جس بزنس میں ملوث ہوں وہ واقعی لمبا ہوتا ہے۔

وہ ہال سے ایک اور کمرے میں پہنچے اور جانسن نے خود ہی دروازہ بند کر دیا۔ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔

"یہ بزنس کے لئے یہاں کا مخصوص کمرہ ہے۔ بے فکر رہو۔ یہاں سے کوئی بات باہر نہ جا سکے گی۔ آؤ بیٹھو۔" جانسن پاؤل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب آمنے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"میرا خیال ہے تم نے ڈچز کلب بھی خرید لیا ہے۔ ورنہ تم اس طرح اس کمرے کو استعمال نہ کرتے" ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اب تم سے کیا چھپانا۔ واقعی سودا ہو گیا ہے۔ میں اسی سلسلے میں یہاں موجود تھا۔ بہرحال بتاؤ کیا سلسلہ ہے"۔ جانسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس پارٹی کا پتہ چاہیئے جس سے تم نے اتنا لمبا مال کمایا ہے کہ ڈچز کلب خریدنے کے لائق ہو گئے ہو۔" ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو"۔ جانسن نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"جانسن —— تم کوبرے کو اچھی طرح جانتے ہو۔ اس سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے بلیک تھنڈر کے ایجنٹ ٹروبین کو یہاں تحفظ دے کر لمبا مال کمایا ہے۔ مجھے ٹروبین کی موجودہ رہائش گاہ کا پتہ چاہیئے۔ اور یہ بھی سن لو کہ ہمارا چکر اور ہے۔ تمہارے بزنس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور نہ تمہارا نام درمیان میں آئے گا۔ ہاں اگر تم چاہو تو میری پارٹی اس کے لئے تمہیں معقول معاوضہ بھی دے سکتی ہے۔ ہم اصولوں پر چلتے ہیں —— ٹائیگر نے خشک لہجے میں کہا۔

"سوری کوبرے۔ میں کسی ٹروبین کو نہیں جانتا۔ تم لوگ جا سکتے ہو اور یہ بھی میری طرف سے انعام سمجھنا کہ تم زندہ جا رہے ہو"۔ جانسن پاؤل نے یکلخت کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔ اس کے ہاتھ میں اب ریوالور چمک رہا تھا۔

"او۔ کے۔ ہم خود ہی معلوم کر لیں گے شکریہ"۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ صفدر اور جولیا بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہیں ٹائیگر کے اس فقرے کی سمجھ نہ آئی تھی اور ابھی وہ سوچ ہی رہے تھے کہ ان کا اپنا کیا ردعمل ہونا چاہیئے کہ یکلخت ٹائیگر کا ہاتھ گھوما اور جانسن پاؤل چیختا ہوا اچھل کر کرسی سے ٹکرایا اور کرسی سمیت قالین پر جا گرا۔ اس کے ہاتھ سے ریوالور بھی گر گیا تھا۔

"تم نے کوبرے کو چیلنج کیا ہے جانسن۔ اور اب تمہیں معلوم ہو گا کہ کوبرے سے ٹکرانے والے کا کیا حشر ہوتا ہے۔ کھڑے ہو جاؤ۔" ٹائیگر نے چیختے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہوئے کہا اور جانسن یکلخت اچھل کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس نے واقعی انتہائی پھرتی اور مہارت سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے جانسن کے سینے پر زوردار فلائنگ کک ماری اور جانسن بری طرح چیختا ہوا کمرے کی دیوار سے کسی گیند کی طرح ٹکرایا۔ اور ٹائیگر نے فلائنگ کک مار کر ہوا میں ہی دو قلابازیاں کھائیں اور عین اس وقت جب جانسن دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر رہا تھا۔ ٹائیگر کے دونوں پیر اس کی ناف پر پوری قوت سے پڑے اور جانسن کے حلق سے اس طرح چیخیں نکلنے لگیں جیسے اس کی روح جسم سے نکلتی جا رہی ہو۔ وہ بری طرح پھڑکنے لگا۔ ٹائیگر قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو چکا تھا۔

ٹائیگر نے یکلخت جھک کر اس کی گردن پکڑی اور دوسرے لمحے جانسن فضا میں گھومتا ہوا پلٹ کر قالین پر جا گرا۔ جیسے چھت سے مردہ چھپکلی ایک دھماکے سے فرش پر گرتی ہے۔

"ابھی بھی میری پیشکش قائم ہے۔ بولو"۔ ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا اور جانسن کو اٹھا کر ایک کرسی پر پٹخ دیا۔

"ٹھیک ہے میں بزنس کی بات کرنے پر تیار ہوں"۔ جانسن نے منہ اور ناک سے نکلنے والے خون کو آستین سے پونچھتے ہوئے کہا۔

"بولو"۔۔۔ ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ اس کے سامنے پیر پھیلائے اس طرح کھڑا تھا جیسے طاقت کا پہاڑ ہو۔

"اگر میرا نام درمیان میں نہ آئے تو میں ایک لاکھ ڈالر لوں گا"۔ جانسن نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"صرف ایک ہزار ڈالر اور وہ بھی تصدیق کے بعد۔ یہ کوبرے کا وعدہ ہے کہ رقم بھی تمہیں مل جائے گی اور نام بھی نہ آئے گا"۔ ٹائیگر نے سپاٹ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹرومین کی رہائش گاہ نیشنل ٹاؤن کی کوٹھی نمبر پچیس میں ہے"۔ جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"ایک بات سن لو تم کوبرے کو اچھی طرح جانتے ہو۔ اگر بعد میں مجھے معلوم ہو گیا کہ تم نے ٹرومین کو اطلاع دی ہے یا مجھے غلط پتہ بتایا ہے تو پھر تم پاتال میں بھی نہ چھپ سکو گے"۔ ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ میں نے درست کہا ہے اور جہاں تک فون کرنے والی بات ہے میں تو خود تمہیں کہہ رہا ہوں کہ میرا نام درمیان میں نہ آئے" ۔۔۔ جانسن نے کہا۔

"اوکے۔ اٹھو اپنا حلیہ درست کرو اور ہمیں نیچے سیڑھیوں تک چھوڑ آؤ تاکہ تمہارے ساتھیوں کو اس جھگڑے کا علم نہ ہو سکے"۔ ٹائیگر نے کہا اور جانسن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ایک طرف موجود اٹیچ باتھ کی طرف بڑھ گیا۔

"بڑا رعب بنا رکھا ہے تم نے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بڑی خوفناک لڑائیاں لڑنے کے بعد میں اس سٹیج پر پہنچا ہوں صفدر صاحب کہ اب کوبرے کو اہمیت دی جاتی ہے"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے بھی سر ہلا دیا۔ اس کی نظروں میں بھی ٹائیگر کے لئے تحسین کے آثار موجود تھے کیونکہ جانسن سے لڑتے ہوئے ٹائیگر نے جس پھرتی اور مہارت کا مظاہرہ کیا تھا وہ واقعی قابل داد تھا۔

چند لمحوں بعد جانسن باتھ روم سے باہر نکلا تو اس کا حلیہ درست ہو چکا تھا اور پھر وہ خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور انہیں باہر آنے کا اشارہ کیا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"تھینک یو جانسن۔ تم نے ہمیں وقت دیا" باہر نکلتے ہی ٹائیگر نے دوستانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں، بزنس کے لئے میرے پاس وقت موجود ہوتا ہے"۔ جانسن نے دوستانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچ گئے۔

"اوکے۔ تھینک یو" ٹائیگر نے باقاعدہ جانسن سے ہاتھ ملایا جبکہ صفدر اور جولیا دونوں نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔ اور پھر جانسن تو مڑ کر تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھنے لگے۔

"یہ اس ٹڈو مین کو اطلاع تو نہ دے دے گا" جولیا نے خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مس جولیا۔ آپ بے فکر رہیں" ٹائیگر نے بڑے پُر یقین لہجے میں کہا۔

"تمہارے پاس کون سی سواری ہے" جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس موٹر سائیکل ہے۔" ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے۔ ہم دونوں کے پاس کاریں ہیں۔ ہم نے نیشنل ٹاؤن کے پہلے چوک پر اکٹھا ہونا ہے۔ وہیں سے میں دوسرے ممبرز کو بلا لوں گی اور پھر ہم اس کوٹھی پر ریڈ کریں گے۔" جولیا نے کہا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔

نیشنل ٹاؤن کے پہلے چوک پر پہنچ کر اس نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔ صفدر کی کار جو اس کے پیچھے تھی اس کے ساتھ ہی رک گئی۔ ٹائیگر کا ہیوی موٹر سائیکل نجانے کس طرف چلا گیا تھا۔ کیونکہ راستے میں وہ انہیں نظر نہ آیا تھا لیکن چند لمحوں بعد ہی وہ مخالف سمت سے آتا دکھائی دیا۔ اور ٹائیگر

کا چہرہ دیکھ کر وہ دونوں ہی چونک پڑے۔

"کوٹھی خالی ہے مس جولیا۔ سب سامان موجود ہے لیکن آدمی کوئی نہیں" ٹائیگر نے جولیا کی کار کے قریب موٹر سائیکل روکتے ہوئے — شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب —— کیا تم نے اتنی جلدی چیکنگ بھی کر لی ہے" جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آپ لمبے راستے سے آئے ہیں جبکہ میں ایک شارٹ کٹ جانتا ہوں میں یہاں پانچ منٹ پہلے پہنچ گیا اور میں نے سوچا کہ بہتر ہے اندرونی صورتحال چیک کر لی جائے۔ کوٹھی کی عقبی دیوار بالکل چھوٹی ہے اس لئے چیکنگ میں دیر نہ لگی۔" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ جانسن نے وعدہ خلافی کی ہے" جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ میں اس کی فطرت جانتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ کہیں گئے ہوئے ہیں۔ اگر ہم اچھی طرح نگرانی کریں تو یہ لازماً واپس آئیں گے۔" ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے۔ میں ممبرز کو کال کر لیتی ہوں" جولیا نے کہا اور اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے موجود ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

بلیک زیرو نے عمران سے بات چیت کرنے کے بعد رسیور کریڈل پر رکھا اور کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ عمران کے بچ جانے اور زیرو گن کے اس طرح مل جانے پر حقیقتاً اسے بیحد مسرت محسوس ہو رہی تھی۔

زیرو گن باکس اسے میز پر پڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ خود جا کر اسے صدر مملکت کے حوالے کرے گا۔ بحیثیت ایکسٹو کے۔ چنانچہ وہ کرسی سے اٹھا اور ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ ایکسٹو کا مخصوص لباس بھی پہن لے اور نقاب بھی لے لے۔

اس کا پروگرام تھا کہ دانش منزل کا آٹومیٹک نظام ایڈجسٹ کر کے وہ خود پریذیڈنٹ ہاؤس جائے گا اور پھر زیرو گن کو باقاعدہ طور پر صدر مملکت کے حوالے کر کے واپس آئے گا۔

عمران سے بات چیت کرنے سے پہلے اس کا ارادہ تھا کہ وہ اسے کسی بھی ممبر کے ذریعے سر سلطان تک پہنچا دے گا۔ لیکن عمران سے بات چیت

کے بعد اسے احساس ہو گیا کہ عمران اس زیرو گن کو آٹھ بجے سے پہلے صدر مملکت تک پہنچانے کو بیحد اہمیت دے رہا ہے۔ اس لئے اس نے خود یہ کام کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسے یقین تھا کہ سر سلطان صدر مملکت کو آگاہ کر دیں گے۔ اور ویسے بھی روانہ ہونے سے پہلے وہ صدر مملکت سے اس بارے میں بات کرے گا۔

ڈرائنگ روم میں لباس بدلنے کے بعد وہ مین آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ آٹومیٹک نظام کی مشینری کو آن کرنے کے بعد اسے اچھی طرح چیک بھی کر لے تاکہ بعد میں کسی گڑبڑ کا کوئی احتمال نہ ہو سکے۔ اسے مشینری وغیرہ آپریٹ کرنے میں کچھ دیر لگی اور پھر وہ واپس آپریشن روم میں پہنچ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور پریذیڈنٹ ہاؤس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اب پریذیڈنٹ ہاؤس جانے کے لئے پوری طرح تیار ہو چکا تھا۔

”یس ——— پریذیڈنٹ ہاؤس“۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو ——— پریذیڈنٹ سے بات کرائیں“۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”یس سر ——— ہولڈ آن کریں“۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ اور بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔ وہ اگر چاہتا تو ہاٹ لائن پر براہ راست بھی صدر مملکت سے بات کر سکتا تھا۔ لیکن اسے معلوم تھا کہ ہاٹ لائن انتہائی ایمرجنسی میں استعمال کرنے کے لئے ہوتی ہے اور کم از کم یہ کال اس کی نظر میں انتہائی ایمرجنسی نہ تھی۔ اس لئے اس نے عام لائن پر بات کی تھی۔

”یس ——— پریذیڈنٹ سپیکنگ“۔ چند لمحوں بعد صدر مملکت کی انتہائی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

باوقار آواز رسیور پر سنائی دی۔

"ایکسٹو سر"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔ لہجہ نرم تھا۔

"اوہ یس ۔۔۔ جناب ایکسٹو! مجھے ابھی ابھی سر سلطان نے بتایا ہے کہ نہ صرف آپ کا آدمی علی عمران بچ گیا ہے بلکہ سیکرٹ سروس نے زیرو گن بھی مجرموں سے برآمد کر لی ہے۔ مبارکباد۔ آپ کی کارکردگی واقعی پورے ملک کے لئے باعث فخر ہے"۔ صدر مملکت نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر ۔۔۔ میں نے اسی سلسلے میں کال کی ہے۔ میں خود زیرو گن لے کر آپ کے پاس پہنچ رہا ہوں تاکہ اسے بحفاظت آپ تک پہنچایا جا سکے۔" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ شکریہ۔ آپ خود تکلیف کر رہے ہیں۔ ویسے وہ مجرم پکڑے گئے ہیں یا نہیں۔" صدر مملکت نے جواب دیا۔

"سیکرٹ سروس ان کی گرفتاری کے لئے حرکت میں آ چکی ہے ۔۔۔ اور مجھے یقین ہے جناب کہ اب تک انہوں نے ان کی رہائش گاہ ٹریس کر لی ہو گی۔ بہرحال ان کا پکڑا جانا اب کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وہ زیادہ دیر آزاد نہیں رہ سکتے کیونکہ ان کے متعلق حتمی کلیو سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ چکا ہے" بلیک زیرو نے مبہم لہجے میں بات کی کیونکہ وہ صدر مملکت کو حتمی طور پر یہ نہ کہنا چاہتا تھا کہ مجرم پکڑے گئے ہیں۔ کیونکہ ابھی تک جولیا کی طرف سے اس سلسلہ میں کوئی رپورٹ نہ ملی تھی۔ ویسے اسے یقین تھا کہ وہ ٹرومین کو بہرحال کور کر ہی لیں گے۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے آپ تشریف لے آئیں۔ میں آپ کا منتظر رہوں گا۔" صدر مملکت نے کہا اور بلیک زیرو نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور

پھر اس نے میز پر موجود زیرو گن باکس اٹھایا اور دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز گونج اٹھی۔ بلیک زیرو ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس نے باکس واپس میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جولیا کالنگ۔ اوور"۔ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ اوور"۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں جواب دیا۔

"سر ہم نے جانسن سے ٹرومین کی رہائش گاہ معلوم کر لی ہے۔ وہ نیشنل ٹاؤن کی کوٹھی نمبر پچیس میں رہائش پذیر ہے۔ میں نے سب ممبرز کو وہاں کال کر لیا ہے سر۔ لیکن وہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ اوور"۔ جولیا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"خالی پڑی ہوئی ہے، کیا مطلب ۔۔۔ کیا مجرم اسے چھوڑ چکے ہیں اوور"۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"سر کوٹھی میں سامان موجود ہے۔ لیکن آدمی کوئی موجود نہیں ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ کہیں گئے ہوئے ہوں۔ اور واپس آجائیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ واقعی فوری طور پر یہ کوٹھی چھوڑ گئے ہوں اوور"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ فی الحال تم اس کوٹھی کی مکمل نگرانی کرو۔ اگر ان کا سامان موجود ہے تو لازماً وہ لوگ واپس آئیں گے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"۔ جولیا نے کہا اور بلیک زیرو نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

باہر نکل کر اس نے آپریشن روم کا دروازہ بند کیا اور جیب میں آٹومیٹک

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

نظام کے ریموٹ کنٹرولر کی موجودگی کو چیک کر کے وہ تیزی سے چلتا ہوا گیراج کی طرف بڑھ گیا جس میں وہ مخصوص کار موجود تھی جسے وہ بطور ایکسٹو استعمال کرتا تھا۔ یہ مخصوص کار تھی اور اس کے نہ صرف سائیڈ کے شیشے گہرے رنگ کے تھے۔ بلکہ اس کی ونڈ سکرین اور بیک سکرین دونوں ہی سیاہ رنگ کی تھیں۔ اس لئے باہر سے کسی بھی صورت کار میں بیٹھے ہوئے فرد کو نہ دیکھا جا سکتا تھا۔

کار کی نمبر پلیٹ انتہائی مخصوص انداز کی تھی۔ اس لئے جیسے ہی یہ کار دانش منزل سے باہر نکلتی ہر جگہ سے ٹریفک پولیس اسے وی آئی پی انداز میں گزارتی تھی۔

بلیک زیرو نے کار میں بیٹھنے سے پہلے دروازہ کھول کر زیرو باکس سائیڈ سیٹ پر رکھا اور پھر دروازہ بند کرتے ہوئے وہ گھومتا ہوا سٹیئرنگ سیٹ پر آ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ کر اس نے جیب سے مخصوص نقاب نکال کر پہنا اور پھر دروازہ بند کر کے اس نے کار سٹارٹ کی اور تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

پھاٹک کے قریب پہنچ کر اس نے کار روکی۔ جیب سے ریموٹ کنٹرولر نکال کر گیٹ کھولنے والا بٹن دبایا تو گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو نے آٹومیٹک نظام آن کرنے کا بٹن دبایا اور ریموٹ کنٹرولر کو واپس جیب میں ڈال کر وہ کار چلاتا ہوا پھاٹک سے باہر آ گیا۔

اس کے باہر نکلتے ہی پھاٹک خود بخود بند ہو گیا اور بلیک زیرو تیزی سے پریذیڈنٹ ہاؤس جانے والی سڑک پر بڑھ گیا۔ راستے میں جگہ جگہ ٹریفک پولیس والے ایڑیاں بجا کر سیلوٹ مارتے رہے۔ لیکن بلیک زیرو اطمینان سے

کار چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

پھر اس کا رخ جیسے ہی رانگٹن روڈ کے چوراہے سے مارش روڈ کی طرف مڑی۔ ایک براؤن رنگ کی کار تیزی سے اس کی سائیڈ سے نکل کر اس کے آگے آگے دوڑنے لگی۔ یہ سڑک تقریباً دو میل تک خاصی سنسان تھی۔ اس کے بعد ڈپو چوک آ جاتا تھا۔ وہاں سے پریذیڈنٹ ہاؤس تک خاصی مصروف سڑک تھی۔

براؤن رنگ کی کار جیسے ہی سامنے آئی۔ بلیک زیرو کی نظریں بیک مرر پر پڑیں تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ ویسی ہی ایک براؤن کار اس کے عقب میں تھی۔

اسی لمحے بلیک زیرو کو احساس ہوا کہ اس نے کار کے خصوصی نظام کو آن کرنے والا بٹن دبایا ہی نہیں۔ چنانچہ اس نے پھرتی سے ہاتھ اس بٹن کی طرف بڑھایا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ بٹن تک پہنچتا، ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے سورج عین اس کی کھوپڑی کے اندر اتر آیا ہو۔

ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کا ذہن انتہائی تیز روشنی سے بھر گیا۔ مگر صرف ایک لمحے کے ہزارویں حصے کی حد تک، اس کے بعد اس کے ذہن پر یکلخت گہری تاریکی پھیلتی چلی گئی۔ لیکن پھر جس طرح گہری تاریکی میں روشنی کی ہلکی سی کرن پھوٹتی ہے۔ اس طرح روشنی کا ایک نقطہ اس کے ذہن کے تاریک پردے پر نمودار ہوا اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ پھیلنی شروع ہو گئی۔

"تو یہ ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف، ایکسٹو"۔ ایک قہقہہ لگاتی ہوئی طنزیہ آواز بلیک زیرو کے کانوں سے ٹکرائی۔ اور اس کے ساتھ ہی درد کی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ایک تیز لہر اس کے جسم میں دوڑی اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں

"ہیلو پراسرار چیف ایکسٹو صاحب —— مجھ سے ملو، میرا نام ٹرومین ہے اور یہ دیکھو تمہارا نقاب اور وہ سامنے میز پر پڑا ہوا زیرو گن باکس بھی تمہیں نظر آ رہا ہو گا۔" سامنے کھڑے ہوئے ایک آدمی نے بڑے استہزائیہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں وہ نقاب تھا جو بلیک زیرو نے بطور ایکسٹو پہنا ہوا تھا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر! میں ایکسٹو نہیں ہوں بلکہ ایکسٹو کا ایک ادنیٰ نمائندہ ہوں۔" بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

وہ اس وقت ایک بڑے سے کمرے کے درمیان ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ کمرے میں اس ٹرومین کے علاوہ چار مسلح آدمی بھی موجود تھے۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ تم نے شاید ٹرومین کو عام سا مجرم سمجھ رکھا تھا۔" ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ساتھ کھڑے نوجوان کو اشارہ کیا۔

اس نوجوان نے آگے بڑھ کر سامنے موجود ایک بڑی سی مشین آن کر دی۔ دوسرے لمحے مشین کی سکرین پر دانش منزل کے آپریشن روم کا منظر نظر آنے لگا۔ اس منظر میں بلیک زیرو رسیور اٹھا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی مشین سے آواز بھی نکلنے لگی۔

اور پھر بلیک زیرو نے صدر مملکت سے جو گفتگو کی تھی وہ سنائی دینے لگی۔ اور اس گفتگو کے بعد ٹرانسمیٹر پر ہونے والی جولیا کی گفتگو سے لے کر بلیک زیرو کے کار میں بیٹھ کر دانش منزل سے نکلنے تک کے سارے واقعات موجود تھے۔ گیٹ کھلنے کے منظر کے ساتھ ہی مشین آف ہو گئی۔

بلیک زیرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اب تمہیں یقین آ گیا کہ ہم نے کوئی غلطی نہیں کی۔ اور اس کے بعد کی کہانی تو بہت ہی مختصر ہے۔ ہم نے اس سنسان سڑک پر پہنچ کر تمہاری کار پر پولی تھرم بم پھینکا۔ تمہاری کار کی باڈی شاید خصوصی نوعیت کی تھی۔ اس لئے باڈی کے پرزے تو نہ بکھرے البتہ کار رک گئی۔ اور ہم نے تمہیں اندر سے نکال لیا۔ تم بے ہوش ہو چکے تھے۔ یہ زیرو گن بھی اٹھائی اور پھر تمہیں ساتھ لے کر اطمینان سے اپنے دوسرے ہیڈ کوارٹر میں آ گئے۔ تمہاری سیکرٹ سروس کے ممبران ابھی تک نیشنل ٹاؤن والے اڈے کی نگرانی کر رہے ہوں گے۔" ٹرومین نے سر ہلاتے ہوئے بڑے فخریہ لہجے میں کہا

"اب تم کیا چاہتے ہو" بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ تمہارے آدمیوں نے زیرو گن کیسے حاصل کی ہے اور وہ جانسن تک کیسے پہنچ گئے۔ ویسے ایک بات ہے جب مجھے پتہ چلا کہ زیرو گن تمہارے پاس پہنچ چکی ہے اور تمہارے ممبرز ہمارے اڈے کی نگرانی کر رہے ہیں تو یقین کرو تمہاری خوفناک کارکردگی نے میرا دماغ ماؤف کر دیا۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اگر میں پوائنٹ ون کی واپسی کے سلسلے میں اس عمارت پر ریڈ نہ کرتا تو حقیقتاً تم لوگ بازی لے گئے تھے۔" ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم نے اس ساری ریکارڈنگ کے لئے کون سا طریقہ استعمال کیا ہے؟" بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"تم ایک پسماندہ ملک کے لوگ ہو۔ بلیک تھنڈر سائنس میں جس قدر آگے ہے اس کا تصور تو انتہائی ترقی یافتہ ممالک بھی نہیں کر سکتے۔ ہمارے پاس ایک

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

مشین ہے جسے ہم ٹی ون الیون کہتے ہیں یہ اس کی کارکردگی کا نتیجہ ہے۔" ٹرومین نے جواب دیا۔

" وہ مشین اس وقت کہاں ہے۔" بلیک زیرو نے پوچھا۔

" بہت خوب۔ تم واقعی ایکسٹو ہو۔ اس طرح بندھے ہوئے ہونے کے باوجود تمہارا انداز ایسا ہے جیسے تم اپنے ممبرز کو حکم دے رہے ہو۔" ٹرومین نے طنزیہ لہجے میں ہنستے ہوئے کہا۔

" پہلی بات تو یہ ہے کہ میں ایکسٹو نہیں ہوں۔ ایکسٹو کا ایک ادنیٰ سا نمائندہ ہوں۔ اصل ایکسٹو کہاں ہوگا۔ اس کا کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ مجھ جیسے کئی لوگ ڈمی کے طور پر ایکسٹو بن کر کام کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہم سب لوگ چہروں پر نقاب چڑھائے بغیر کسی کے سامنے نہیں آتے۔ اور جس اڈے پر میں موجود ہوں یہ بھی ایکسٹو کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ شاید اس کے کئی اڈوں میں سے ایک اڈہ ہے اگر تمہیں یقین نہ آئے تو تم بے شک تسلی کر لو۔ میں تمہیں نمبر بتاتا ہوں۔ تم اس نمبر پر مجھے بات کرنے دو۔ پھر دیکھو کیا جواب ملتا ہے اور کون جواب دیتا ہے۔" بلیک زیرو نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

" مجھے چکر دینے کی کوشش نہ کرو مسٹر ایکسٹو۔ میں نے ایسے کھیل بہت دیکھے ہیں۔" ٹرومین نے تیز لہجے میں جواب دیا۔

" میرا نام ایکسٹو نہیں طاہر ہے۔ یہ بات نوٹ کر لو۔" بلیک زیرو نے کہا۔

" بلیکی ــــ فون لے آؤ اور جو نمبر یہ کہے وہ ڈائل کر کے رسیور اس کے منہ سے لگا دو۔ ابھی پتہ چل جائے گا۔" ٹرومین نے قریب کھڑے اسی نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا جسے اس نے پہلے مشین آن کرنے کا اشارہ کیا تھا۔

" یس باس۔" بلیکی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے ایک کونے کی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

طرف بڑھ گیا۔ اس نے کونے میں موجود ٹیلیفون سیٹ اٹھایا اور اس سے منسلک لمبی تار کی مدد سے اسے بلیک زیرو کے قریب لے آیا۔ بلیک زیرو نے اُسے ایک مخصوص نمبر بتا دیا۔ بلیکی اسے ڈائل کرنے لگا تھا۔ ٹرومین غور سے ان نمبروں کو دیکھ رہا تھا۔

" لاؤڈر بھی آن کر دینا تاکہ ہم بھی سُن لیں کہ اصل ایکسٹو کیسے اپنے آپ کو نقل ثابت کرتا ہے۔" ٹرومین نے طنزیہ انداز میں کہا۔ اور بلیکی نے نمبر ڈائل کرنے کے بعد فون کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن آن کر دیا۔

دوسرے لمحے رسیور سے تیز گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ بلیکی نے رسیور کرسی پر بندھے ہوئے بلیک زیرو کے گال کے ساتھ لگا دیا۔ اور خود فون سیٹ اٹھا کر اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ایسی آواز سنائی دی جیسے کسی نے رسیور اٹھایا ہو۔

" ایکسٹو۔" ــــ رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے بعد ایک بھاری اور مخصوص آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو نمبر ون طاہر بول رہا ہوں جناب۔" بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔ اور اسی لمحے ٹرومین نے جلدی سے بڑھ کر فون کا کریڈل دبا دیا۔ اس طرح رابطہ ختم ہو گیا۔

" اوہ ــــ یہ ہمارا اڈہ چیک کرانا چاہتا ہے۔ فون رکھ دو۔ بہرحال یہ کوئی بھی ہو۔ اب اس کی موت تو یقینی ہی ہے۔" ٹرومین نے چیختے ہوئے بلیکی سے کہا اور بلیکی تیزی سے فون اٹھائے واپس اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں سے اس نے فون اٹھایا تھا۔ اور بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا ٹرومین کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے یقین آ گیا ہے کہ بلیک زیرو اصل ایکسٹو نہیں

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہے اس کے نقطہ نظر سے یہ اس کی اہم کامیابی تھی۔

"وقت کیا ہوا ہے؟" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں ٹرومین سے پوچھا۔

"وقت ——— کیوں تم وقت کیوں پوچھ رہے ہو؟" ٹرومین نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وقت پوچھنا کوئی جرم تو نہیں ہے مسٹر ٹرومین" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہوں ——— تم میرا مذاق اڑا رہے ہو۔ تمہاری یہ جرأت۔ ٹھیک ہے جتنا وقت ہوگا۔ اتنی ہی گولیاں تمہیں ماری جائیں گی۔ اس وقت سات بجے ہیں" ٹرومین نے انتہائی خشمگیں لہجے میں کہا۔

"گولیاں جتنی مرضی آئے مار لینا ٹرومین۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ لیکن تمہیں شاید احساس نہیں ہے کہ موت کا پھندہ انتہائی تیزی سے تمہارے اس اڈے کو گرفت میں لے رہا ہے۔ میں نے اسی لئے وقت پوچھا تھا۔ میرا کیا ہے۔ میں نے تو بہرحال ایک دن مرنا ہی ہے۔ کل نہ سہی آج سہی"

بلیک زیرو نے بڑے مطمئن انداز میں جواب دیا۔

"اوہ ——— بلیکی اپنی مشین گن مجھے دو اور تم جا کر سب ساتھیوں سمیت اڈے کی نگرانی کرو۔ اس کا اطمینان بتا رہا ہے کہ کوئی نہ کوئی چکر درمیان میں ضرور ہے" ٹرومین نے اس بار پریشان ہوتے ہوئے کہا اور کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر ٹرومین کو دی اور خود باقی مسلح افراد کو باہر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔ باقی مسلح ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی دروازے کی طرف بڑھے اور دوسرے لمحے وہ کمرے سے جا چکے تھے۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"اب بولو طاہر یا ایکسٹو۔ جو کچھ بھی تم ہو۔ کیا تم زندگی بچانا چاہتے ہو یا موت چاہتے ہو" ٹرومین نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ——— میں سمجھا نہیں" بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی ٹرومین کی بات کا مقصد نہ سمجھا تھا۔

"پہلے تو مجھے بتاؤ کہ کس قسم کے خطرے کی بات کر رہے تھے اور دوسری بات یہ کہ تم نیشنل ٹاؤن والے اڈے پر موجود اپنے ساتھیوں کو یہاں بلوالو اس طرح کہ انہیں پتہ نہ چلے۔ اگر تم ان دونوں کاموں میں میرے ساتھ تعاون کرو تو میرا وعدہ ہے کہ تمہیں تمہاری زندگی بخش دی جائے گی" ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس نے مشین گن بڑے ڈھیلے انداز میں پکڑ رکھی تھی۔ کیونکہ ظاہر ہے بلیک زیرو کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ اس لئے وہ سوائے بولنے کے اور کچھ نہ کر سکتا تھا۔

"میرا خیال ہے تمہارے پہلے سوال کا جواب پہلے دے دوں۔ اس کے بعد دوسرے سوال کا نمبر آئے گا" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یعنی وہ خطرے والی بات" ٹرومین نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں وہی ——— سات بج گئے ہیں اور اب تو ایک دو منٹ زیادہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے وقت کافی کم رہ گیا ہے" بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا مطلب ——— کیا کہنا چاہتے ہو تم" ٹرومین نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا

"کیا تم واقعی اس خطرے کا محل وقوع جاننا چاہتے ہو۔ اگر ایسا ہے تو میرے قریب آجاؤ۔ ڈرو نہیں میں بندھا ہوا ہوں۔ میرے کوٹ کی اندرونی جیب میں ایک مخصوص ٹائم بم ہے۔ اسے نکال کر ناکارہ کر دو۔ ورنہ وہ خودبخود پھٹ جائے گا۔ اور تمہارا یہ اڈہ تمہارے ساتھیوں سمیت فنا ہو جائے گا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

یہ اصل ایکسٹو کی طرف سے ایک خصوصی انتظام ہے تاکہ نقلی ایکسٹو اگر کبھی سامنے آجائے تو پھر سامنے لے آنے والوں سمیت ختم ہو جائے اور اس مخصوص نمبر پر فون کرنے کا مقصد بھی یہی تھا۔" بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ —— اوہ۔ تو یہ بات ہے"۔ ٹرومین نے تیز لہجے میں کہا اور آگے بڑھتے ہوئے اس نے ایک ہاتھ میں مشین گن پکڑی اور دوسرے ہاتھ کو اس نے بلیک زیرو کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیوں کے درمیان اس طرح ڈالا کہ وہ اس کے کوٹ کی اندرونی جیب تک پہنچ جائے۔ لیکن دوسرے لمحے ٹرومین کے جسم کو ایک زبردست جھٹکا لگا اور وہ چیختا ہوا الٹ کر کرسی کی پشت کی طرف گرا۔

بلیک زیرو نے یکلخت اپنے گھٹنے جوڑ کر پیروں کو اپنے اوپر جھکے ہوئے ٹرومین کے نچلے جسم کے درمیان رکھ کر اپنے آپ کو ایک زوردار جھٹکے سے پیچھے کی طرف کیا تو ٹرومین کا نچلا جسم اس کی اٹھتی ہوئی ٹانگوں کے زور پر اُلٹ کر کرسی کی پشت کی طرف گیا۔

چونکہ اس کا ایک بازو رسیوں کے درمیان اُلجھا ہوا تھا اس لئے وہ فوری طور پر اپنا بازو نہ نکال سکا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا بازو گھوم جانے کی وجہ سے خوفناک کڑاکے کے ساتھ ٹوٹ گیا۔ اور بازو کی وجہ سے ہی اس کا جسم کرسی کے عین پیچھے گرا۔ اور بلیک زیرو کرسی سمیت اس کے اوپر جا گرا۔

اب نیچے فرش پر ٹرومین تھا جبکہ اس کے اوپر کرسی تھی اور کرسی کے اوپر بندھا ہوا بلیک زیرو تھا۔ ٹرومین کا ٹوٹا ہوا بازو ابھی تک رسیوں میں اُلجھا ہوا تھا۔ اچانک قلابازی کھانے کی وجہ سے مشین گن اس کے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہاتھوں سے نکل گئی تھی۔ اور بلیک زیرو نے چونکہ ٹانگیں اٹھا کر اسے اُلٹایا تھا اس لئے بلیک زیرو کا جسم بھی کرسی پر مڑ گیا تھا۔ اس کا اوپر والا جسم تو اسی طرح رسیوں سے اُلجھا ہوا تھا۔ جبکہ نچلا جسم پوری طرح مڑ کر نہ صرف دوسری طرف فرش پر پہنچ گیا تھا بلکہ اس طرح ٹرومین بھی بلیک زیرو کے جسم اور کرسی کے نیچے پھنس گیا تھا۔

" ٹرومین نے نیچے گرتے ہی زور سے جھٹکا دے کر کرسی کو اُچھالنا چاہا۔ اور اس کی یہ اضطراری حرکت بلیک زیرو کی توقع کے عین مطابق تھی۔ نیچے سے زوردار جھٹکا لگنے کی وجہ سے کرسی اوپر کو اٹھی اور پھر گھوم کر سیدھی ہوئی تو بلیک زیرو قلابازی کھا کر ایک بار پھر کرسی سمیت دھماکے سے فرش پر جا گرا۔

اس دھماکے کی وجہ سے لکڑی کی یہ کرسی کڑکڑا کر ٹوٹ گئی اور رسیاں کرسی کے اچانک ٹوٹنے کی وجہ سے ڈھیلی پڑ گئیں۔ جبکہ ٹرومین کے حلق سے خوفناک چیخ نکلی۔ اس کا بازو چونکہ ابھی تک کرسی کی رسیوں میں اُلجھا ہوا تھا اس لئے زوردار جھٹکا لگنے کی وجہ سے بلیک زیرو تو کرسی سمیت قلابازی کھا کر واپس فرش پر گرا جبکہ ٹرومین کا جسم بھی گھوما اور پھر وہ منہ کے بل پٹ سے ٹوٹی ہوئی کرسی کے سامنے گھوم کر گرا۔ اس کا بازو تو باہر آگیا لیکن اب وہ حرکت نہ کر سکتا تھا۔ وہ کرسی کے سامنے آڑا گرا ہوا تھا۔

نیچے گرتے ہی ٹرومین نے کراہتے ہوئے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن فرش پر کرسی سمیت گرے ہوئے بلیک زیرو کی دونوں ٹانگیں ایک لمحے کے لئے فضا میں اٹھیں اور دوسرے لمحے اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر اپنے سامنے نیچے آڑے پڑے ہوئے ٹرومین کی پشت پر پوری قوت سے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

پڑے اور ٹرومین کے حلق سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور وہ بری طرح تڑپنے لگا۔

بلیک زیرو کی ٹانگیں ایک بار پھر تیزی سے اٹھیں اور دوسری ضرب بھی عین اسی جگہ پر پڑی جہاں پہلی ضرب لگی تھی۔ اور اس بار ٹرومین کا تڑپتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ بلیک زیرو نے اس کی ریڑھ کی ہڈی کے مخصوص مقام پر زوردار ضربیں لگا کر اسے وقتی طور پر مفلوج کر دیا تھا۔

ٹرومین کے ساکت ہوتے ہی بلیک زیرو کولہوں کے بل کرسی سمیت پیچھے کی طرف کھسکتا چلا گیا۔ اور پھر ایک جھٹکے سے اس نے پیر سمیٹے اور اپنے اوپر والے جسم کو جو ابھی تک ٹوٹی ہوئی کرسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ آگے کی طرف جھکایا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے نماز پڑھتے ہوئے رکوع کے بل کھڑا ہوا جاتا ہے۔ کرسی کی وجہ سے خود بخود اس کا بھی انداز بن گیا تھا۔ پھر بلیک زیرو نے اپنے جسم کو سکیڑ کر اسے دائیں بائیں تیزی سے حرکت دی تو رسیاں ڈھیلی ہو جانے کی وجہ سے کرسی رسیوں سمیت نیچے کی طرف کھسکتی گئی۔

بلیک زیرو مسلسل اپنے جسم کو دائیں بائیں حرکت دے رہا تھا۔ اور کرسی رسیوں سمیت نیچے کھسکتی جا رہی تھی۔ چند لمحوں بعد کرسی اور رسیاں اس پوزیشن میں آ گئیں کہ بلیک زیرو نے اپنے دونوں بازو اوپر کھینچ کر ڈھیلی رسیوں سے باہر نکال لئے۔ بازو باہر آتے ہی بلیک زیرو نے کرسی کی سائیڈوں پر رکھے اور زور سے نیچے کی طرف جھٹکا دیا۔ کرسی رسیوں سمیت ایک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گری۔

اب بلیک زیرو سیدھا کھڑا ہوا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے اپنی ٹانگیں ایک ایک کر کے ان رسیوں سے نکالیں۔ ٹرومین کے جسم نے بھی اسی دوران

آہستہ آہستہ حرکت کرنی شروع کر دی تھی۔ اعصابی نظام پر بلیک زیرو کی ضربوں کا اثر ختم ہوتا جا رہا تھا۔ لیکن بلیک زیرو کو اتنا ہی وقفہ چاہیئے تھا کہ وہ اپنے آپ کو آزاد کرا سکے اور وہ وقفہ بہرحال اس نے حاصل کر لیا تھا۔

رسیوں کی گرفت سے آزاد ہوتے ہی بلیک زیرو بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے سب سے پہلے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن پر قبضہ کیا۔ ٹرومین اب کراہتا ہوا اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ بلیک زیرو نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے مشین گن کا بٹ اس کے سر پر مارا۔ وہ فائرنگ اس لئے نہ کرنا چاہتا تھا کہ ٹرومین کے ساتھی آوازیں سن کر اندر آ سکتے تھے اور پھر بلیک زیرو کے لئے خاصی مشکل ہو جاتی۔ اسے سب سے زیادہ فکر زیرو گن کی تھی وہ اسے ہر صورت آٹھ بجے سے پہلے صدر مملکت تک پہنچانا چاہتا تھا۔

مشین گن کا ایک زوردار بٹ کھا کر ٹرومین ایک بار پھر ساکت ہو گیا۔ بلیک زیرو تیزی سے اس طرف پلٹا جدھر ابھی تک اس کا نقاب اور زیرو گن پڑی ہوئی تھی۔ اس نے نقاب اٹھا کر جیب میں ڈالا اور باکس اٹھا کر وہ دروازے کی طرف پلٹ گیا۔ دروازہ لاک نہ تھا صرف بند تھا۔

بلیک زیرو نے دروازہ آہستہ سے کھولا اور باہر جھانکا۔ باہر راہداری سی تھی جو خالی پڑی ہوئی تھی۔ بلیک زیرو اچھل کر راہداری میں آیا۔ زیرو گن باکس کی وجہ سے وہ مشین گن کو فوری طور پر استعمال نہ کر سکتا تھا لیکن پھر بھی اس نے اسے ایک ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔ ایمرجنسی کی صورت میں وہ زیرو گن باکس نیچے پھینک کر اسے استعمال کر سکتا تھا۔ وہ دبے پاؤں راہداری کے دوسرے سرے کی طرف بڑھا کہ اسے راہداری کے درمیان میں ایک آرچ نظر آیا جس کے اندر سے سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ وہ آگے بڑھنے کی بجائے تیزی سے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اس آرنچ میں داخل ہوا اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا چند ہی لمحوں میں اوپر والی منزل پر پہنچ گیا۔ اور پھر وہاں سے سیڑھیوں کے ذریعے اوپر چھت پر پہنچ گیا۔

چھت پر پہنچ کر وہ جھکے جھکے انداز میں ایک منڈیر کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اس عمارت کے محل وقوع کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔ اور پھر منڈیر کے قریب پہنچ کر اس نے جیسے ہی سر اٹھا کر دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ اس طرف اور کوئی عمارت نہ تھی بلکہ کافی فاصلے تک کھیت نظر آ رہے تھے اور اس طرف کوئی سائیڈ گلی بھی نہ تھی۔ عمارت آخری سطح تک بنی ہوئی تھی۔ البتہ گہرائی کافی تھی۔ اور اگر بلیک زیرو وہاں سے چھلانگ لگاتا تو اس کی ہڈیاں ٹوٹ جانے کا شدید اندیشہ ہو سکتا تھا۔ لیکن اسی لمحے اسے دوسری منزل کی کھڑکی کے اوپر باہر کو نکلا ہوا شیڈ نظر آ گیا۔ ویسا ہی شیڈ گراؤنڈ فلور کی کھڑکی پر تھا۔

بلیک زیرو نے مشین گن کھیت کی طرف اچھال دی لیکن مشین گن گرنے کا دھماکہ نہ ہوا۔ البتہ فصل میں گرتے وقت ایسی آواز ابھری کہ بلیک زیرو سمجھ گیا کہ کھیت کو پانی دیا گیا ہے۔ اس نے زیرو گن باکس منڈیر پر رکھا اور پھر وہ تیزی سے پلٹ کر نیچے لٹک گیا۔

چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ سب سے نچلے شیڈ پر پہنچ چکا تھا۔ اس نے اس بار زیرو گن باکس اٹھایا اور جسم کو تول کر نیچے فصل کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اس کے پیر پنڈلیوں تک دلدل نما جگہ میں دھنستے گئے۔ لیکن وہ نیچے گرنے کی بجائے جم کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ زیرو گن باکس اس نے دونوں ہاتھوں میں سنبھالا ہوا تھا۔ اور پھر وہ تیزی سے اس قد آدم فصل کے اندر چلتا ہوا مخالف سمت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

مشین گن کی اب اسے کوئی پرواہ نہ تھی اور نہ ہی ٹرومین اور اس کے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

آدمیوں کی۔ اسے سب سے زیادہ فکر اس بات کی تھی کہ زیرو گن باکس آٹھ بجے سے پہلے صدر مملکت تک پہنچ جائے۔

کھیتوں کے اندر چلتے ہوئے وہ اس عمارت سے کافی فاصلے پر پہنچ کر ایک سڑک پر پہنچ گیا۔

گھٹنوں تک اس کی پتلون اور بوٹ کیچڑ سے بری طرح لت پت ہو گئے تھے۔ سڑک کے قریب ہی کھیتوں کو پانی دینے کے لئے ایک چھوٹا سا نالا موجود تھا جس میں پانی ابھی تک موجود تھا۔ بلیک زیرو نے باکس ایک طرف رکھا اور پھر اس نے جھک کر پانی کی مدد سے اپنی پتلون اور بوٹوں پر لگا ہوا کیچڑ اچھی طرح صاف کر دیا۔ کیونکہ بطور ایکسٹو ہی اس نے صدر مملکت کے پاس جانا تھا۔ کیچڑ سے لت پت ہونے کی بجائے گیلی پتلون بہرحال قابل قبول تھی۔ اسے معلوم تھا کہ ہوا لگنے سے جلد ہی یہ سوکھ جائے گی۔

اس نے زیرو گن باکس اٹھایا اور سڑک کی طرف چلنے لگا۔ ذرا سا آگے بڑھنے کے بعد وہ سڑک کو پہچان گیا۔ وہ درختوں کے ایک جھنڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باکس ایک طرف رکھا اور پھر سب سے پہلے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر وقت دیکھا۔ ساڑھے سات بج چکے تھے۔

بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے ونڈ بٹن کھینچا اور پھر سوئیوں کو مخصوص ہندسے پر ایڈجسٹ کر کے اس نے ونڈ بٹن کو دبایا تو ڈائل پر آٹھ کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ وہ مجبوراً واچ ٹرانسمیٹر استعمال کر رہا تھا۔ ورنہ عام طور پر وہ اسے استعمال نہ کرتا تھا۔

"یس ——— جولیا اٹنڈنگ۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد گھڑی سے جولیا کی باریک سی آواز سنائی دی۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"ایکسٹو۔ اوور"۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ اوور"۔ جولیا نے چونک کر کہا۔ شاید اسے بھی اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ ایکسٹو نے واچ ٹرانسمیٹر پر کال کی تھی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"سر۔ ہم نے اس کوٹھی کو پوری طرح گھیرا ہوا ہے لیکن ابھی تک کوئی آدمی واپس نہیں آیا۔ اوور"۔ جولیا نے کہا۔

"سنو۔ اسرانی روڈ کے شمالی طرف کھیتوں کا ایک طویل سلسلہ ہے۔ اس سلسلے کے آخر میں جہاں اسرانی کالونی شروع ہوتی ہے۔ وہاں کی پہلی دو منزلہ عمارت جو کھیتوں سے ملحقہ ہے وہاں ٹرومین اور اس کے ساتھی مقیم ہیں۔ تم سب ممبرز کو ساتھ لے کر وہاں فوری ریڈ کرو لیکن انتہائی احتیاط کے ساتھ۔ کوئی مجرم بچ کر نہ نکل سکے۔ زندہ یا مردہ۔ ہر صورت میں ان کی گرفتاری چاہتا ہوں۔ فوری۔ اوور اینڈ آل"۔ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر واچ ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے زیرو گن باکس اٹھایا اور درختوں کے جھنڈ سے نکل کر وہ سڑک پر آ گیا۔

اسی لمحے اسے دور سے آتی ہوئی ایک مسافر بس نظر آ گئی۔ یہ سڑک چونکہ مضافاتی روڈ تھی اس لئے اس طرف کوئی ٹیکسی وغیرہ نظر نہ آ رہی تھی۔

بلیک زیرو جلدی سے آگے بڑھا اور اس نے بس کی طرف رخ کر کے زور زور سے ہاتھ ہلانے شروع کر دیئے۔ بس کی رفتار آہستہ ہونا شروع ہو گئی۔ اور بلیک زیرو ایک طرف کو ہو گیا۔ بس مضافاتی علاقے سے دارالحکومت آ رہی تھی۔ بس اس کے قریب آ کر رک گئی۔ وہ تقریباً آدھی سے زیادہ خالی تھی۔ اس لئے شاید ڈرائیور نے روک بھی لی تھی۔ ورنہ شہر کے قریب آ کر اکثر بسیں رکتی

ہی نہ تھیں۔ بلیک زیرو بھی بس پر سوار ہو گیا۔

"جی صاحب ــــ کہاں جانا ہے"۔ کنڈیکٹر نے اس کے بیٹھتے ہی پوچھا۔

"بارگال چوک پر اتار دینا"۔ بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے باکس کو گھٹنوں پر رکھ کر اپنی جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں۔ اس لباس میں بٹوہ رکھنے کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا لیکن اسے یاد تھا کہ ایمرجنسی کے لئے جیب میں چند چھوٹے بڑے نوٹ پڑے رہتے تھے۔ اب اگر ٹرومین نے یہ نوٹ نکال نہیں لئے تو انہیں بہرحال موجود ہونا چاہیئے۔ اور پھر جب اس کے ہاتھ ایک چھوٹا نوٹ لگ گیا تو اس نے اطمینان کا سانس لیا۔ ورنہ پاکیشیا کا سب سے طاقتور آدمی جس کی آواز سن کر ہی اعلیٰ حکام کو رعشہ شروع ہو جاتا تھا۔ ایک معمولی سے کنڈیکٹر کے ہاتھوں بے عزت ہو جاتا۔

اس نے نوٹ نکال کر کنڈیکٹر کی طرف بڑھایا۔ کنڈیکٹر نے نوٹ جیب میں ڈالا اور پھر اپنی جیکٹ کے اندر سے اس نے بقایا نکال کر بلیک زیرو کو دیا اور واپس مڑ گیا۔ ویسے وہ بڑی حیرت بھری نظروں سے بلیک زیرو کو دیکھ رہا تھا۔ یہی حال بس میں موجود باقی لوگوں کا تھا۔ کیونکہ بلیک زیرو اپنے لباس رکھ رکھاؤ اور چہرے مہرے سے بس میں سفر کرنے والا آدمی نہ لگ رہا تھا۔ لیکن بلیک زیرو ہونٹ دبائے خاموش بیٹھا رہا۔

بس خاصی رفتار سے چل رہی تھی لیکن بلیک زیرو کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ بیل گاڑی کی طرح رینگ رہی ہو۔ اس کی نظریں بار بار گھڑی پر جاتی تھیں اور پھر بس بارگال چوک پر پہنچ کر رک گئی۔

بلیک زیرو تیزی سے نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ پر بنے ہوئے ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"مارش روڈ"۔ بلیک زیرو نے ایک ٹیکسی کی عقبی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ڈرائیور نے میٹر ڈاؤن کرتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ بلیک زیرو نے اس روڈ کا کہا تھا جہاں اس کی کار پر مخصوص نوعیت کا بم پھینکا گیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اگر کار رننگ آرڈر میں ہوئی تو پھر وہ کار میں پریذیڈنٹ ہاؤس جائے گا ورنہ دوسری صورت میں وہ اسی ٹیکسی کے ذریعے چلا جائے گا۔ بہرحال آٹھ بجے سے پہلے اس نے زیرو گن صدر مملکت تک پہنچانی تھی۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"سر سلطان کی کال ہے جناب آپ کے لئے۔" کمرے کا دروازہ کھول کر ایک ڈاکٹر نے اندر آتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں وائرلیس فون پیس تھا۔

"اوہ ——— اچھا ٹھیک ہے آپ جا سکتے ہیں" عمران نے فون پیس ڈاکٹر کے ہاتھوں سے لیتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"مریض عشق ابھی بولنے کے قابل ہے" عمران نے فون پیس آن کرنے والا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"عمران بیٹے ——— بڑا غضب ہو گیا ہے۔ بلیک زیرو کی کار مارش روڈ پر کھڑی ہے اور وہ خود غائب ہے۔ اس نے دانش منزل سے صدر مملکت کو بحیثیت ایکسٹو فون کیا کہ وہ زیرو گن خود دے کر ان کے پاس پہنچ رہا ہے صدر مملکت اس کا انتظار کرتے رہے۔ لیکن جب وہ نہ پہنچا تو انہوں نے پریشان ہو کر مجھے فون کیا۔ میں نے دانش منزل فون کیا لیکن وہاں سے بھی آواز سنائی دی کہ پیغام ریکارڈ کرا دیجئے۔ اس کا مطلب تھا کہ بلیک زیرو دانش منزل سے روانہ ہو چکا ہے لیکن پھر پریذیڈنٹ ہاؤس نہ پہنچ سکا۔ میں نے پریشان ہو کر

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

رانا ہاؤس فون کیا اور جوزف سے کہا کہ وہ معلوم کر کے مجھے بتائے کہ دانش منزل کی کیا صورت حال ہے۔ ابھی اس کی کال آئی ہے کہ ایکسٹو کی کار مارش روڈ پر موجود ہے اس کی حالت ایسے لگ رہی ہے جیسے اس پر کوئی خوفناک بم پھینکا گیا ہو۔ لیکن کار چونکہ بم پروف تھی۔ اس لئے وہ تباہ نہیں ہو سکی۔ البتہ کار خالی ہے۔ بلیک زیرو موجود نہیں ہے۔" سر سلطان کی انتہائی پریشان آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ —— یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ مخصوص کار پر تو ایٹم بم بھی کیوں نہ مار دیا جائے اسے کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس کے اندر تو مخصوص حفاظتی نظام فٹ ہے۔" عمران بھی سر سلطان کی آواز سن کر پریشان ہو گیا۔

"اب یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ اب تم خود بتاؤ کہ یہ کیا چکر ہو سکتا ہے۔ تم ہسپتال پڑے ہوئے ہو اور بلیک زیرو سمیت زیرو گن غائب ہو گیا ہے۔ کہیں اس ٹرڈبین نے اسے اغوا نہ کر لیا ہو۔" سر سلطان نے کہا۔

"اب مجھے خود ہی حرکت میں آنا پڑے گا۔ ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور فون پیس آف کر کے اس نے ایک طرف تپائی پر رکھا اور بیڈ کے کنارے پر لگا ہوا کالنگ بٹن دبا دیا۔

دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور وہی ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔

"کیا وقت ہوا ہے ڈاکٹر" عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"وقت —— سات بج کر پچیس منٹ ہوئے ہیں" ڈاکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ —— ویری بیڈ۔ جلدی کرو۔ میرا لباس لے آؤ۔ جلدی۔ فوراً" عمران نے چیخ کر کہا۔ اور جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"مم —— مگر۔ آپ کے زخم ابھی ....." ڈاکٹر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لعنت بھیجو زخموں پر" عمران نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اچھل کر بیڈ سے نیچے اتر آیا۔ ایک لمحے کے لئے اس کا جسم لڑکھڑایا لیکن جلد ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"میں ڈاکٹر صدیقی کو بلاتا ہوں" ڈاکٹر نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ اسی لمحے عمران کو ایک خیال آیا تو اس نے جھپٹ کر وہ وائرلیس فون اٹھایا اور تیزی سے جولیا کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ لیکن دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی۔ کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی جلدی سے اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب ابھی آپ ....." ڈاکٹر صدیقی نے عمران کو اس طرح کھڑے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ گولی مارو عمران صاحب کو۔ وہ میری کلائی کی گھڑی کہاں ہے ڈاکٹر" عمران کے لہجے میں ایسی غراہٹ تھی کہ ڈاکٹر صدیقی بھی سہم کر پیچھے ہٹ گیا۔

"وہ —— وہ میرے دفتر میں ہے" ڈاکٹر صدیقی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ —— اوہ۔ میرے ساتھ آیئے۔ اٹ از موسٹ ایمرجنسی" عمران نے دروازے کی طرف لپکتے ہوئے کہا۔ لیکن دروازے کے قریب پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رک گیا۔ کیونکہ اس کا ذہن تیزی سے چکرانے لگا تھا اس نے دونوں ہاتھوں سے بے اختیار سر کو پکڑ لیا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"میں خود لے آتا ہوں۔" ڈاکٹر صدیقی نے اس کی حالت کو دیکھا تو بوکھلا کر خود ہی دوڑ پڑا۔

عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا۔ واقعی اس کی حالت ایسی نہ تھی کہ وہ فوری حرکت کر سکتا۔ ذرا سا تیز چلنے سے اس کے ذہن پر اندھیروں نے یلغار کرنی شروع کر دی تھی۔

وہ چند لمحے اسی طرح کھڑا رہا۔ پھر جیسے ہی اس کا ذہن ذرا سا سنبھلا وہ ایک بار پھر آگے بڑھا لیکن دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی راہداری میں پہنچا دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی ورلڈ چیمپئن اتھلیٹ کی طرح دوڑتے ہوئے آتے دکھائی دیئے۔ اور عمران لتنے بڑے ڈاکٹر کو اس طرح دوڑتے دیکھ کر اس قدر پریشانی کے باوجود مسکرا دیا۔

"یہ لیجئے۔" ڈاکٹر صدیقی نے قریب آ کر کہا۔ وہ بُری طرح ہانپ رہے تھے۔

"اوہ —— شکریہ ڈاکٹر آپ نے واقعی تکلیف کی ہے۔" عمران نے گھڑی لی اور واپس کمرے کی طرف مڑ گیا۔

"کوئی بات نہیں۔ تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ کوئی ایمرجنسی ہی ہو سکتی ہے۔" ڈاکٹر صدیقی نے اسی طرح ہانپتے ہوئے کہا۔ لیکن عمران نے ان کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور جلدی سے بیڈ پر واپس آ گیا۔

اس نے گھڑی کا ونڈ بٹن تیزی سے کھینچا اور پھر سوئیوں کو مخصوص ہندسوں پر ایڈجسٹ کرنے لگا۔ ڈاکٹر صدیقی کمرے میں نہ آیا تھا۔

عمران واچ ٹرانسمیٹر پر بلیک زیرو کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ اس فریکوئنسی کا علم صرف عمران ہی کو تھا۔ ممبرز نہ جانتے تھے۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ اوور۔" مخصوص ہندسے پر سوئیاں اکٹھے ہوتے ہی عمران نے ونڈ بٹن دباتے ہوئے کہا۔ ڈائل پر بارہ کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا تھا۔

وہ مسلسل یہی فقرہ بولے چلا جا رہا تھا۔ لیکن دوسری طرف سے کال اٹنڈ نہ ہو رہی تھی۔

عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کال ختم کرنے کے لئے ہاتھ ونڈ بٹن کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ یکلخت جلتا بجھتا نقطہ مسلسل جل اٹھا اور عمران چونک پڑا۔ اس کا مطلب تھا کہ کال ریسیو کر لی گئی ہے۔

"ہیلو —— عمران کالنگ۔ اوور۔" عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس —— ایکسٹو۔ اوور۔" دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"اوہ —— تم کہاں ہو بلیک زیرو۔ پریذیڈنٹ ہاؤس کیوں نہیں پہنچے وہ زیرو گن کہاں ہے۔ اوور۔" عمران ایک ہی سانس میں پوچھتا چلا گیا۔

"میں پریذیڈنٹ ہاؤس ہی جا رہا ہوں۔ ٹیکسی میں بیٹھ کر۔ آپ کی کال آنے پر اور ٹیکسی رکوانے اور باہر ایک طرف آنے میں دیر ہو گئی۔ زیرو گن میرے پاس موجود ہے۔ بڑا حادثہ ہو گیا تھا۔ اوور۔" بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا حادثہ ہوا تھا۔ مختصر طور پر بتاؤ۔ جلدی۔ اوور۔" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جواب میں بلیک زیرو نے کار پر بم پڑنے اور اپنے اغوا کئے جانے اور پھر وہاں سے نکلنے کا حال مختصر طور پر بتا دیا۔ اور عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"تم نے کار کا حفاظتی سسٹم آن کیوں نہ کیا تھا۔ اوور" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اسے واقعی بلیک زیرو پر بے پناہ غصہ آرہا تھا۔

"بس خیال نہ آیا تھا۔ براؤن رنگ کی کاروں کو آگے پیچھے دیکھ کر ہی چونکا تھا اور پھر بٹن دبانے ہی والا تھا کہ دھماکہ ہو گیا۔ اوور" بلیک زیرو نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ باقی باتیں بعد میں ہوں گی ـــــ تم فوراً اس ٹیکسی میں پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچو اور سنو۔ وہاں اپنے آپ کو ایکسٹو ظاہر نہ کرنا صرف ایک نمائندہ کہہ دینا کیونکہ اس طرح ٹیکسی میں بیٹھ کر ایکسٹو کا جانا پوزیشن کے خلاف ہے۔ فوراً پہنچو۔ میں سر سلطان کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں اس کے بعد تم واپس دانش منزل چلے جانا۔ میں اس دوران جولیا سے رپورٹ لے لیتا ہوں۔ اوور اینڈ آل" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ونڈ بٹن دبا کر اس نے گھڑی ایک طرف رکھی اور وائرلیس اپریٹس ٹیلیفون اٹھا کر جلدی سے سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــــ سلطان سپیکنگ" دوسری طرف سے سر سلطان کی پریشان سی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ـــــ بلیک زیرو سے بات ہو گئی ہے اسے دانش منزل سے نکلتے ہی ٹروبین اور اس کے ساتھیوں نے زیرو گن سمیت اغوا کر لیا تھا۔ لیکن بلیک زیرو نہ صرف ان کے پنجے سے نکل آنے میں کامیاب ہو گیا ہے بلکہ وہ زیرو گن بھی ساتھ لے آیا ہے۔ وہ اب ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ رہا ہے۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ اب اپنے آپ کو ایکسٹو کی بجائے اس کا نمائندہ ظاہر کرے تاکہ ایکسٹو کی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

پریسٹیج پر حرف نہ آئے اور آپ نے تو کار پر بم وغیرہ پڑنے کے متعلق صدر صاحب کو اطلاع تو نہیں دی" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ نہیں ظاہر ہے میں انہیں کیسے بتا سکتا تھا۔ میں نے تو جوزف کی کال ملتے ہی تمہیں فون کیا تھا۔ بہرحال بلیک زیرو نے ہمت کی ہے۔ میں صدر صاحب کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں۔ یہ زیرو گن تو ہمارے لئے مصیبت بن کر رہ گئی ہے" سر سلطان نے پریشان اور اطمینان دونوں کیفیتوں سے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"زیرو ہی تو اصل میں خطرناک ہوتا ہے۔ جیسے جیسے زیرو بڑھتے جائیں اکیلے ہندسے کی طاقت بڑھتی جاتی ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن سر سلطان نے دوسری طرف سے کوئی بات کئے بغیر ریسیور رکھ دیا تھا وہ واقعی اس وقت بےحد پریشان تھے۔

عمران نے فون آف کر کے ایک طرف رکھا اور ایک بار پھر گھڑی اٹھا کر اس پر جولیا کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

"یس ـــــ جولیا اٹنڈنگ۔ اوور" رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو ـــــ کیا رپورٹ ہے۔ اوور" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر! ہم نے اسرائی روڈ والی عمارت پر ریڈ کیا ہے۔ وہاں دس افراد تھے۔ بڑی زوردار جنگ ہوئی ہے۔ چھ آدمی مارے گئے ہیں اور باقی فرار ہو گئے ہیں۔ ان میں ایک آدمی جس کا ایک بازو بے حس ہو کر اس کے جسم کے ساتھ لٹک رہا تھا، بھی شامل ہے۔ چوہان اور کیپٹن شکیل بھی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ اوور" جولیا نے تیز تیز لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سرغنہ ٹرومین فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے تم ایسا کرو کہ چوہان اور کیپٹن شکیل کو فوراً ہسپتال بھجوا دو۔ اوور"

"یس سر ——— صفدر انہیں لے کر جا رہا ہے۔ وہ روانہ ہونے والا ہے۔ اوور" جولیا نے جواب دیا۔

"صفدر کو کہہ دو کہ وہ انہیں ہسپتال چھوڑ کر وہاں سے عمران کو لے لے۔ عمران اب قدرے ٹھیک ہو گیا ہے۔ ٹرومین کو تلاش کرنے کے لئے اس کا اب فیلڈ میں آنا ضروری ہو گیا ہے۔ میں اسے حکم دے دیتا ہوں۔ اوور" عمران نے کہا۔

"یس سر ——— ہمارے متعلق اب کیا حکم ہے۔ اوور" جولیا نے کہا۔

"تم سب ابھی وہیں رکو گے۔ اوور اینڈ آل" عمران نے کہا اور رونڈ بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

اس نے گھڑی کلائی پر باندھ لی۔ اب اسے صفدر کا انتظار تھا۔ اس کا آئیڈیا تھا کہ ٹرومین لازماً وہاں سے فرار ہو کر نیشنل ٹاؤن والے اڈے پر جائے گا۔ کیونکہ وہ ذہنی طور پر بیحد چالاک ہے اور چالاک آدمی ایسی ہی بات سوچتے ہیں۔ سیکرٹ سروس کے اسرانی روڈ والی عمارت پر ریڈ سے اس نے لازماً یہی نتیجہ نکالا ہو گا کہ نیشنل ٹاؤن والا اڈہ اب محفوظ ہو گیا ہے۔

بہرحال یہ تو اب چیکنگ پر ہی معلوم ہو سکتا تھا۔ اسے البتہ اتنا اطمینان تھا کہ اب تک زیرو گن صدر مملکت تک پہنچ چکی ہو گی کم از کم اس معاملے میں تو وہ سرخرو ہو ہی چکا ہے۔ اچانک اسے فلیک اور اس کے ساتھی کا خیال

RAFREXO@HOTMAIL.COM

آیا تو اس نے فون پیس اٹھایا اور ایک بار پھر رانا ہاؤس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس" رابطہ قائم ہوتے ہی جوانا کی آواز سنائی دی۔

"جوانا! میں عمران بول رہا ہوں، جوزف کہاں ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"اوہ ——— ماسٹر آپ ٹھیک ہو گئے ہیں۔ ویری گڈ۔ جوزف سر سلطان کی کال پر گیا تھا اس کے بعد ابھی واپس نہیں آیا۔ ایک منٹ سر! جوزف آ رہا ہے۔ بات کراؤں اس سے" جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں" ——— عمران نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد جوزف کی آواز سنائی دی۔

"باس آپ ٹھیک ہو گئے ہیں۔ میں بیحد پریشان تھا۔" جوزف کی خلوص بھری آواز سنائی دی۔

"میں تو ٹھیک ہو گیا ہوں لیکن تم کہاں رہ گئے تھے۔" عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"اوہ باس۔ سر سلطان نے مجھے کہا تھا کہ میں طاہر صاحب کو چیک کروں۔ طاہر صاحب کی کار مارشل روڈ پر کھڑی نظر آئی لیکن طاہر صاحب موجود نہ تھے۔ میں نے ایک پبلک بوتھ سے سر سلطان کو اطلاع دی اور پھر میں واپس آ رہا تھا کہ میں نے طاہر صاحب کو ایک ٹیکسی میں بیٹھے دیکھ لیا۔ میں نے انہیں روکا تو طاہر صاحب نے مجھے پریذیڈنٹ ہاؤس چلنے کے لئے کہا۔ میں انہیں کار میں لے کر وہاں گیا۔ وہ پریذیڈنٹ صاحب کے پاس چلے گئے اور مجھے وہیں رکنے کے لئے کہا۔ پھر وہ واپس آئے اور میں انہیں دانش منزل چھوڑ کر واپس پہنچا ہوں۔" جوزف نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا۔ پھر تو تم نے نیکی کا کام کیا ہے۔ وہ فلیک اور اس کے ساتھی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"کا کیا حال ہے۔ کہیں بندھے بندھے تو آزاد نہیں ہو گئے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جوزف کے بیان سے اسے مکمل طور پر تسلی ہو گئی کہ بلیک زیرو، زیرو گن صدر مملکت تک پہنچانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

"آزاد ۔۔۔۔ کیا مطلب باس وہ تو آپ کے زخمی ہونے کے چند لمحوں بعد ہی اسی حالت میں مر گئے۔ اچانک ان کے منہ اور ناک سے خون کا فوارہ سا ابل پڑا تھا۔ اور ایک لمحے میں ان کی گردنیں ڈھلک گئیں۔ جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو پھر آزاد ہو گئے ناں۔ یہی تو میں پوچھ رہا تھا۔ جسم نہ سہی، روح تو آزاد ہو ہی گئی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا۔ کیونکہ دروازے کے باہر راہداری میں تیز تیز قدموں کی آوازیں قریب آتی سنائی دے رہی تھی۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

ٹرومین اور بلیکی دونوں کے چہرے بری طرح لٹکے ہوئے تھے۔ ٹرومین کا دایاں ہاتھ ایک پٹی کی مدد سے گلے سے بندھا ہوا تھا۔ وہ اپنے سامنے سپیشل ٹرانسمیٹر رکھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور آنکھوں سے شکست کے آثار نمایاں تھے۔

"ٹھیک ہے۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔ ہمیں ہیڈ کوارٹر کو اپنی ناکامی کی اطلاع دے دینی چاہیے۔ کاش میں اس آدمی سے پوچھ گچھ کے چکر میں نہ پڑتا اور اسے فوراً گولی مار دیتا۔" ٹرومین نے ہونٹ بھینچتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

"ویسے باس وہ شخص تو بندھا ہوا تھا اور آپ کے پاس مشین گن تھی" بلیکی نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی تھا۔ لیکن وہ انتہائی طاقتور اور چست آدمی ثابت ہوا ہے۔ میرے تصور سے بھی زیادہ حیرت انگیز۔ اس نے جس انداز میں مجھے بے بس کیا ہے، میں اب تک حیران ہوں۔" ٹرومین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اس کے ساتھ ہی اس نے سپیشل ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"یس ——— ہیڈ کوارٹر۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"باس ——— میں ٹرومین بول رہا ہوں۔ اوور"۔ ٹرومین نے کہا۔

"اوہ ——— کیا بات ہے ٹرومین تمہارا لہجہ کیسا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"باس! آپ کے حکم پر میں نے جبار کو زیرو گن دے دی تھی لیکن سیکرٹ سروس نے اس سے زیرو گن واپس حاصل کر لی۔ اوور"۔ ٹرومین نے سارا الزام جبار کے کھاتے میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"زیرو گن حاصل کر لی ——— کیا مطلب جبار تو کبھی سامنے نہیں آیا، پھر یہ کیسے ہو گیا۔ اوور"۔ دوسری طرف سے چیختے ہوئے انداز میں کہا گیا۔ اور جواب میں ٹرومین نے ایکسٹو والی عمارت پر حملہ کرنے ٹی ون الیون سے اندرونی حالات چیک کرنے سے لے کر اب تک کے تمام واقعات تفصیل سے بتا دیئے۔

"اوہ ——— ویری بیڈ ——— اس کا مطلب ہے بلیک تھنڈر اپنے مشن میں ناکام ہو گئی اور یہ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ جب تم نے زیرو گن واپس لے لی تھی تو تمہیں اس آدمی کو اغوا کرنے اور اس سے پوچھ گچھ کے چکر میں نہیں پڑنا چاہیئے تھا۔ تم اسے وہیں گولی مار دیتے۔ ہمارے لئے زیرو گن اہم تھی یا وہ آدمی۔ اوور"۔ باس نے بری طرح غراتے ہوئے کہا۔

"باس! دراصل میں اس آدمی کی وجہ سے ساری پاکیشیا سیکرٹ سروس پر ہاتھ ڈالنا چاہتا تھا۔ تاکہ انہیں بلیک تھنڈر کی عظمت کا احساس ہو سکے۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

لیکن سارا پلان ہی الٹ گیا۔ اوور"۔ ٹرومین نے جواب دیا۔

"سنو ——— تمہارے متعلق ہیڈ کوارٹر نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اب ہیڈ کوارٹر سے براہ راست منسلک ہو چکے ہو، بحیثیت گریڈ ون ایجنٹ اور یہ سب کچھ میری پرزور سفارش کی بنا پر ہوا ہے۔ اور تم منہ لٹکائے بیٹھے اپنی شکست کی کہانی مجھے سنا رہے ہو۔ زیرو گن تم نے ہر قیمت پر حاصل کرنی ہے۔ تم نے پہلے جو کال کی تھی اس میں بتایا تھا کہ عمران اور سر سلطان کے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی۔ اس کے مطابق پاکیشیا کا صدر زیرو گن لے کر رات کو کسی وقت شوگران جائے گا۔ اس کا مطلب ہے ابھی زیرو گن پاکیشیا میں موجود ہے تم پوری قوت سے پریذیڈنٹ ہاؤس پر چڑھ دوڑو اور چاہے تمہیں پریذیڈنٹ سمیت سب کچھ کیوں نہ تباہ کرنا پڑے کر دو۔ لیکن زیرو گن ہر صورت میں حاصل کرو۔ اوور"۔ باس نے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ آپ نے درست کہا ہے باس۔ ٹھیک ہے باس اب میں قیامت بن کر پریذیڈنٹ ہاؤس پر ٹوٹ پڑوں گا۔ میں زیرو گن واپس حاصل کروں گا۔ ہر صورت میں۔ ہر قیمت پر۔ اوور"۔ ٹرومین نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"گڈ ——— گریڈ ون ایجنٹ کو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ اس بار زیرو گن حاصل کرتے ہی تم نے اسے فوری طور پر تالستانیہ کے سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر آتھوش تک پہنچا دینا۔ اب کوئی رسک نہیں لیا جا سکتا۔ اوور" ——— باس نے کہا۔

"تالستانیہ کے سفارت خانے۔ ٹھیک ہے باس۔ زیرو گن پہنچ جائے گی۔ آپ بے فکر رہیں"۔ ٹرومین نے تیز لہجے میں کہنا شروع کیا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"زیرو گن تو شوگران پہنچ بھی گئی مسٹر ٹرومین۔ صدر مملکت کا طیارہ دس منٹ پہلے شوگران پرواز کر چکا ہے۔"

اچانک عقب سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تو ٹرومین اور بلیکی بری طرح اچھل پڑے۔ دروازے پر عمران ہاتھ میں مشین گن لئے کھڑا تھا۔ اس کے جسم پر ہسپتال والا لباس ہی تھا۔ اس کے ساتھ صفدر تھا اس کے ہاتھ میں بھی مشین گن تھی۔

"اوہ تم ——— تم علی عمران یہاں کیسے پہنچ گئے"۔ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

مگر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ اور بلیکی کی چیخ سے گونج اٹھا۔ بلیکی نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالنا چاہا تھا لیکن صفدر کی مشین گن نے شعلے اگل دیئے۔ اور بلیکی لٹو کی طرح گھومتا ہوا نیچے جا گرا۔

"میں نے سوچا کہ تم خواہ مخواہ اپنے باس کے کہنے پر پریذیڈنٹ ہاؤس پر حملہ کرنے کی تکلیف کرو گے۔ میں خود بھی تمہیں اطلاع دے دوں اور تمہارے ہیڈ کوارٹر کے باس کو بھی پتہ چل جائے کہ سپیشل ٹرانسمیٹر کو پھاڑ کر اس نے مجھے ختم کرنے کی جو کوشش کی تھی، ایسی کوششوں سے عمران کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں البتہ عمران جب اس بلیک تھنڈر کا خاتمہ کرنے نکلے گا تو پھر بلیک تھنڈر کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کتنے پانی میں ہے اور تمہارے باس کی تالستانیہ سفارت خانے والی بات میں نے سن لی ہے اس لئے اس نے خود ہی بلیک تھنڈر کا راستہ مجھے بتا دیا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ دروازے میں ہی کھڑا تھا۔ اس نے یا صفدر نے آگے بڑھنے کی

کوشش نہ کی تھی۔

"تم یہ حسرت لئے قبر میں پہنچ جاؤ گے عمران"۔ اچانک ٹرانسمیٹر سے باس کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خوفناک دھماکہ ہوا لیکن باس کا فقرہ ختم ہونے سے پہلے ہی عمران صفدر کو دھکیلتا ہوا دروازے سے دور ہٹ چکا تھا۔ دھماکے کی آواز میں ٹرومین کی چیخ بھی شامل تھی۔ عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"اب میں کیا کروں۔ سچ کو تو اس کے اپنے آدمی بھی برداشت نہیں کرتے"۔ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ لکڑی کا دروازہ بھی اکھڑ کر راہداری میں آ گرا تھا۔ عمران آگے بڑھا تو اس نے ٹرومین کو تباہ شدہ ٹرانسمیٹر کی عقبی طرف دیوار کی جڑ کے ساتھ پڑا ہوا دیکھا۔ وہ بری طرح پھڑک رہا تھا۔ اس کی دونوں پنڈلیوں سے جگہ جگہ سے خون نکل رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے پنڈلیوں پر کسی نے خنجر مار مار کر زخم بنا دیئے ہوں۔ لیکن پنڈلیوں سے اوپر کا جسم زخموں سے محفوظ تھا۔ وہ بار بار اٹھنے کی کوشش کرتا لیکن پھر گر پڑتا۔

"م ——— مم ——— میں گریڈ ون ایجنٹ ہوں۔ میں تم سب کو تباہ کر دوں گا"۔ ٹرومین نے عمران کو دیکھتے ہی چیخ کر کہا۔

تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا۔ وہ واقعی بے پناہ قوت برداشت کا مالک تھا۔ ورنہ ایسی حالت میں تو اچھے سے اچھے بہادر بھی اور کچھ نہ ہو تو بے ہوش ضرور ہو جاتے تھے لیکن ٹرومین نہ صرف ہوش میں تھا بلکہ اپنے ذہن کو بھی سنبھالے ہوئے تھا۔ شاید اس کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا۔ اس لئے وہ مجبور ہو گیا تھا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"یہ عقبی طرف کیسے پہنچ گیا؟" صفدر نے گن اس کی طرف سیدھی کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاصا ہوشیار اور طاقت ور آدمی ہے۔ اُسے معلوم تھا کہ اس کے باس کے ان الفاظ کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ اس لئے فقرہ ختم ہونے سے پہلے ہم تو سائیڈ میں ہٹ گئے جبکہ اس نے عقبی طرف کو قلابازی کھائی لیکن بس ایک لمحے کی چُوک ہو گئی اس سے کہ اس کی پنڈلیاں دھماکے کی زد میں آ گئیں" عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"مم —— میں تباہ کر دوں گا پورے پاکیشیا کو۔ پورے ملک کو میں ٹرومین ہوں ناقابل شکست —— مم —— مم" ٹرومین نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور صفدر کی اُنگلی ٹریگر پر کلبلائی ہی تھی کہ عمران نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا۔

"زخمی اور بے بس پر فائر نہیں کرتے صفدر" عمران نے کہا اور صفدر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

اس بار ٹرومین اُٹھنے کی کوشش میں فرش پر گرا تو پھر نہ اُٹھ سکا اور اس کا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا بے پناہ تکلیف کی وجہ سے وہ بیہوش ہو چکا تھا۔

"اسے اُٹھا کر ہسپتال پہنچاؤ صفدر۔ جلدی کرو، ایسا نہ ہو کہ زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے یہ واقعی مر جائے اور اس کی موت پوری دُنیا کے لئے المیہ ہو گی۔" عمران نے ٹرومین کے بے ہوش ہوتے ہی صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سیکرٹ سروس کے ہسپتال لے جانا ہے اِسے۔" صفدر نے مشین گن

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کاندھے سے لٹکا کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ اب اتنا بھی اہم آدمی نہیں ہے۔ جنرل ہسپتال پہنچا دو۔ میں سوپر فیاض کو فون کر دیتا ہوں۔ فی الحال اس کے کارناموں میں ایک اور شاندار کارنامے کا اضافہ ہو جائے گا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب —— یہ فیاض کا کارنامہ کیسے ہو گیا" صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے اسی لئے فی الحال کہا ہے۔ ظاہر ہے صحت مند ہونے کے بعد یہ تمہارے نقاب پوش باس کے پاس خود بخود پہنچ جائے گا تاکہ اس سے بلیک تھنڈر کے بارے میں مزید تفصیلات حاصل کی جا سکیں۔ صحت مند ہونے کے بعد یہ فیاض کے بس کا روگ ہی نہیں رہے گا۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"مگر یہ فی الحال بھی آخر کیوں۔ اس کا علاج تو سیکرٹ سروس ہسپتال میں بھی ہو سکتا ہے" صفدر نے بے ہوش ٹرومین کو اُٹھا کر کاندھے پر لادتے ہوئے کہا۔

"یار تمہیں تو بھاری تنخواہ مل جاتی ہے۔ کچھ ہم بے روزگاروں کا بھی خیال کر لیا کرو۔ "فی الحال" سے اگر سوپر فیاض کی چیک بک سے ایک چیک کم ہو جائے گا تو تمہیں کیا اعتراض ہے۔ ویسے بھی اس کی بیماری سے ہی یہ قصہ شروع ہوا تھا" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا اور صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

اب وہ دونوں لان میں سے گزر کر راہداری کی طرف بڑھتے جا رہے تھے۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"ویسے آپ کا اندازہ سو فیصد درست نکلا عمران صاحب کہ یہ نیشنل ٹاؤن والی کوٹھی میں چھپا ہوا ہوگا۔" صفدر نے چلتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اس قسم کے مجرموں کی نفسیات کا علم ہے۔ بہرحال ہم بروقت پہنچ گئے ورنہ یہ لوگ لازماً پریذیڈنٹ ہاؤس پر حملہ کر دیتے اور پھر خواہ مخواہ ایک اور عذاب کھڑا ہو جاتا۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب! میرے خیال میں آپ پہلے چیف باس کو فون کر کے پوچھ لیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اسے جنرل ہسپتال پہنچانے پر ناراض ہو جائیں۔" صفدر نے بے ہوش ٹرومین کو وہیں برآمدے میں فرش پر لٹاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ان کی کار تو کوٹھی سے باہر تھی۔ اور وہ ٹرومین کو اس حالت میں اٹھا کر کوٹھی سے باہر نہ جا سکتا تھا۔

"چلو ایسے ہی سہی۔ تم کار لے آؤ میں تمہارے باس سے معلوم کر لیتا ہوں مجھے تو بہرحال چیک چاہیے۔ تمہارا باس دے دے یا سوپر فیاض، ویسے تمہارا باس بے حد کنجوس آدمی ہے۔ جیسے ہی چیک کی بات ہوئی، اس نے یہی کہنا ہے کہ اسے کسی گٹر میں پھینک دو۔ حکومت کا خزانہ ان جیسے مجرموں کے عوض خالی نہیں کیا جا سکتا۔" عمران نے جواب دیا۔

"خزانہ ——— کیا مطلب ہے۔ کیا آپ ایک چیک سے خزانہ خالی کر دیں گے۔" صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"ارے۔ میں نے تو صرف اتنی درخواست کرنی ہے کہ ایک ہندسہ ڈال کر چیک مجھے دے دیا جائے باقی صفریں میں خود ڈال لوں گا۔ صفروں کی تو کوئی قیمت نہیں ہوتی ناں۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنستا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

ختم شُد

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem